صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 15 اکتوبر 2009 بمطابق 25 شوال 1430 ہجری صبح دس بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌO لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌO فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍO لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةًO فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌO فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌO وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌO وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌO وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌO أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْO وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْO وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْO وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْO فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌO لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍO إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَO فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَO إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْO ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم۔

(ترجمہ): اور بہت سے منہ (والے) اس روز شادماں ہوں گے۔ اپنے اعمال (کی جزا) سے خوش دل۔ بہشت بریں میں۔ وہاں کسی طرح کی بکواس نہیں سنیں گے۔ اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے۔ وہاں تخت ہوں گے اونچے بچھے ہوئے۔ اور آبخورے (قرینے سے) رکھے ہوئے۔ اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے۔ اور نفیس مسندیں بچھی ہوئی۔ یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب) پیدا کیے گئے ہیں۔ اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کیے گئے ہیں۔ اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی۔ تو تم نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو۔ تم ان پر داروغہ نہیں ہو۔ ہاں جس نے منہ پھیرا اور نہ مانا۔ تو خدا اس کو بڑا عذاب دے گا۔ بے شک ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم ہی کو ان سے حساب لینا ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور' : محترمہ تبسم شمس صاحبہ۔

* 205 _ بیگم تبسم شمس: کیاوزیر جیلخانہ جات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2006 تا 2008 ضلع کوہاٹ اور چارسدہ میں وارڈر / سپاہی کی تقرریاں کی گئی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بھرتی کیلئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور پھر بھرتیاں میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہیں;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، ایڈریس اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے ؟

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): (الف) سال 2006 اور 2007 صوبہ سرحد کے تمام اضلاع بشمول کوہاٹ اور چارسدہ میں واڈرز کی تقرریاں کی گئی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے۔ اشتہار روزنامہ 'آج' مورخہ 13 مئی 2007 میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

(ج) بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت وڈومیسائل اضلاع و میرٹ لسٹ کی تفصیل مہیا کی گئی جو کہ اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

مذکورہ بالا بھرتی قواعد کے مطابق درج ذیل محکمانہ کمیٹی نمبر 4 کے زیر نگرانی میں ہوئی اور تقرر نامے سپرنٹنڈنٹ ہیڈکوارٹر سنٹرل جیل پشاور نے جاری کئے۔

1۔ سپرنٹنڈنٹ ہیڈکواٹر جیل پشاور	چیئرمین
2۔ سینئر میڈیکل آفیسر سنٹرل جیل پشاور	ممبر
3۔ صیغہ آفیسر (جیلخانہ جات) محکمہ داخلہ صوبہ سرحد	ممبر

(تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

جناب سپیکر: تبسم شمس صاحبہ۔

محترمہ یاسمین ضیاء: سپیکر صاحب، Mover تو موجود نہیں ہے لیکن میرا ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے اگر آپ اجازت دیں تو۔

جناب سپیکر: جواب دینے والے کون ہونگے ؟

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): میں ہوں، جناب۔

جناب سپیکر: آپ دیں گے ؟

وزیر جیلخانہ جات: سوال میرے محکمے کا ہے تو میں ہی دوں گا۔

جناب سپیکر: اچھا آپ کے ہیں۔ جی، بی بی، کیا ہے ؟

محترمہ یاسمین ضیاء: سر، اس میں میرا یہ سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ یہ جو 2006 سے لیکر 2008 تک تمام جو یہاں یہ وارڈر اور سپاہیوں کی تقرریاں ہوئی ہیں، اس میں جناب سپیکر، میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ زون وائز جو انہوں نے ڈیٹیل فراہم کی ہے، اس کے مطابق زون نمبر 4 میں ٹوٹل پوسٹس 29 ہیں۔ جناب سپیکر، اگر آپ ڈیٹیل دیکھیں، اس میں بنوں کے انہوں نے جو بھرتی کئے ہیں وہ دس ہیں، ڈی آئی خان کے پندرہ ہیں اور لکی مروت کے صرف تین ہیں تو جناب، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں منسٹر صاحب سے، یہ چونکہ ان کے دور میں تو نہیں ہوئے، پچھلے دور حکومت میں ہوئے ہیں، Responsible تو یہ نہیں ہیں لیکن پھر بھی معلومات یہ لینا چاہوں گی کہ آیا زون وائز کوئی Criteria ہے کہ آپ کس طرح ڈسٹرکٹس میں تقسیم کریں گے اور کیا ایک ڈسٹرکٹ کے ساتھ یہ زیادتی نہیں ہے کہ اس میں صرف تین پوسٹس ان کو دی ہیں؟ بنوں دس اور ڈی آئی خان پندرہ پچھلی حکومت میں ہوئے ہیں لیکن پھر بھی اگر یہ معلومات فراہم کر دیں تو منسٹر صاحب کی میں شکر گزار ہونگی۔ تھینک یو۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر، میری ایک استدعا ہے کہ یہ ساری اپوائنٹمنٹس جو بھی ہیں، وہ پچھلے دور میں ہوئی ہیں، تو منسٹر صاحب میرے خیال میں یہی کہیں گے کہ یار ہمارے دور میں ہوئی نہیں ہیں لیکن منسٹر صاحب اگر یہ ہمیں 'ایشورنس' دیں کہ اگر آئندہ اس قسم کی بھرتیاں ہوں تو لکی کو اس میں Priority دیں گے، جیسے باقی ڈسٹرکٹس میں انہوں نے پندرہ، پندرہ لئے ہیں تو Next اگر وہ بھرتی کریں تو لکی کو Preference دیں۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، جی، ڈاکٹر اقبال فنا صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب، چه دوئ ثنګه اوفرمائیل چه لکی مروت سره او نورو ضلعو سره زیاتے شوے دے-----

جناب سپیکر: ڈاکٹر اقبال فنا صاحب کا مائیک آن کریں۔

ڈاکٹر اقبال دین: دغه شان جناب سپیکر صاحب، د کوهاټ سره هم دغه زیاتے پکښے شوے دے ، اګرچه دا په تیر ګورنمنټ کښے شوے دے او د محترم منسټر صاحب چه خپله کومه ضلع ده کرک، هغے سره هم پکښے زیاتے شوے دے نو ثنګه چه منور خان صاحب اووئیل، دغه شان زما هم دغه خواست دے چه آئنده کښے د دے Compensation اوکړی۔

جناب سپیکر: جی جناب میاں نثار گل صاحب، آنریبل منسٹر فار جیلز۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب، دیکښے زما هم یو ضمنی دے۔

جناب سپیکر: په څه کښے جی؟ ضمنی کوئسچن دے ، که څه دی؟

جناب محمد زمین خان: او جی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، لږ یو منټ۔ زمین خان صاحب! زر کوئ جی۔

جناب محمد زمین خان: مهربانی جی۔ دیکښے سر، زما هم دغه ګزارش دے ، اګرچه ثنګه دے نورو محترمو ممبرانو صاحبانو اوفرمائیل چه دا په تیر دور حکومت کښے شوی دی او منسټر صاحب خو پخپله Responsible نه دے خو بیا هم که دا لسټ اوګورو جی، په دیکښے دا تقریباً د 237 کسانو 'اپوائنټمنټ' شوے دے جی خو په دیکښے د دیر یو کس هم نشته جی، نو دا انتهائی ظلم زیاتے ورسره شوے دے نو دا مو ګزارش دے چه یره د دے ازاله د اوشی-----

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب، آنریبل منسټر۔

جناب محمد زمین خان: په دے نورو کښے خو بیا هم چرته یو دوه شوی دی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی، ٹھیک شوه۔

وزیر جیلخانہ جات: سپیکر صاحب اگر کہتے ہیں، ہر ڈیپارٹمنٹ کا اپنا Criteria ہوتا ہے، پولیس ڈیپارٹمنٹ اپنے ضلع میں اپوائنٹمنٹ کرتا ہے اور ہمارے Prisons Department میں چار 'زونز' ہم نے بنائے

ہوئے ہیں، زون 1، 2، 3، 4 اور خیبر ایجنسی کا اپنا زون ہے۔ ان میں زون 2 کی جو بات ابھی ہو رہی تھی میری محترمہ اور جو محترم، انہوں نے لکی کے متعلق کہا، اس کیلئے ہم نے سنٹرل جیل پشاور، سنٹرل جیل بنوں رکھا تھا۔ اس میں انٹرویو کیلئے اپنے نمبر ہوتے ہیں، ٹیسٹ کے اپنے نمبر ہوتے ہیں۔ اگر آپ اس کے پیچھے ذرا چلی جائیں، اس میں وہ ساری لسٹ لگی ہوئی ہے کہ ایک Candidate پیپر میں 35 پرسنٹ مارکس جب لیتا ہے، اس کے بعد وہ پاس ہوتا ہے، اس کے بعد انٹرویو کے اپنے نمبر ہوتے ہیں اور وہ سب نمبر ملا کے پھر زون وائز تقسیم ہوتی ہے، ڈسٹرکٹ وائز تقسیم نہیں ہوتی۔ ابھی میں سابقہ بھی ایم پی اے تھا، اب بھی کرک سے ہوں، آپ دیکھ لیں کرک ایجوکیشن میں بھی اچھا ہے لیکن بات یہ ہے کہ ہمارا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ پورے پراونس کیلئے ہے اور پھر اس میں زونوں کو ہم تقسیم کرتے ہیں کہ اس زون میں جتنی پوسٹیں خالی ہونگی، بنوں کیلئے اٹھائیس پوسٹیں، زون 4 میں بنوں، ڈی آئی خان، لکی، ہنگو، کوہاٹ وغیرہ ہیں۔ آج اس میں زمین خان صاحب نے بھی کہا کہ دیر کیلئے بھی کچھ نہیں ہے، اب جو بھی ہوگا، میرٹ پہ ہوگا۔ میرٹ میں اگر ایک لڑکا نمبر لے کر پاس ہوتا ہے، خواہ وہ پشاور سے ہو اور پوسٹیں چالیس ہوں اور پشاور کے پینتیس لڑکوں نے پاس کیا ہو تو پشاور سے بھرتی ہونگے۔ پھر اس کو پورے زونوں میں تقسیم کیا جائے گا، صوبے میں تقسیم کیا جائے گا لیکن میں ایوان میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں بھی اگر بھرتی ہوئے ہیں، آپ لوگ دیکھ لیں کہ پورے پراونس سے، جگہ جگہ سے، مردان سے، پشاور سے، لکی سے، بنوں سے، کرک سے اور پھر میں تو یہ کہوں گا کہ کرک ایجوکیشن میں 68 پرسنٹ ہے، تب تو مجھے زیادہ گلہ ہونا چاہیئے کیونکہ کرک سے تقریباً دو بندے آئے ہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی ہوگا، منصفانہ ہوگا کیونکہ Prisons department ایک ایسا ڈیپارٹمنٹ ہے کہ آج کل کے حالات کی وجہ سے اس میں پھر ایسا سٹاف چاہیئے کہ اس کا قد بھی برابر ہو، اس کی باڈی، جو پورا اس کا معیار ہو، اس کے برابر ہو اور میرٹ پہ بھی پورا ہو۔ میں ایوان میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو بھرتی بھی ہوگی وہ میرٹ پہ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ تھینک یو جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, ji. Ghulam Muhammad Sahib, Ghulam Muhammad, MPA, Question No?

<u>Mr. Ghulam Muhammad:</u> Question No. 311, Sir.

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں، تین سو گیارہ۔

* 311 _ <u>جناب غلام محمد:</u> کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ فرنٹیئر ریزرو پولیس (ایف آر پی) میں بھرتیاں اضلاع سے ان کے متعین کردہ کوٹے کے حساب سے کی جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایف آر پی میں ضلع چترال کے مخصوص کوٹے میں جو افراد بھرتی کئے گئے تھے، انہیں اس وقت سوات میں تعینات ایف آر پی کے دیگر پلاٹونوں میں تعینات کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا ضلع چترال کا کوٹہ قائم ہے یا ختم کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ ضلع کیلئے کل کتنا کوٹہ مختص ہے؛

(iii) مالی سال 08-2007 میں مذکورہ کوٹے کے تحت کل کتنے افراد ضلع چترال سے بھرتی کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ)</u> (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ ضلع چترال کے مخصوص کوٹے کے حساب سے جو افراد بھرتی کئے گئے تھے ان میں سے بیس نفر کانسٹیبلان کو ضلع سوات میں تعینات کیا گیا ہے۔

(ج) (i) ضلع چترال کا کوٹہ قائم ہے۔

(ii) مذکورہ ضلع سے بھرتی خالی آسامیوں کے تناسب سے کی جاتی ہے۔

(iii) مذکورہ کوٹے کے تحت کل انسٹھ افراد بھرتی کئے گئے ہیں۔

<u>جناب غلام محمد:</u> سر، وہ خود فرما چکے ہیں کہ ہر ضلع کی اپنے کوٹے کے مطابق بھرتیاں کی جاتی ہیں۔ فرنٹیئر ریزرو پولیس میں سر، چترال کا جو مخصوص کوٹہ ہے سر، وہ انسٹھ پوسٹس ہیں تو ان میں سے بیس کنسٹیبلان اب انہوں نے دیئے ہیں سوات کو، میں یہ کہتا ہوں یہ کیا تک بنتی ہے اس کی۔ اگر ہر ضلع کا اپنا کوٹہ ہے تو یہ کیوں دے گئے ہیں، سر؟

<u>جناب اکرم خان درانی:</u> سپیکر صاحب، دا تعداد دومره کم دے، تاسو اوګورئ چه دا څومره کسان دی، څه پته شته جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> لږ ئے اوشمارئ، کورم اوشمارئ جی؟

<u>جناب منور خان (ایڈوکیٹ):</u> خاصکر ګورنمنټ بنچز هلته ډیر کم ناست دی۔

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ جب تک پوائنٹ آؤٹ نہیں ہوا تھا تو ہم کارروائی چلا رہے تھے، ابھی چونکہ اکرم خان درانی صاحب، ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب ہیں، انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔ دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: بلکہ میرا تو خیال تھا کہ آج 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' ہے تو اس وجہ سے میں زیادہ سے زیادہ ٹائم دینا چاہ رہا تھا۔ 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' ہے نا، تو میرا خیال تھا کہ ممبر حضرات کو ٹائم زیادہ مل جائے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب! زۂ څه وئیل غواړم۔

جناب سپیکر: نه شے کولے، ستا سو مشر پوائنټ آؤټ کړے دے کورم، چه پوائنټ آؤټ شی، Count it down, please۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، یو کال اټینشن دے جی۔

جناب سپیکر: نه چه کورم پوائنټ آؤټ شی، بیا تۂ نه شے کولے۔ The House is adjourned for fifteen minutes.

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کیلئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترمہ نور سحر بی بی۔ غلام محمد صاحب! آپ کا یہ کوئسچن ہو چکا ہے کہ نہیں؟ غلام محمد صاحب! آپ کا کوئسچن نمبر کیا ہے؟

جناب غلام محمد: 311 ہے۔

جناب سپیکر: ہاں؟

جناب غلام محمد: 311 جی۔

جناب سپیکر: کوئی سپلیمنٹری کوئسچن ہے اس میں؟

جناب غلام محمد: جی، جی، سپیکر صاحب۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔ اگر ہر ضلعے کا اپنا مخصوص کوٹہ ہے سر، تو چترال سے بیس نفر کنسٹیبلان کو ادھر بھیجنا، سوات میں بھیجنا، اس کی کیا تک بنتی ہے سر؟ میرا یہ سوال ہے، سر۔

Mr. Speaker: Ji, Police. Ji, Law Minister, on behalf of the Chief Minister.

وزیر قانون: کوٹہ کے متعلق آپ نے سوال کیا تھا کہ کتنا کوٹہ ہے؟ کوٹہ جو ہے جی، وہ انہوں نے، ایک تو پاپولیشن کی بنیاد پہ رکھا جاتا ہے ایف آر پی میں اور دوسرا 'کرائم ریٹ'، کرائمز جہاں پر زیادہ ہونگے، وہاں پر پولیس کی نفری زیادہ ہوگی، تو لہذا جو کوٹہ ہے، وہ As such fixed quota نہیں ہوتا، جتنی یعنی گورنمنٹ 'سینکشنز' کرتی ہے پوسٹس بھرنے کیلئے، اس میں سے پھر ضلعوں یا ڈویژن وائز تقسیم ہوتی ہیں لیکن 'کرائم ریٹ'، وہاں پر اگر کرائمز زیادہ ہو رہے ہیں اور پلس آبادی دونوں Criteria ہیں جی۔

جناب غلام محمد: سر، میرا مقصد یہ ہے فرنٹیئر ریزرو پولیس میں یہ ہر ضلعے کا اپنا کوٹہ ہے تو انہوں نے مجھے جواب اثبات میں دیا ہے۔ سر، وہ لکھتے ہیں کہ "ہاں یہ درست ہے"، تو اگر یہ درست ہے تو پھر یہ چترال کے بیس نفر کو کیوں بھیجا گیا، سر؟ وہ یتیم لوگ نہیں ہیں کہ ان کو علاقے سے دور بھیج دیا جائے۔ ان کے خرچے نہیں ہوتے، سر؟ ہر ضلع کا اپنا کوٹہ ہے تو اس کوٹے کے مطابق وہی پولیس اپنے ضلع میں تعینات ہو اور اسی ضلع میں خدمات سرانجام دے۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی ایف۔آر۔پی جو ہے نا، یہ پورے صوبے کیلئے ہے۔ یہاں پر جو ریکروٹمنٹ ہوتی ہے، یہ جہاں پر ضرورت پڑے گی، ابھی سوات میں ضرورت ہے تو یہ سوات جائیں گے، ڈیرہ اسماعیل خان میں ضرورت پڑے گی تو یہ ڈیرہ اسماعیل خان جائیں گے۔ اگر آپ کا یہ مقصد ہے کہ جو چترال کے لوگ ہیں، وہ آرام سے جا کر گھر میں بیٹھ کر تنخواہ لیں گے تو یہ Possible نہیں ہے۔ یہ لوگ اگر یہ پولیس میں ہیں تو لڑیں گے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرف جی، ذرا چیئر کی طرف، No cross discussion جی۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، دا گزارش دے چه کومه ایف آر پی ده، پولیس دے، دا خو د ټولے صوبے د پاره دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ (جناب غلام محمد) بیٹھ جائیں جی۔

وزیر قانون: او They work on contingency basis، چه کوم ځائے کښے ضرورت وی، اوس لکه په سوات کښے نن سبا ډیر زیات ضرورت دے یا ډیره اسماعیل خان، هنگو، نو Deployment هلته کښے کیږی۔ زمونږه ایم پی اے ورور وائی چه یره لکه پکار دا دی چه دا د چترال ملگری چه کوم دی، سوات ته د نه ځی او چترال ته ئے اولیږئ، نو چترال کښے خو دے وخت کښے بالکل امن و

امان دے ، ھلته کښے ضرورت نشته دے۔ دا خو چه پولیس کوم ځائے کښے محسوسوی چه زیات حاجت دے ، ھلته به دا Deployment کیږی۔

جناب سپیکر: بهرحال دا فورس دے ، د فورس چه چرته ضرورت کیږی ، ھلته کښے به ځی۔ محترمه نور سحر صاحبه، سوال نمبر جی ؟

* 357 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے میں آئے دن جرائم ہورہے ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2008ء کے دوران جتنے جرائم ہوئے ہیں، ان کی ضلع وائز ہر مہینے کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) سال 2008 کے دوران جتنے جرائم ہوئے ہیں، ان کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی گئی (جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکښے شته دے جی؟

محترمه نور سحر: او جی شته دے۔ سر، زما دا کوئسچن دے چه دوئ خو مونږ له 'کرائم وائز' دغه راکړے دے خو د دے ډیټیل ئے نه دے ښودلے چه چوری، ډکیتی، قتل چه په دیکښے څه شوی دی، د دے ډیټیل خو دوئ مونږ ته بالکل، دوئ خو صرف مونږ ته فگر ښودلے دے او دوئ مونږ ته واردات وائز ډیټیل نه دے ښودلے چه دا څه قسم واردات شوی دی؟

Mr. Speaker: Law Minister, please.

وزیر قانون: Provide مے کړو ورته جی، Provide مے کړو۔

محترمه نور سحر: سر، یوه بله خبره دا ده چه دوئ اکثر دغه چل کوی چه دوئ، مونږه ځنګه اوکړو نو بس دوئ دو بدو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دغه یو ځل سوال چه وی، سوال که یو وی او که دوه وی، په یو ځل ئے پیش کړئ، تاسو کښینئ جی۔

محترمه نور سحر: ښه څه ټهیک شوه۔

جناب سپیکر: چه منسټر صاحب اودریږی چه هغه تا له پوره جواب درکړی، دا داسے د کور ډسکشن به ترے نه جوړوئ۔

محترمه نور سحر: کوئسچن دا دے چه د دے د روک تهام د پاره تاسو څه کړی دی؟ ځکه چه په پشاور کښے 1366 په جنوری کښے وو او اوس 1734 په دسمبر کښے راغلی دی نو د دے دا فګرز چه دومره زیاتیږی نو آیا د دے د پاره تاسو څه نه څه اقدامات کوئ یا کړی هم دی، که څنګه چل کوی؟ تاسو فکر ډیر زیات شوے دے۔

جناب سپیکر: جی وزیر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دا اوګورئ جی چه په دے وخت کښے د صوبے چه کوم 'جنرل'، Overall د ملک صورتحال، بیا د دے صوبے صورتحال، بیا د فاټا ایریا نه کوم دلته Infiltration کیږی، چه کوم دا خلق رارون دی یا مختلف ایف آر ایریاز دی، هغه خپل خواؤشا ډسټرکټس چه کوم دی، د هغے لاء اینډ آرډر سیچویشن خرابوی، کوم هغه Kidnapping د پاره راځی که نور کرائمز د پاره راځی خو دا بار بار د دے اسمبلئ په فلور باندے ډسکشن شوے دے چه یره دا Militants چه کوم، They have gangs، دا لوکل چه کوم 'ګینګز'، دا بدمعاش طبقه ده، نو دوئ یو بل Reinforce کوی لګیا دی، د هغے د لاسه دوئ راشی، هلته خپل یو کرائم اوکړی او بیا واپس فاټا ایریا ته دوئ لاړ شی نو د دے د پاره اوس دا ده چه ډیر 'ګینګز' نیولی شوی دی، Exact detail خو د دے وخت کښے ما سره نشته خو که دوئ غواړی نو مونږه دوئ ته Provide کولے شو چه More than hundred gangs چه کوم دی، هغه Last year they were busted، هغے کښے دا زیات تر Kidnapping والا 'ګینګز' وو۔ د هغے نه علاوه زمونږه پولیس Overall، ایلیټ فورس چه کوم دے، ډیر لوے حساب سره Raise کیږی لګیا دے او Counter insurgency training دوئ له ورکړلے کیږی لګیا دے، د دوئ د 'پروفشنلزم' حوالے سره پولیس لګیا دے، زیا ت نه زیات د هغوی ټریننګ، د هغوی Fire capability، د تهانړو چه کوم Existing strength زیاتیږی، زمونږه Mobility، چه څومره دا ګاډی دی، دا ورله زیاتوؤ، وائرلیس سیټس زیاتیږی،

د دوئ 'بیټ' زیاتیږی لکه ځائے په ځائے د پولیس Activities زیاتیږی لګیا دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ښه کوشش دے جی، یہ اچھی کوشش ہے اور مزید اس کو بہتری کی طرف لے جایا جائے۔ Muhtarama Noor Sahar Bibi, other Question; next Question.

* 359 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2008 میں کچھ پولیس افسران /اہلکاران تبدیل کئے گئے تھے، ان کے تبادلے کیوں منسوخ کئے گئے، نیز ان کی موجودہ تعیناتی کہاں پر کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع سوات اور ہنگو کو جو افسران /اہلکاران تبدیل کئے گئے تھے، ان کے تبادلے کیوں منسوخ کئے گئے، نیز ان کی موجودہ تعیناتی کہاں پر کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) درج ذیل افسران /اہلکار کے تبادلے ضلع سوات کو ہوئے تھے جن کے تبادلے بعد ازاں انتظامی وجوہات کی بناء پر منسوخ کئے گئے ہیں، نیز ضلع ہنگو کو نہ کسی افسر کا تبادلہ ہوا اور نہ منسوخ کیا گیا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1 زراب گل اکٹینگ ڈی ایس پی، ایس ڈی پی او تنگی سے ضلع سوات، حال ایس ڈی پی او تنگی۔

2۔ اے ایس آئی محمد کریم (حال سب انسپکٹر) نمبر 33/M سی سی پی پشاور، حال پشاور۔

3۔ کنسٹبل حمید اللہ نوشہرہ ضلع سوات، حال پشاور۔

4۔ کنسٹیبل محمد بشیر 275 ٹریفک سے سوات، حال ٹریفک سٹاف پشاور۔

جناب سپیکر: دیکښے څه بل ضمنی سوال خو نشته دے؟

محترمہ نور سحر: شته پکښے، سر۔ دوئ جواب راکړے دے چه مونږه یو پولیس هم دغه ته نه دے لیږلے، نه مو د هغوی تبادله کړے ده او نه مو واپس کړے دے نو د دوئ نه زۀ دا تپوس کومه چه دوئ د ایس۔پی او ډی۔پی۔او سوات ته تبادله کړے وه او هغه ئے کینسل کړے وه۔ د دے وجه څه وه چه ئے کینسل کړے وه؟ دوئ خو وائی چه مونږه نه دی لیږلی او دا کوم کسان چه دوئ مونږه ته ښودلی دی، دا هم دوئ وائی چه اوس په پیښور کښے کار کوی او په تنګی کښے کار

کوی، دے ځایونو کښے کار کوی، آیا تاسو د دوئ تبادله نه وه کړے چه دوئ دلته کښے کار کوی او که نه د مخکښے نه دلته کښے کار کوی؟ او که تاسو تبادله کړے وه نو آیا دوئ واپس تاسو بیا ولے پیښور ته بیرته رااوغوښتل؟ یو پیره چه دوئ د ګورنمنټ Facility اخلی، دوئ د ګورنمنټ سرونټس دی، آیا دوئ به سوات ته، دوئ په خرابو حالاتو کښے بیا هغه ځائے نه ځی چه کوم ځائے ته دوئ مونږه لیږل غواړو؟

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، زهٔ د انچارج وزیر صاحب نه دا تپوس کول غواړم چه دا نمونه خلق د کوهاټ ډویژن رینج نه هم بدل شوی ووسوات ته او ډی آئی خان ته او چه کوم خلق په چارجز باندے بدل وو، هغه ټول واپس شول خپلے خپلے علاقے ته۔ هغه د کوهاټ خلقو څه ګناه کړے ده چه تر اوسه پورے په سوات کښے او په ډی آئی خان کښے لګیا دی غریبان ډیوټی کوی؟ او په دے باندے مونږه کال اټنشن راوړو جی۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ اگرچہ سوات Specific ہے لیکن منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہو گی کہ جب لاء اینڈ آرڈر پڑ گئے تو اس وقت بھی ہم نے یہ کہا تھا کہ پولیس کو جب آپ ایک ضلع سے دوسرے میں بھیج دیتے ہیں تو وہاں پر یہ ہوتا ہے کہ چھ ماہ تو اپنا انٹیلی جنس نیٹ ورک قائم کرنے میں لیتی ہے جس کی وجہ سے جرائم کا سد باب نہیں ہو پاتا، تو اگر اس پالیسی کو Review کیا جائے اور جو Respective police ہے، اپنے اضلاع میں ان کو تعینات کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر، میں ہزارہ ڈویژن کے حوالے سے بات کرنا چاہونگا۔ ہمارے ہاں یہ پرابلم ہوتا ہے کہ ہمارے لوگوں کو سوات بھیج دیا جاتا ہے تو وہ اپنی زبان کے اعتبار سے ہندکو بولتے ہیں تو جب ہندکو بولتے ہیں تو وہ وہاں ایڈجسٹ نہیں ہوتے۔ پھر وہاں چونکہ شورش ہے تو بہت ساری ان کیلئے مشکلات ہوتی ہیں اور جلدی پہچانے جاتے ہیں اور اس طرح ان کی زندگیاں خطرے میں ہوتی ہیں۔ ہماری

یہ درخواست ہے کہ کم از کم ان ثقافی رشتوں کا بھی خیال رکھا جائے اور ان لوگوں کو مصیبت میں مبتلا نہ کیا جائے۔ جن اضلاع کے اندر یہ مصیبت آئی ہے، ہم تو دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ، وہاں بھی خیریت و عافیت ہو لیکن یہ کونسی بات ہوئی کہ جن اضلاع کے اندر امن وامان ٹھیک ہے، ان کو اٹھا کر وہاں پھینک دیا جائے؟ اس طرح وہ لوگ پھر کام نہیں کر سکیں گے۔ اگر محترم انچارج وزیر صاحب اس بارے میں کوئی تسلی دے دیں۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، یہی مسئلہ لکی ڈسٹرکٹ کا بھی ہے، وہاں پر سر، ڈسٹرکٹ لکی پولیس میں بھرتیاں ہوئی تھیں، پھر ان لوگوں کو 'ایلیٹ' ٹریننگ کیلئے کراچی بھیجا گیا۔ پھر واپسی پر جب انہوں نے ڈسٹرکٹ میں حاضری کی تو اسی پولیس کو انہوں نے سوات بھیج دیا، سر حالانکہ بھرتی ہوئے تھے صرف لکی ڈسٹرکٹ کیلئے۔ اس پر اب مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ لکی بھی اسی طرح سوات جیسے ایریا میں شمار ہوتا ہے سر، تو Kindly کم از کم یہ جو اسرار خان نے بھی بات کی ہے کہ جو دوسرے ڈسٹرکٹس میں بھیجے جاتے ہیں، ان کیلئے یہ پالیسی Revise کریں کہ جس ڈسٹرکٹ کیلئے پولیس کو بھرتی کیا جاتا ہے، اس کو سر، وہاں پر رکھا جائے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر فنا صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: مهربانی۔ محترم سپیکر صاحب، زمونږه هم دغه مسئله ده۔ نن هم په کوهاټ کښې دهماکه شوې ده، د کوهاټ حالات درست نه دی او د کوهاټ کوم پولیس چه په سوات کښې یا په نورو اضلاع کښې دے، زمونږه دا خواست دے چه مهربانی او کړئ او د کوهاټ پولیس واپس کوهاټ ته راواولیږئ۔

جناب سپیکر: جی غلام محمد بھائی۔

جناب غلام محمد: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میری بھی منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ چترال والے جو غریب بھی ہیں اور زبان کی بھی تکلیف ہے، انکو بھی سوات بھیجا گیا، ان کو بھی واپس کیا جائے، سر۔

جناب سپیکر: انچارج آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ سر، میں کیا کہوں ابھی (قہقہے) ساری پولیس سوات سے چلی جائے یا ساری پولیس جو مشکل جگہ پر پولیس کی جو Deployment ہے، یہ سارے گھروں کو واپس بانٹ دیئے جائیں تو لڑے گا کون؟ بات یہ ہے جی، جیسا کہ بی بی نے کہا کہ کچھ آفیسر ز وہاں گئے، پھر انہیں واپس، یا روک لیا گیا

ہے ادھر، اور بدقسمتی سے ہم Politician ہی جاکران کو مجبور کر دیتے ہیں کہ یہ میرا رشتہ دار ہے یااب اسکو سوات نہ بھجوائیں۔ تو یہ جو آپ نے Sentiment دیکھ لیا ہے اسکا کہ ہم لوگ اس پر نہیں راضی، یعنی ابھی کوہستان، تو ابھی کوہستان کا ہو سکتا ہے پھر حاجی صاحب سے گزارش کریں گے کہ اس طرف بھجوادیں انکو، ڈیرہ اسماعیل خان کو، وہاں پر حالات ٹھیک نہیں ہیں تو کل کو پھر کہیں گے کہ جی، کیونکہ وہاں پر بھی لوگ ہندکو بولتے ہیں، تو یہ میرے خیال سے پولیس کا اندرونی ایڈمنسٹریٹو مسئلہ ہے، ان پر چھوڑیں۔ یہ Irrespective of cast, creed and language پولیس والے سب کی ایک پیٹی بندی ہوتی ہے، اسکا یہ بھی نہیں ہے کہ ہندکو بولتا ہے یا پشتو بولتا ہے اور لوکل Deployment کی جہاں تک اسرار اللہ گنڈاپور صاحب نے بات کی تو ہر ڈسٹرکٹ میں مکس ہوتا ہے۔ اگر آپ سارے لوکل پولیس افسر کر دیں تو انکی لوکل اتنی جان پہچان ہے، اتنے رشتے ہوتے ہیں کہ پھر کسی کو پکڑ نہیں سکتے کیونکہ سفارش بہت زیادہ ہے، تو یہ مکس رکھتے ہیں، لوکل لوگ بھی رکھتے ہیں لیکن ان کے ساتھ بعض ایس ایچ اوز سینیئر آفیسرز جو ہوتے ہیں، وہ دوسرے ضلعوں سے آتے ہیں، Otherwise انکے ساتھ لوکل ہو جائیں تو پھر وہ سب کہیں غم وشادی والا ایک حساب کتاب ہوتا ہے اور پھر پولیس کا نظام نہیں چلتا، تو یہ مشکلات ہیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: اچھا۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھہ صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مخکښې به هم څو جی، تاسو بار بار دا نور ځیزونو هم راوړئ او هاؤس مخکښې بوتلو ته نه پریږدئ جی۔ بس جواب ئې درکړو، بنه د تفصیل سره جواب وو جی۔ زهٔ به جواب درکړمه چه دا پولیس والا فورس دې، د وردئ والا فورس دې چه د هغوی چه کوم ځائې کښې ضرورت وی او گورنمنټ اوغواړی نو هلته به ځی۔ ہاں جی، بسم اللہ۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: جی میرا کوئسچن۔

جناب سپیکر: جی سردار نلوٹھہ صاحب۔

* 370 _ سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: کیاوزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس اور ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس اضلاع کا دورہ کرتے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ افسران نے سال 2008 میں کل کتنے اضلاع کے دورے کیئے ہیں، انکی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2008 میں انسپکٹر جنرل آف پولیس نے مندرجہ ذیل اضلاع کے دورے کیئے ہیں:

ڈی آئی خان (تین دفعہ)؛ ایبٹ آباد / نوشہرہ (تین دفعہ)؛ مردان (چار دفعہ)؛ سوات سیدو شریف؛ چارسدہ؛ ہری پور؛ بنوں۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے-----

جناب سپیکر: جی۔

سردار اونگزیب خان نلوٹھہ: میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے جی کہ جس طرح انسپکٹر جنرل آف پولیس نے سال 2008 میں آٹھ اضلاع کے دورے کیے ہیں، آیا وہ ہر سال صوبے کے اضلاع کے دورے کرتے ہیں یا صرف 2008 میں یہ آٹھ دورے کیے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

مفتی کفایت اللہ: یہ جواب انہوں نے دیا ہے کہ آٹھ اضلاع میں گئے ہیں، اضلاع جی ہمارے چوبیس ہیں، تو اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ سولہ ضلعوں میں نہیں جا سکے۔ اگر ایسی کوئی یونیفارم پالیسی بنا دی جائے کہ ضرورت تو ہر جگہ پڑتی ہے، حاجی صاحب ایک دفعہ کم از کم ہر ضلع کو تشریف لے جائیں۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، پولیس رولز بالکل واضح دی، آئی جی پولیس به کال کښې د هرے ضلعے د یو یو تهانړے وزټ کوی، ملاحظه به کوی دا خو صرف د اتو خبره ده، آیا دا د پولیس رولز خلاف ورزی نه ده؟

جناب سپیکر: جی انچارج منسٹر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب، جواب دے دیں۔

وزیر قانون: دیکبنے دا گزارش دے جی چه آئی جی صاحب زمونږه خو ډیر Proactive دے ، پرون نه هغه بله ورځ په سوات کبنے وو ، پرون مانسهره کبنے ، Overall دا دورے ئے کړے دی۔ دا زوړ شماریات دی، د دے نه پس هم ډیرے دورے هغه کړے دی او هغه دورے د خپل پروګرام مطابق کوی، چه کوم ځائے کبنے هغه ته محسوسیږی، چه کوم ځائے کبنے ضرورت وی، هلته به ځی۔ اوس که مونږ دلته کبنینو چه دے د په میاشت کبنے هرے ضلعے ته یا په کال کبنے ، هغه مونږ ټائم ټیبل نه شو ایښودے۔ یو سینئیر سړے دے او د خپل ضرورت مطابق ځی۔ انشاء الله دا خپلے دورے به دے جاری ساتی، هر کال به وی دا۔

جناب سپیکر: جی سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ صاحب۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: جناب سپیکر صاحب، آئی جی صاحب ہر ضلع کا دورہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ جرائم میں کافی کمی آسکتی ہے، اسلئے انہیں ہر سال ہر ضلع کا دورہ کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا دوسرا سوال کیا ہے جی؟ سردار نلوٹھہ صاحب کا دوسرا؟

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: میرا دوسرا سوال ہے 379۔

جناب سپیکر: جی۔

* 379 _ سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایس پی اور اس سے اوپر کے حاضر اور ریٹائرڈ افسران کی حفاظت کیلئے پولیس کانسٹیبل کی سہولت فراہم کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنے افسران کی حفاظت کیلئے پولیس کانسٹیبلان کی سہولت فراہم کی گئی ہے اور کیا یہ سہولت حاضر و سابقہ ممبران اسمبلی کو بھی حاصل ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جن اضلاع میں ریٹائرڈ پولیس افسران کو حفاظت کیلئے پولیس کانسٹیبلان کی سہولت فراہم کی گئی ہے، درج ذیل ہیں:

ضلع لکی میں دل جان خان آئی جی، پولیس (ریٹائرڈ) اور ضلع دیر اپر میں ایس پی عبدالشکور خان (مرحوم)

(ب) ایس پی سے لیکر آئی جی پی صاحب تک کے افسران کی حفاظت کیلئے یہ سہولت میسر ہے جبکہ موجودہ اسمبلی ممبران صاحبان کی حفاظت کیلئے بھی یہ سہولت مہیا کی گئی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

اضلاع	نام ممبران صوبائی اسمبلی
پشاور	(1) عالمزیب خان ایم پی اے مرحوم۔(2) عتیق الرحمان ایم پی اے۔ (3) شگفتہ صاحبہ ایم پی اے۔(4) مجیب الرحمان ایم پی اے۔
چارسدہ	(1) سکندر خان شیرپاؤ ایم پی اے۔(2) شکیل خان عمرزئی ایم پی اے۔ (3) فضل شکور، ایم پی اے۔(4) محمد علی خان ایم پی اے۔
نوشہرہ	(1) مسعود عباس ایم پی اے۔(2) پرویز احمد ایم پی اے۔
مردان	(1) شیر افغان ایم پی اے۔(2) غنی داد خان ایم پی اے۔
صوابی	(1) مختیار خان ایم پی اے۔
کوہاٹ	(1) پیر دلاور شاہ ایم پی اے۔(2) سید قلب حسن ایم پی اے۔
ہنگو	(1) عتیق الرحمان ایم پی اے۔
کرک	(1) ملک قاسم ایم پی اے۔(2) مفتی اجمل ایم پی اے۔
ایبٹ آباد	(1) اورنگزیب ایم پی اے۔ (2) بیرسٹر جاوید عباسی ایم پی اے۔
ہری پور	(1) سردار مشتاق ایم پی اے۔ (2) گوہر نواز ایم پی اے۔ (3) پیر صابر شاہ ایم پی اے۔
مانسہرہ	(1) مفتی کفایت اللہ ایم پی اے۔
بٹگرام	(1) تاج محمد ایم پی اے۔(2) شاہ حسین باچا ایم پی اے
کوہستان	(1) مولانا عبید اللہ ایم پی اے۔(2) مفتی محمود عالم ایم پی اے۔ (3) عبدالستار ایم پی اے۔
بنوں	(1) اکرم خان درانی۔(2) ضیاد خان ایم پی اے۔
لکی	(1) منور خان ایم پی اے۔(2) یاسمین ضیاء ایم پی اے
ڈی آئی خان	(1) مرید کاظم شاہ ایم پی اے۔(2) لطیف علیزئی ایم پی اے۔ (3) خلیفہ عبدالقیوم ایم پی اے۔(4) ثنااللہ خان میاخیل ایم پی اے۔
ٹانک	گلستان ایم پی اے۔
سوات	(1) حیدر علی ایم پی اے۔(2) شمشیر علی ایم پی اے۔

(3) وقار خان ایم پی اے۔ (4) شیر شاہ ایم پی اے۔

دیر لوئر (1) محمد زمین خان، ایم پی اے۔(2)ڈاکٹر ذاکر اللہ ایم پی اے۔

دیر اپر (1) بادشاہ صالح ایم پی اے۔(2) انور خان ایم پی اے۔

جن اضلاع نے سابقہ ممبران صاحبان کی حفاظت کیلئے کانسٹیبلان بحثیت سیکیورٹی فراہم کئے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

ضلع لکی میں انور کمال خان، سابقہ ایم پی اے اور چارسدہ میں مولانا محمد ادریس سابقہ ایم پی اے اور غلام محمد صادق ایم پی اے۔

جناب سپیکر: په دیکښې څه سپلیمنټری کوئسچن شته جی؟

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: اس میں جی انہوں نے جو اراکین اسمبلی کے نام بتائے ہیں جن کو انہوں نے سیکورٹی گارڈز مہیا کئے ہیں، اس میں انہوں نے ایک آدمی کا نام لکھا ہے، سردار مشتاق ایم پی اے، جبکہ وہ ہمارا اس اسمبلی کا ایم پی اے نہیں ہے، اس موجودہ اسمبلی کا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو انہوں نے بغیر دیکھے نام دے دیئے ہیں جی۔

جناب سپیکر: کیا نام ہے جی؟

سردار اونگزیب خان نلوٹھہ: سردار مشتاق ایم پی اے، وہ ہماری اس اسمبلی کا ممبر نہیں ہے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: وہ ایم این اے ہے؟

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: سردار مشتاق، ایم پی اے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب، جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو کانسٹیبلان دے دیئے گئے ہیں آنریبل ایم پی ایز کو یا 'ایکس' ایم پی ایز کو دیئے گئے ہیں، یہ انکی ریکویسٹ پر دیئے جاتے ہیں یا گورنمنٹ نے انکو Provide کئے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ تقریباً گوئے جو میں نے گنا، اگر ایک ایک آدمی انکو دیا گیا، آنریبل ایم پی ایز کو، تو یہ تقریباً ففٹی بنتے ہیں، پچاس بنتے ہیں، تو یہ پچاس جو بنتے ہیں، انکی کم از کم، الاؤنسز وغیرہ ملا کر جو تنخواہ بارہ ہزار روپے بنتی ہے، اس وقت جو دے رہے ہیں تو آیا یہ

خزانے پر ایک غیر ضروری بوجھ نہیں ہے؟ کیونکہ جو آنریبل لوگ بیٹھے ہیں تو یہ بڑے اچھے طریقے سے اپنے آپکو سنبھال سکتے ہیں، ان کے پاس اپنے پرائیویٹ گارڈز ہیں اور جن لوگوں کے پاس نہیں ہیں، اب انکا بھی گزارہ تو ہو رہا ہے۔ بیچ میں میاں صاحب کچھ کہہ رہے ہیں، تو یہ اگر دوسری جگہ پر انکو تعینات کیا جائے اس موجودہ تناظر میں، ان کے پاس پچاس لوگوں کی بچت آ جائے گی۔

جناب سپیکر: جی ارشد عبداللہ، انچارج منسٹر صاحب، جواب دے دیں جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، اس طرح ہے جی کہ یہ-----

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ظاہر شاہ صاحب۔ ایک منٹ، بعد میں اٹھیں۔ جی، ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ دا دوئ د دے ایم پی ایز دا لسټ ورکړے دے چه چا ته Facility د دے پولیسو ورکړے شوے ده جی۔ څنے داسے، لکه په ملاکنډ ډویژن کښے ایم پی ایز ته اکثر دا پرابلمز دی جی، دے باقی ایم پی ایز ته دومره سیکورټی ورکولو ته دوئ تیار دی او چه کوم بغیر، یعنی په ملاکنډ کښ خو دا پرابلم دے، ډیر شته دے جی، نو دوئ د ملاکنډ ډویژن بقایا ایم پی ایز ته دا سهولت د سیکورټی ورکولو ته تیار دی جی؟ دا زما ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، انچارج منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سب سے پہلے لودھی صاحب نے سوال اٹھایا ہے، ایک تو نلوٹھہ صاحب کا جو سپلیمنٹری تھا کہ سردار مشتاق ایم پی اے نہیں ہے تو آیا یہ ایم این اے ہے کہ کیا ہے؟ Is he MNA?

(قطع کلامی)

وزیر قانون: اچھا 'ایکس' ایم پی اے ہے، تو ایم این اے غلطی سے، Typographic error ہو سکتا ہے، باقی تو ٹھیک ہے، This could be a typographic error۔ ایک ایم این اے ہے، اگر اس کو دیا ہے تو مجھے تو کوئی بدیت بھی نظر آتی اور باقی جن ایم پی ایز کو نہیں ملا اور انکو ضرورت بھی ہے تو انشاء اللہ دیں گے، .They should inform me, they should contact me اگر ملاکنڈ ڈویژن کے ایم پی ایز ہیں-----

جناب سپیکر: جن کو ضرورت ہے آپ انکو مہیا کریں گے؟

جناب وزیر قانون: انشاء اللہ کریں گے جی، بالکل کریں گے۔
Mr. Speaker: Next, Malik Qasim Khan Sahib.
Mr. Muhammad Zamin Khan: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: زمین خان! چه مخکښے لږ لاړ شو کنه جی۔ څه پوائنټ آف آرډر دے ؟

جناب محمد زمین خان: په دیکښے سر، دا گزارش کومه جی، د دے سوال په جواب کښے دوئ ورکړی دی چه دے دیر کښے-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد زمین خان: چه دا گارډ د زمین ایډوکیټ یا ډاکټر صاحب ئے هم لیکلے دے نو زما سره سیکورټی گارډ نشته دے۔ که پولیس لیکلے دے نوغلط بیانی ئے کړے ده۔ ما له ئے د پولیس سیکورټی نه ده راکړے او دوئ دلته کښے لیکلی دی چه دوئ سره پولیس والا شته۔

جناب سپیکر: نو دا به غلط شوی وی خو درته ئے اووئیل چه ضرورت وی درته نو راشئ چه درکړو۔

جناب محمد زمین خان: نو دامے گزارش دے چه یره غلط بیانی نه ده پکار۔

جناب سپیکر: چه ضرورت وی، هغوی گوره Commitment اوکړو، په فلور آف دی اسمبلی باندے چه Commitment اوشی نو دا بس وی کنه۔ ملک قاسم خان صاحب، سوال نمبر 387، جی۔

* 387 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ تین ماہ میں جرائم کی ایف آئی آر درج ہوئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کتنے افراد پکڑے گئے ہیں اور خاصکر قتل، ڈکیتی اور رہزنی کے واقعات کی تفصیل، ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جرائم اور گرفتار ملزمان کی تفصیل برائے عرصہ یکم اکتوبر 2008 سے لیکر 31 دسمبر 2008 تک ضلع وائز مندرجہ ذیل ہے:

اضلاع	قتل	ڈکیتی	رہزنی

	مقدمات	گرفتار ملزمان	مقدمات	گرفتار ملزمان	مقدمات	گرفتار ملزمان
پشاور	139	130	0	0	7	3
چارسدہ	55	13	0	0	1	0
نوشہرہ	29	19	4	0	4	2
مردان	63	22	1	1	2	0
صوابی	50	34	0	0	3	6
کوہاٹ	36	8	1	0	2	4
ہنگو	21	4	0	0	1	0
کرک	23	14	0	0	2	3
ایبٹ آباد	15	11	0	0	1	2
ہری پور	16	17	1	2	7	11
مانسہرہ	18	36	1	0	2	3
بٹگرام	7	0	0	0	0	0
کوہستان	8	15	0	0	0	0
بنوں	52	11	0	0	1	0
لکی	31	12	0	0	6	0
ڈی آئی خان	42	14	0	0	1	2
ٹانک	17	1	0	0	0	0
سوات	83	29	3	3	0	0
شانگلہ	14	3	0	0	0	0
بونیر	12	0	0	0	0	0
دیرلوئیر	26	13	0	0	2	8
دیرآپر	17	6	0	0	0	0
چترال	3	2	0	0	0	0

ټوټل	777	414	11	8	42	44

جناب سپیکر: او بل پکښے څه سوال شته جی؟ جی، بسم الله۔

ملک قاسم خان خټک: سر، ما خو سوال دا کړے دے چه "اگر اثبات میں ہو تو کتنے افراد پکڑے گئے ہیں اور خاصکر قتل، ڈکیتی اور رہزنی کے واقعات کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے"، سر، په دیکښے خو نشته چه څوک په قتل کښے دی، څوک ډکیتی کښے دی، تفصیل ضلعه وار نشته۔ دا خو صرف فگرز دی، چه د هغے پته اولگی چه دا څه شوی دی۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب،!تاسو څه وایئ؟

محترمه نور سحر: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بی بی! تاسو پکښے څه وایئ؟

محترمه نور سحر: جناب سپیکر، زۀ په د یکښے دا وایمه چه په دے سوال کښے څومره د قتل فگرز ښودلے شوی دی نو آیا چهتیس قتل په کوهاټ کښ شوی دی، پندره په ایبټ آباد کښے شوی دی، باون په بنوں کښے شوی دی او په ډی آئی خان کښے چوده گرفتاریانے شوے دی په دے ټول کیسز کښے-----

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب،پلیز۔

وزیر قانون: دا داسے ده جی چه دوئ Further details غواړی نو دا به ورته مونږه Provide کړو انشاءالله، دلته کښے د پولیس Representatives ناست دی نو د دے فلور نه زۀ هغوی ته ډائریکشن ورکوم چه هغوی ئے تاسو ته Provide کړی او بل گرفتارئ کښے فرق، Disproportionate، دا چه ډیر خلق مفروران وو بی بی کنه، جرم اوکړی او بیا مفروران وی نو چه هر ځائے کښے وی، کال پس وی، شپږ میاشتے پس وی، میاشت پس وی، چه انفارمیشن پولیس ته ملاؤ شی نو This is something in routine, this is not something extra ordinary، داسے څه دغه نشته دے۔

جناب سپیکر: بس دے کنه نو د سپلیمنټری 'چانس' خو تیر شو کنه جی، نو یو ځل تاسو اوکړو۔ زمین خان صاحب سوال نمبر 389۔

* 389 _ جناب محمد زمین خان: کیاوزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ٹریفک پولیس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ہر گاڑی کا چالان کرتی ہے;

(ب) آیایہ درست ہے کہ مذکورہ چالان کے جرمانے کی رقم سے کچھ حصہ متعلقہ پولیس آفیسر کو ملتا ہے;

(ج) آیایہ درست ہے کہ چالان کیلئے مخصوص چالان بک ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جواب اثبات میں ہوں تو ضلع پشاور میں مارچ 2008 سے لیکر تاحال چالان شدہ گاڑیوں کی تعداد، جرم کی نوعیت، متعلقہ افسران کی وصول شدہ رقم اور حکومتی خزانہ میں جمع ہونے والی رقوم کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ عرصہ یکم مارچ 2008 سے لیکر 31 جولائی تک صوبائی حکومت کے احکامات کی روشنی میں % 15 ٹریفک افسران کو ملتا تھا اور 85% حکومتی خزانے میں جمع ہوتا تھا جبکہ عرصہ یکم اگست 2008 سے لیکر 31 جنوری 2009 تک صوبائی حکومت کے احکامات کی روشنی میں 35% ٹریفک افسران کو ملتا ہے، 25% مشینری اور Equipment کی مد میں جمع ہوتا ہے، 5% کیش ایوارڈ کی مد میں جمع ہوتا ہے اور 35% حکومت کے خزانہ میں جمع ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں، چالان کیلئے ٹکٹ بک استعمال ہوتا ہے۔

(د) عرصہ یکم مارچ 2008 سے لیکر 31 جنوری 2009 کے درمیان کل 489474 گاڑیاں ٹریفک کے مختلف قوانین کے تحت چالان کی گئیں اور ان سے کل جرمانہ مبلغ 55783150 وصول کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل تناسب سے حکومتی خزانے میں رقم جمع کی گئی ہے:

عرصہ	کل جرمانہ	حکومتی خزانہ میں جمع شدہ رقم	افسران کو دی گئی رقم
یکم مارچ تا 31 جولائی 2008	مبلغ -/17003300	کل جرمانے کا 85% مبلغ 14452805	کل جرمانے کا 15% مبلغ 2550495
یکم اگست 2008 تا 31 جنوری 2009	مبلغ -/38779850	کل جرمانہ کا 35% مبلغ 13572948	کل جرمانے کا 35% مبلغ 13572948
ٹوٹل	مبلغ 55783150	مبلغ 28025753	مبلغ 16123443

جناب سپیکر: پکښے بل څه ضمني سوال شته؟

جناب محمد زمین خان: جي په دیکښے زما ګزارش دا دے چه ما ترے د دے ټریفک پولیس، چه کوم چالان کوی او دوئ چه کومے جرمانے وصولوی، د هغے مطابق تپوس کړے وو، دوئ خو نور جواب را کړے دے جي خو په دیکښے د جرم نوعیت ئے نه دے ښودلے او بل 'بریک اپ' ئے نه دے ښودلے چه د دے یکم مارچ 2008 نه واخله تر 31 جولائی 2008 پورے څومره ګاډی چالان شوی دی او د یکم اګست 2008 نه واخله تر 31 جنوری 2009 پورے چالان شوی دی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جي مفتي کفایت الله صاحب، ستاسو څه سوال دے جي؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، ضمنی سوال یہ ہے کہ یکم اگست 2008 سے 31 دسمبر 2008 تک جرمانے اور ٹریفک افسران کو دی گئی کل 70% رقم تا حال تو مذکور ہے لیکن جو 25% مشینری اور Equipment اور 5% جو ایوارڈ کیلئے ہے، وہ موجود نہیں ہے اور یہ رقم جو تقریباً بنتی ہے، 1,16,33,955 روپے بنتی ہے، اس رقم کو ایوان سے مخفی رکھا گیا ہے، یہ رقم کہاں ہے؟ اسکی ذرا تفصیل بتادی جائے۔

جناب سپیکر: جی جناب لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: Further details زمین خان صاحب اوغوښتل، هغه زۀ به د ډیپارټمنټ سره خبره اوکړم، نو At the moment خو ما سره داسے انفارمیشن نشته خو دا به لکه Traffic Offence خو Per day چه کوم دی، هغه سو Per day دی، لکه په زرګونو، په ټوله صوبے کښے په زرګونو به Per day وی، دا دومره لویه ډیټا، دا به یو ډیپارټمنټ، We put them to a lot of trouble، لکه د دے صوبے دا خپل دغه راټول کړئ او دغه اوکړئ نو دا به ګزارش اوکړم چه دا لږ مهرباني اوکړئ چه دومره Burden دے، په پولیس Already دومره Burden دے، Serious problems کښے هغوی Engage دی او دا دومره لویه ډیټا راغونډول کولے شی، دغه خو څه ډیر لوے بوجھ به پرے واچلولے شی۔

جناب سپیکر: ټریفک والو ته هسے هم مسئله پیښه ده دا دومره جی----

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب، په دیکښے زما عرض دا وو چه دا اکثر شکایت راځی، یو خو یو سړے، لکه څنګه تاسو په دے تی وی باندے وینئ، دا کوم جرائم چه کیږی، اوس په دے دهشت ګردئ کښے هم اکثر د پولیس وردی ئے اوغوستی وی یا ئے د فوج وردی اغوستی وی نو داسے شکایات هم دی، په دیکښے په اصل کښے زما ګزارش دا دے چه د دوئ دے جواب ته چه اوګورو جی نو 15% چه دا حکومت ته کومه آمدنی راتله، د جرمانے کومه حصه، هغے ته اوګورو، دے 85% ته او دے 35% ته، نو که پولیس ته مونږه 35% ورکړو نو د دے مقصد دا دے چه دے پولیس ته دا یو ترغیب ملاؤ شی چه زیات نه زیات ریونیو د حکومت خزانے ته راشی۔

جناب سپیکر: جی تاسو ته څه جواب ملاؤ نه شو جی؟

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب، یو ګزارش کومه، هغوی به بیا دغه اوکړی۔ په دیکښے سر، زما ګزارش دا دے چه دا دغه ئے چه 35% ورکړے ده نو دلته ریونیو خزانے ته کمه شوے ده خو یو فرد ته خو دغه سیوا شوے ده۔ د یو پولیس افسر جیب ته پیسے زیاتے روانے دی خو قومی خزانے ته نقصان شوے دے نو په دیکښے زماګزارش دا دے چه دا د کمیټئ ته حواله شی چه یو داسے Transparent طریقه کار جوړ شی چه دیکښے یو طرف ته د پولیس افسر ته د هغه جائز چه څه وی نو هغه هم ورته ملاؤ شی او د حکومت به ریوینو هم سیوا شی نو دا مے ګزارش دے منسټر صاحب، چه داسے طریقه کار لږ برابر شی چه حکومت ته ریوینو سیوا شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: لاء منسټر صاحب! تاسو څه وایئ؟ هاں جی، تاسو ئے کمیټئ ته لیږل غواړئ؟

وزیر قانون: زما جواب د واوری جی، بیا چه څنګه مناسب وی۔ داسے ده سر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه که Improvement غواړے کنه نو که لاړ شی، لږ ډسکس شی نو څه بده خو نه ده۔ دا دوئ سوالونه څه ښه هم رالیږلی دی خو څه ډیر داسے

سوالونه دی چه د هغے نه د پولیس فورس ښه دغه نه کیږی۔ بسم اللہ جی، بسم اللہ جی۔

وزیر قانون: زهٔ به جی جواب ورکړمه او اعتراض پرے نه کومه چه که کمیټئ ته ځی نو اعتراض پرے به نه کومه۔ چه کمیټئ ته ځی، اعتراض پرے نه کوم۔ جواب دا دے جی چه دا مخکښے هم داسے گورنمنټ ته به 85% چه د دے جرمانو دغه وو، نو دا به 85% هغوی ته تلو او 15% به د پولیس افسرانو ته تلو خو هغه بیا اوکتل چه په دیکښے لکه دومره ریونیو راتله، بلکه جرمانے به نه لګیدے، چالان به نه کیدواو نورے مسئلے مسئلے، هغه خبره چه رشوت او لکه دغه به اووایو چه دغه ځیز، نو د دے سره دا اوشو چه د گورنمنټ ریونیو تاسو Comparison اوکړئ جی، دا د درے میاشتو چه دلته کښے کومه Comparative study ده نو More or less یو هومره دے۔ دا تاسو اوګورئ جی د یکم مارچ 2008 نه واخله 31 جولائی 2008 پورے، په دے وخت دا تقریباً د گورنمنټ چه جمع شده کوم دی، هغه 1,43,52,805دی۔ د هغے نه پس چه کله سسټم بدل شو نو Something 1,37,72,000، نو More or less یو هومره اماؤنټ دے خو دا ده اوس د رشوت هغه عناصر او هغه Temptation کم شو ځکه چه زیات تر پیسے ټریفک والو ته روانے دی۔ بل د هغوی د ګاډو د پاره، د هغوی د پاره نوره میشنری، Latest equipments چه کوم دی، دا پولیس ډیپارنمنټ هم Improve شی۔ هغه چه کوم د چالان په نوم کیدو، هغه هم Compensate شو صحیح طریقے سره او په گورنمنټ ریونیو باندے هم څه خاص فرق پرے نه ووتو، More or less هم هغه هومره شو خو بهرحال I have no objection که دا لیږی۔ بالکل کمیټی ته د لاړ شی، ډسکس به ئے کړو۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، نور به ریفارم شی۔ Is it the desire of the House that Question No. 389, asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Question is referred to the concerned Committee. جی ملک قاسم خان صاحب، ستاسو بل څه سوال دے ؟

* 399 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس افسران کے خلاف محکمانہ کارروائی کرتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن سب انسپکٹروں اوران سے اوپر کے پولیس افسران کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی ہے، انکے نام لگائے گئے الزامات کی تفصیل، عہدہ، جگہ تعیناتی اورانکو بحال کرنے والی اتھارٹی کا نام بھی فراہم کیا جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) تفصیل فراہم کی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: ټھیک ده جی، بس۔

جناب سپیکر: بل څه سوال پکښے شته دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: نه ارشد عبدالله صاحب بنه سړے دے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال پکښے شته دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: نشته دے۔

جناب سپیکر: هاں جی، شکریه جی۔ نه زمونږه پولیس په دے وخت کښے کافی Busy او ډیر دغه کښے دے نو کوشش کوئ چه د Improvement کوشش اوکړئ، تنقید به پرے کم کم کوؤ چه حالات داسے دی چه په تش لاس تقریباً د دهشت گردئ او د دغه شکار دی، نو دا به زما درته هم یو ریکویسټ وی چه د Improvement چه پولیس ستاسو په نظر کښے څه بنه خبره راځی چه هغه تاسو زیات زور پرے ورکړئ۔ د ملک قاسم خان صاحب دا یو کوئسچن خو اوشو 399، یو دے ډیپارټمنټ ته دا وینا ده چه تش Tag ئے پرے لګولی دی، نمبرے ئے پرے نه دی لګیدلے چه داسے سوالونه بیا نه رالیږئ۔ جناب مفتی کفایت الله صاحب، سوال نمبر 441 جی۔

* 441 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایک عرصہ سے سوات میں قابل مذمت آپریشن جاری ہے جس میں بہت سے لوگ لقمہ اجل بن چکے ہیں اور حکومت کی 'رٹ' عملاً ختم ہوئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) کتنے مذکورہ آپریشن میں لقمہ اجل بن چکے ہیں؛

(2) ان میں کتنے سولین، سرکاری ملازمین اور فورسز کے ہیں؛

(3) حکومت نے ان ناگفتہ بہہ صورتحال سے نمٹنے کیلئے کیا تدابیر اختیار کی ہیں؟

وزیراعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ سوات میں ماہ جولائی 2007 سے فوجی آپریشن عسکریت پسندوں کے خلاف شروع ہو چکا ہے جو کہ تا حال جاری ہے۔

(ب) (1) آپریشن مذکورہ میں اب تک یعنی 2008-12-31 تک جمع شدہ اعداد و شمار کے مطابق لقمہ اجل بننے والے لوگ مندرجہ ذیل ہیں:

نوعیت	اموات	زخمی	لاپتہ
عام لوگ	783	1440	-
پولیس	69	290	-
ایف سی	41	50	02
سرکاری ملازمین	34	-	-

(2) اس کے علاوہ ماہ جنوری 2009 کے دوران کافی اموات واقع ہو چکی ہیں لیکن سرکاری سطح پر اس کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے کیونکہ متاثرہ علاقوں میں دن رات کو فیو رہتا ہے، نیز ریونیو اہلکاران دہشت گردوں کے خوف سے ان علاقوں میں نہیں جا سکتے۔

(3) اس کا جواب مجاز حکام دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: څه سپلیمنټری سوال شته دے جی؟

مفتی کفایت اللہ: په دیکښے دا سپلیمنټری دے چه کله ما دا سوال ورکړے وو جی نو هغه نور حالات وو او اوس جی نور حالات دی۔ دا سوال جی دومره تاخیر سره راغی چه بیا په هغے سوال کولو باندے مونږه شرمیږو۔

جناب سپیکر: دا اجلاس چه ډیره موده پس شی نو خامخا داسے وی۔

مفتی کفایت اللہ: نو هغه هم ده جی، دے سوال کښے هم لږ څه، نه پوهیږم چه چا ته درخواست اوکړمه؟

جناب سپیکر: نه، دا خو څو ځله مونږه اوکړو خوغټه خبره پکښے دا ده چه هغه جون کښے چرته اجلاس شوے وواو په زرګونو پراته دی۔

مفتی کفایت اللہ: خو شوے به وی۔ په دیکښے دوئ ما له کوم فګرز راکړی دی نو دا ده چه په دے مذکوره عرصه کښے 927 خلق مړه شوی دی حالانکه دا سے نه ده جی، خلق ډیر زیات مړه شوی دی نو زهٔ نه پوهیږمه چه زما د دے سوال په تاخیر باندے دا 'کنفیوژن' دے یا زهٔ نه پوهیږمه چه زهٔ څه اووایمه جی؟ او ارشد عبدالله صاحب دومره خوږ سړے دے نو سړے بار بار سوال هم نه شی کولے سر۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: د مفتی صاحب ډیر شکرګزار یو جی او د هغے نه مخکښے زمونږه بل ایم پی اے ملک قاسم صاحب، د هغوی هم شکرګزار یو چه هغوی ډیره مهربانی اوکړه۔ دا جی زاړه فګرز دی، د 31 دسمبر 2008 پورے دی جی دا، نو Obviously که دا زیات شوی وی خو بهرحال دغه مسئله ده چه فګرز پوره نه دی ملاؤ شوی خو که ستاسو خواهش وی جی نو زهٔ به پولیس ډیپارټمنټ نه ستاسو د پاره Latest figures راواخلمه انشاء الله۔

جناب سپیکر: ملک بادشاہ صالح صاحب۔ سوال نمبر 478۔ ملک بادشاہ صالح صاحب، موجود نہیں۔ د ملک بادشاه صالح صاحب دوباره بل کوئسچن دے 442، نشته۔ جناب عدنان وزیر صاحب، سوال نمبر 512، جی۔

* 512 _ جناب عدنان خان: کیاوزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ اضلاع میں ہر سال لائسنسوں کا اجراء محکمہ کرتا ہے;

(ب) آیایہ درست ہے کہ ضلعی مال خانوں سے اسلحہ کا اجراء ہوتا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) گزشتہ تین سالوں میں حکومت نے صوبے کے تمام اضلاع کے مال خانوں سے کتنا اسلحہ جاری کیا ہے، نیز جن کے نام اجراء کیا گیا ہے، ان کے نام، اسلحہ کا نام وقیمت کی تفصیل فراہم کی جائے:

(2) گزشتہ تین سالوں میں آل پاکستان اسلحہ لائسنس کا اجراء نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز اس ضمن میں صوبائی حکومت کو کتنے خسارے کا سامنا کرنا پڑا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>وزیراعلیٰ</u> (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت اس اسلحہ کی لائسنس کی اجراء کرتی ہے جس کو حکومت پاکستان نے منظوری دی ہے یعنی شارٹ گن اور پستول ہر قسم کی۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ ضلعی مال خانے سے وزیر اعلیٰ صاحب کی باقاعدہ منظوری سے اسلحے کا اجراء ہوتا ہے۔

(ج) (1) اس ضمن میں تفصیل فراہم کی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(2) حکومت پاکستان نے آل پاکستان اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی لگائی ہے اور جہاں تک اس خسارے کا تعلق ہے، اسکا کوئی صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کتنے لوگ آل پاکستان لائسنس کیلئے درخواستیں دیتے اگر پابندی نہ ہوتی۔

<u>جناب سپیکر:</u> څه سپلیمنټری سوال پکښے شته دے جی؟

<u>جناب عدنان خان:</u> ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، سپلیمنټری په دیکښے دا دے چه د آل پاکستان اسلحه لائسنس په اجراء باندے زما کوئسچن دے، دا نور خو ټهیک دے، په هغے باندے زۀ مطمئن یمه خو په دیکښے صرف اول به دا وو چه مونږه ته به لائسنس ایشو شو د ټول این ډبلیو ایف په لیول باندے، نو په هغے باندے به دلته بیا مونږ ته 'آل پاکستان سټیمپ' اولګیدو نو د هغے به مونږ نه ریونیو Collection کیدو نو اوس هغه سسټم بند شوے دے نو دلته کښے اوس هغه چه مونږ کوم لائسنسونه ایشو کړو، هغه آل پاکستان نه کیږی، نو ما د دے باره کښے جواب غوښتے وو، د هغے ما ته څه معقول جواب نه دے ملاؤ شوے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب، ٹریژری بنچز سے ـــــ

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ملک قاسم خان صاحب! تاسو ضمنی سوال کوئ؟

ملک قاسم خان خٹک: زما ضمنی سوال په دیکښے دا دے د دے منسٹر صاحب نه چه آیا وفاقی حکومت دا آل پاکستان لائسنسونه چه صوبه سرحد کښے به کیدل، هغوی بند کړی دیکښے، دا د صوبے خپله یوه فیصله ده؟ نو مونږه د دے وضاحت غواړو۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ اس میں اگر آپ کو یاد ہو، حاجی پرویز صاحب کا ایک کال اٹینشن نوٹس تھا اور اس وقت ہم نے 'ڈیبیٹ' میں بحث کی تھی اور اس وقت یہ Consensus تھا تو، چونکہ معین الدین حیدر صاحب کے ٹائم میں ایک قدغن لگایا گیا صوبائی حکومت پر 'آرمز آرڈیننس 1965' کے تحت، تو میں سر، یہ چاہونگا کہ اگر گورنمنٹ Agree کرے کہ آج ہم ایک قرارداد ڈرافٹ کر کے اس میں ایک جامع قسم کی Recommendations دے دیں اور صرف، کیونکہ آپ کو ملتے ہیں صرف جو شارٹ گن ہے اور پستول ہے، جو کہ آپ کے شارٹ رینج میں تو Effective ہے لیکن اسکے علاوہ نہیں ہے، تو جو 222 کا جو لائسنس تھا اور 223 کلاکوف اور آپکی جو یہ M-16 ہے، وہ بھی اس میں Cover ہوتی ہے، وہ پہلے صوبے کے پاس اختیار ہوتا تھا، معین الدین حیدر صاحب کے ٹائم سے یہ چیز ختم ہوئی ہے۔ اس میں ہم ایک ریزولیوشن لے آئیں گے تاکہ مرکز سے درخواست کریں اور عام آدمیوں کو بھی ریلیف مل جائے گی، سر۔

Mr. Speaker: Ji, Law Minister, on behalf of concerned Ministry.

وزیر قانون: زما په خیال ډیر ښه Suggestion راغے د گنډا پور صاحب د اړخ نه جی، بالکل We whole heartedly support it، ډیر ښه Suggestion هغوی ورکړو ځکه دا پابندی ده د آل پاکستان لائسنس ایشو کولو د پاره۔ نو ریزولیوشن به Move کړو او Legally که مونږه نور دا کیس سټډی کړو، ما خو مخکښے هم دوئ سره خبره کړے وه خو کارونه دومره زیات شی چه د ذهن نه مو اووتله، نو په دے لړ پخپله به هم کار اوکړو چه لاء ډیپارټمنټ کښے څه مشکلات دی او ریزولیوشن که پاس کیږی نو مونږ ته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا د مرکز نه بند شوی دی؟

وزیر قانون: او جی د مرکز نه بند شوی دی۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی پرویز خان، پرویز احمد خان۔

جناب پرویز احمد خان: په دیکښې ما مخکښې دغه کړے وو خو د دے د پاره تاسو مهربانی او کړئ چه دا هاؤس د مکمل د دے دغه ورکړی او څنګه چه زما ورور ګنډاپور صاحب اووئیل چه د یو قرارداد شکل کښې دا مونږه پیش کوؤ ولے چه زمونږه ډیره زیاته ریونیو د دے سره Suffer شوے ده۔ مخکښې به دا کیدل د هوم ډیپارټمنټ نه، زمونږه سیکریټ کښې د لائسنسونو اجراء به کیده، اوس مونږه ته ډیر زیات تکلیف دے نو یو خو د ریونیو سائډ باندے زمونږه صوبه په هغے باندے دغه شوے ده نو دا مهربانی اوکړئ چه په دے باندے خصوصی توجه ورکړئ۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: محمد ظاہر شاہ خان، سوال نمبر 535، جی۔

* 535 _ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیاوزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں پولیس کے تھانے اور چوکیاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تھانوں اور چوکیوں میں پولیس اہلکار موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ سٹاف کی تفصیل فراہم کی جائے، موجودہ نفری ضلع کی ضرورت کیلئے کافی ہے، اگر نہیں تو آیا حکومت اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں پولیس نفری کی تفصیل ذیل ہے:

نام تھانہ / چوکی	انسپکٹر	سب انسپکٹر	اے ایس آئی	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل
تھانہ الپوری	1	2	2	3	27
تھانہ بشام	1	0	2	2	29
تھانہ الوچ	0	2	2	4	23
تھانہ چکیسر	0	1	1	5	23
مارتونگ (عارضی)	0	1	1	5	14

ٹوٹل نفری تھانہ	2	6	8	19	116
چوکی کروڑہ،الپوریٔ	0	0	2	1	15
چوکی ولندر(عارضی)الپوریٔ	0	1	1	2	9
ٹوٹل نفری چوکیات	0	1	3	3	24
کل ٹوٹل	2	7	11	22	140

موجودہ نفری ضلع کی ضرورت کیلئے کافی نہیں ہے،البتہ نفری کی کمی کو پورا کرنے کیلئے اقدامات زیر غور ہیں۔

جناب سپیکر: جی څه سپلیمنټری سوال شته؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جی، جی۔ 'سوری' انہوں نے جو فگرز دیئے ہیں کہ شانگلہ میں 140 کانسٹیبل اور 22 ہیڈ کانسٹیبل ہیں سر، یہ تعداد، شانگلہ تو سر، یہ جو تعداد ہے، یہ جو تعداد ہے شانگلہ کے ضلع کی نسبت بہت کم ہے۔اس سلسلے میں حکومت نے وہاں پر سپیشل پولیس فورس رکھی ہوئی ہے اور میرے خیال میں وہ بہت کامیاب فورس ہے اور انکی کارکردگی بہت اچھی ہے۔ جو نئ فورس، سپیشل پولیس فورس حکومت نے منظور کی تو میرا ان سے یہ سوال ہے اور تجویز ہے کہ اس فورس کو بھی کم از کم جو سپیشل جو دو سال کیلئے ہے، اس کو 'ڈبل' کیا جائے تاکہ وہاں پر جو حالات ہیں شانگلہ کے، ابھی پرسوں جو ایک بڑا دھماکہ ہوا اور جس میں بہت سے لوگ مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے، تو کم از کم اس سے جرائم پر قابو پانے میں آسانی ہوگی، تو یہ صحیح طریقہ کار کہ پولیس فورس بڑھانے کا کب تک اقدام کر رہی ہے اور کم از کم یہ پولیس فورس، اس کو کب تک حکومت کو حوالہ کرنے کا پروگرام ہے یا کہ نہیں؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریه جناب سپیکر، زۂ د وزیر صاحب توجه غواړمه. دا چه کله د پولیس تنخواګانو کښے اضافه شوے وه او دا 'ډبل' شوے وه نو دا یو ډیر ښه قدم وو جی لیکن دلته چه کوم هغه امدادی سټاف دے، کوم ته مونږه کلرک وایو، کوم ته مونږ رجسټرار وایو یا دا نائب قاصد دے، نو د هغوی په تنخواه کښے اضافه او نه شوه نو دا خو جی یو محکمه ده نو چه د هغوی په تنخواه کښے هم اضافه اوشی۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ ترند صاحب۔

جناب تاج محمد خان ترند: شکریه جناب سپیکر، دا مسئله زمونږه ښګرام کښې هم ده۔ د پولیس نفری هلته کښې ډیره کمه ده او زما په خیال ټولې صوبې کښې د ټولو نه کمه نفری چه ده نو هغه د ښګرام ده جی او د دې نه مخکښې زمونږه نورو ممبرانو صاحبانو هم خبرې اوکړې جی نو زۀ دا ګزارش کومه چه څو پورې هغه نفری نه ده پوره شوې نو د ښګرام کسان چه دی نو هغه د په نورو ضلعو کښې نه لګوی جی او زمونږه چه کوم د نفرئ کمې دې نو هغه د پوره کړی جی۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جناب سپیکر، اګرچه سوال خو د شانګلې د پاره شوې دې خو زمونږه کرک چه کله نه ضلع جوړه شوې ده، هغه نفری ډیره کمه ده نو مونږه د باؤنډری لحاظ سره د قبائلو په باؤنډری باندې یو، سخت ضرورت دې که زمونږه نفری ښه، 'ډبل' شی نو ډیره شکریه به وی۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی عطیف الرحمان خان، پلیز۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مننه، سپیکر صاحب۔ څنګه چه زمونږه دې ملګرو د پولیس په حواله سره خبرې اوکړې، واقعی خبره دا ده چه زمونږه په پیښور کښې ټوله صوبه وه چه آباده ده او دلته کښې د پولیس فورس ډیر زیات کمې دې۔ تاسو ته معلومه ده، زمونږه په دې علاقې هم داسې تهانړې شته چه هغوی د کرایه په بلډنګونو کښې تهانړې جوړې کړې دی او نفریانې پکښې بیخی نشته دې، نو مونږه دا هم ګزارش کوؤ چه کوموځایونو کښې تهانړې نشته نو پکار دا ده چه د هغوی د پاره د سرکاری ځایونه واغستلې شی او تهانړې د جوړې شی او په کوم ځائې کښې چه د نفرئ کمې دې نو په هغه ځائې کښې د نفرئ د اضافه کیدو، زیاتوالې د اوشی جی۔

جناب سپیکر: جی وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر صاحب، میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبے کے جن جن اضلاع میں پولیس نفری کی تعداد کم ہے تو جتنی جلدی ہو سکے، اس کمی کو پورا کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، آپکی وساطت سے حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ جتنا بھی ہو سکے، جتنی بھی Shortage ہے تو اسکو پورا کیا جائے بلکہ نمبر بھی بڑھایا جائے تاکہ یہ معاملات کنٹرول ہو سکے۔ بہت شکریہ، مہربانی سر۔

جناب سپیکر: جی اور تو نہیں؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! او د ریږئ په دے پسے۔ اکرم خان درانی صاحب کا مائیک آن کریں۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، حقیقت دا دے په دے حالاتو کښې زمونږه پولیس چه کوم کار کوی، ډیر زیات تکلیف دے نو هغه قابل تحسین دے او په دیکښې هیڅ شک نشته جی چه دلته د فورس ډیره زیاته کمی ده۔ په هغه وختونو کښې هم چه دومره حالات سنګین نه وو نو ګیاره هزار څه د پاسه کسان مونږه بهرتی کړی وو او دا زما خیال دے د سن 47ء نه بعد په پولیس کښې یوه غټه اضافه وه۔ اوس په اخبارنو کښې خو راغی چه ګیاره هزار مونږه بهرتی کوؤ، ساړهے چه هزار د مالاکنډ د پاره دی او باقی د ټولے صوبے د پاره دی خو دا ګیاره هزار ډیر ناکافی دی د دے حالاتو مطابق، نو په دیکښې زما خیال دے جی دا ټول ایوان په دے باندے متفق دے، په دیکښې دویمه رائے نشته چه دا د ګیاره هزار په ځائے باندے، چه چرته کښې امن وی نو بیا به ډیویلپمنټ کیږی چه امن نه وی نو ستاسو د صوبے ترقی نه شی کیدے او امن چه دے، هغه د دے سره تړلے دے چه دلته کښې مونږه خپل فورس ته مکمل اسلحه واخلو، د هغوی چه څه ضروریات دی، اول هغه مونږه پوره کړو، نو زما به دا تجویز وی چه که چرته ګورنمنټ دا د ګیاره هزار په ځائے باندے بائیس هزار کړی او په هغے کښې دوئ او ګوری چه په کومه ضلع کښې څومره کمی ده او څومره د جرائم ریشو ده نو په هغے باندے-----

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! ایک ریکویسٹ ہے کہ آپکا انتظامی تجربہ کافی رہا ہے، کوئی حل، کوئی تجویز، فنانسز کا بھی وہ کریں کہ یہ کیسے Meet کریں گے؟

قائد حزب اختلاف: میرے خیال جی یہاں پر ابھی جو ضرورت ہے، ہمیشہ ڈیویلپمنٹ کی بھی اتنی شدت سے ضرورت ہے لیکن ابھی چونکہ ہمارا صوبہ بالکل تباہ ہو رہا ہے، باہر کا کوئی امدادی ڈونر بھی یہاں پر ڈیویلپمنٹل کام کیلئے نہیں آرہا ہے، تو میرے خیال میں ڈیویلپمنٹل پر کٹ لگا کر سب سے پہلے سکیورٹی کا انتظام کیا جائے۔ جب آپکی سکیورٹی ٹھیک ہو گی تو اسکے بعد ہی آپکا ڈیویلپمنٹل بھی ہو گا تو اس کیلئے بھی ہم اگر یہاں سے مشترکہ، میرے خیال میں سب سیاسی پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز بھی ہیں، ابھی فیڈرل گورنمنٹ کے پاس بھی اس صوبے کی ایک مشترکہ Delegation آپ سمجھتے ہیں کہ پرائم منسٹر کے پاس جا کر درخواست کرے کہ ان حالات میں پاکستان کو جتنی بھی امداد آئی ہے، خواہ وہ پانچ بلین ڈالرز ہیں یا اسکے علاوہ یوروہیں، وہ دہشت گردی کے نام پر آرہے ہیں اور دہشت گردی پورے صوبہ سرحد اور قبائلی علاقہ کو لپیٹ میں لے آئی ہے تو یہ ہم بھی کر سکتے ہیں کہ اپنے Source کو کاٹ کر کے پولیس میں اضافہ کر لیں اور دوسرا یہ ہے کہ مرکزی حکومت پر بھی ہم پریشر ڈال کر کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور اگر گیارہ ہزار ہیں تو میرے خیال میں یہ تو بالکل ناکافی ہیں اور اس میں بھی اتنی دیر ہو رہی ہے کہ اخبارات میں تو آرہا ہے لیکن عملاً ابھی بھرتیاں شروع نہیں ہیں، تو میری گزارش یہ ہو گی کہ ہم وفاقی گورنمنٹ سے بھی ایک ریکویسٹ کر لیں یا آج قرارداد کا دن ہے، ایک قرارداد اسی موضوع پر بھی لائیں کہ پوری اسمبلی فیڈرل گورنمنٹ سے یہی گزارش کر رہی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کرے اور ہم اگر بائیس ہزار پولیس یہاں پر بھرتی کریں تو تھوڑا سا، ہر ایک ضلع کو اس میں میرے خیال میں کچھ تعداد مل جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ کوسچن لمبا ہوتا جا رہا ہے لیکن درانی صاحب کی یہ تجویز جو ہے وفاقی حکومت سے، رحیم داد صاحب، آپ کچھ بتا سکیں گے کہ کچھ پولیس کیلئے سپیشل پیکیج آیا ہے کہ نہیں؟ بشیر بلور صاحب! آپ جی، پولیس کیلئے کوئی سپیشل پیکیج آیا ہے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، جب پرائم منسٹر صاحب یہاں تشریف لائے تھے تو ہم نے ان سے پوری ڈیٹیل سے بات کی تھی، ہم نے انکو بتایا تھا کہ ہمیں چوبیس بلین روپے چاہیئے پولیس کیلئے، ایف سی کیلئے، فرنٹیئر کنسٹبلری کیلئے اور جو سوات میں ہم نے تھانے زیادہ بنانے ہیں، ان کیلئے اور پولیس کیلئے، اور وہاں جو ہم نے لوکل پولیس بنائی ہے تو ہمیں چھ بلین روپے Already فیڈرل گورنمنٹ نے دے دیئے ہیں اور باقی انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہم دو سال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چھ بلین مل گئے ہیں؟
سینیئر وزیر (بلدیات): اس چھ چھ مہینے میں، ہاں چھ بلین مل گئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ چھ چھ مہینے کے بعد ہم آپکو چھ چھ بلین روپے دیتے رہیں گے اور انشاء اللہ دو سال میں ہمیں چوبیس بلین روپے آئیں گے جس کیلئے ہم مکمل طور پر اس پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔
جناب سپیکر: تو انکی جو تجویز ہے نفری ڈبل کرنے کی۔۔۔۔۔
سینیئر وزیر (منصوبہ بندی):   چار اقساط میں ملیں گے۔
جناب سپیکر: جی رحیم داد خان! آپ بتائیں۔
سینیئر وزیر (منصوبہ بندی):   چار اقساط میں ملیں گے۔
سینیئر وزیر (بلدیات):   چار اقساط میں ملیں گے، چھ چھ ارب روپے چار اقساط میں ملیں گے، چوبیس ارب روپے ملیں گے۔
جناب سپیکر: چوبیس ارب۔ جی درانی صاحب! آپ۔
قائد حزب اختلاف: چونکہ چوبیس ارب روپے، تو میرے خیال میں یکمشت وہ بھرتی جو کروا رہے ہیں، گیارہ ہزار نہ کریں، وہ تقریباً بائیس ہزار، چونکہ اسکے نو مہینے تو ٹریننگ پر لگ جائیں گے، تو ابھی ہم تو یہی سمجھ رہے تھے کہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں، اگر صوبائی گورنمنٹ کا اطمینان ہے کہ ہمارے پاس فنڈز Available ہیں اور اس میں کوئی تکلیف نہیں ہے تو میرے خیال میں وہ بجائے یہ کہ گیارہ ہزار پانچ سو بھرتی کر رہے ہیں، وہ بائیس ہزار یا پچیس ہزار بھرتی کریں کیونکہ ٹریننگ کا جو وقت ہے۔۔۔۔۔
سینیئر وزیر (بلدیات): ہم اس کیلئے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔
سینیئر وزیر (بلدیات): ان کی بات کا، میری عرض ہے کہ ہم نے وہاں پہ جو ریٹائرڈ فوجی ہیں، تقریباً ڈھائی ہزار ریٹائرڈ فوجی ہم نے ملاکنڈ کیلئے بھرتی کئے ہیں۔ ملاکنڈ میں ہم نے یہ فیصلہ کیا، ہمارے ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہیں، ہر یونین کونسل میں ان کے پچاس پچاس آدمی ہم نے اپوائنٹ کرنے ہیں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: یہ درانی صاحب کا مائیک فی الحال 'آف' کریں، پھر اگر ضرورت پڑی تو پھر 'آن' کر دینگے۔ جی!

سینیئر وزیر (بلدیات): پولیس میں وہاں ہر یونین کونسل میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہاں پہ پچاس پچاس لوگ، وہاں کے ہم نامزد کریں گے جن کو تنخواہ پولیس کے حساب سے دی جائیگی۔ اگر وہ اس قابل ہوئے تو دو سال کے بعد ان کو Automatically پولیس سروس مل جائیگی۔ ہم جو یہ ڈیمانڈ کر رہے ہیں، یہ علیحدہ ہے اور وہ جو ملا کنڈ والا ہے، وہ علیحدہ ہے۔ اگر آپ حساب کریں تو یہ بیس ہزار سے زیادہ لوگ بھرتی کر رہے ہیں ہم۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! ان کے بعد۔ جی درانی صاحب! اگر یہ۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: بشیر بلور صاحب نے جو بات کی ہے، میرے خیال میں جو عارضی بھرتی ہے، وہ نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ ایسے حالات میں لوگ پھر کچھ فائدہ بھی لیتے ہیں اپنے صوبے کے عوام کیلئے، چونکہ ابھی پوری وفاقی گورنمنٹ بھی اس سے انکار نہیں کر رہی ہے تو اگر ان حالات میں ہم وقتی ضرورت پر عارضی لوگوں کو رکھیں گے اور دوبارہ پھر ان کو نکالیں گے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ بھی زیادتی ہوگی، جو تکلیف کے وقت میں آپ ان کو رکھیں گے اور جب۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ میری بات نہیں سمجھ سکے۔۔۔۔

قائد حب اختلاف: آپ میری عرض سنیں۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اب ہم نے جو فوجی بھرتی کرنے ہیں، وہ اسلئے کرنے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ خیر ہے ان کو ذرا بولنے دیں۔ میں آپ کو موقع دونگا، پورا جواب آپ دیں گے۔

قائد حزب اختلاف: میں بشیر صاحب کی بات کو سمجھ گیا ہوں کہ چونکہ وہ 'ٹرینڈ' لوگ ہیں، اسلئے ہم لے رہے ہیں، ٹریننگ میں کمی ہے لیکن اگر آپ اسی تعداد میں ان کو لے رہے ہیں جو کہ آپ کی ضرورت ہے، پھر بعد میں یہ Permanent نہیں ہونگے تو پھر دوبارہ آپ کو ضرورت پڑے گی۔ ابھی یہ ہے کہ اس وقت جب پرائم منسٹر صاحب آئے تھے، یقیناً صوبائی گورنمنٹ نے ان کے سامنے کچھ بات رکھی تھی لیکن اخبارات میں جو ہم نے دیکھا تو انہوں نے کہا تھا کہ آپ مجھے پہلا حساب دیں کہ اس حساب میں آپ لوگوں نے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

قائد حزب اختلاف: اخبار میں ہم نے دیکھا کیونکہ موقع پر ہم نہیں تھے، "صرف لاٹھیاں تو نہیں خریدیں"، اس طرح بات بھی میرے خیال میں اخبار میں آئی تھی کہ اس میں صرف 'لاٹھی' کا ذکر تھا، تو ہم تو چاہتے ہیں کہ چونکہ یہاں پر پوری صوبائی اسمبلی کے ممبران گورنمنٹ کے ساتھ ہیں تو اس دوران اس سے بھرپور فائدہ لیکر اگر ہم وفاقی گورنمنٹ پہ اور بھی پریشر ڈالیں اور ان کے پاس اگر چھ ارب ہیں اور چھ مہینے میں اور بھی آرہے ہیں تو پھر تو ہماری ان سے درخواست ہے کہ وہ بجائے اس کے کہ گیارہ ہزار، تو جتنی بھی صوبے کی ضرورت ہے، ممبران اسمبلی نے بات کی تو اسی تعداد پہ میرے خیال میں فوری طور پہ بھرتی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ځنګه چه دوئ اوفرمائیل، ما هم دا خبره کوله چه مونږ دا فوجیان صرف دے د پاره اغستی دی چه هغوی 'ټرینډ' دی او چه مونږ نوے بھرتی کوؤ نو هغوی ته شپږ میاشتے بیا په ټریننګ به لګی نو مونږ ته هلته Immediately خلق پکار وو، په دے وجه باندے مو هغه اغستی دی۔ ځنګه چه دوئ خبره اوکړله نو مونږ له به ورسره ورسره پیسے راځی نو انشاءالله مونږ به دا پولیس Increase کوؤ او دا لاء اینډ آرډر سچویشن چه ځنګه دے صوبه کښے دے، مونږ ته علم دے، انشاء الله مونږ به زیات نه زیات خلق اخلو۔ زمونږه د ټولو نه لویه مسئله خو د سیکیورټی ده، چه سیکیورټی وی نو هر څه کار به وی، بزنس به هم وی، خلق به پیسے هم راوړی او بهر نه خلق به هم راځی او کار به کوی، نو دے د پاره مونږ Fully دے باندے کار کوؤ لګیا یو او تسلی ورکوؤ چه انشاء الله مونږ به دا پولیس نور هم زیاتوؤ۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر، زۀ جی په دیکښے یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: سوال جی دغه دے پکښے۔ جی پرویز احمد خان صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں بھی اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی آپ کو موقع مل رہا ہے جی۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر، ډیره ښه خبره اوشوه، د دوئ تعداد بړهاویدل پکار دی۔ دے دوران کښے دومره اهتمام پکار دے چه چرته د تهانړو بلډنګونه نشته، بعض تهانړے په 2008 کښے منظورے شوی دی او د هغے د عمارتونو

هیڅ خیال نشته چه یره دوئ به چرته اوسیږی؟ جناب والا، د فیډرل گورنمنټ سره زمونږه دا خبره اوکړئ چه د دے د مکمل انتظام اوشی۔ داسے چوکیانے دی چه نن هم په تهانړو کښے پینځه پینځه، شپږ شپږ کسان دی نو لهذا په یونین کونسل باندے د یو تهانړه مقرر کړے شی، هغے له د مکمل نفری ورکړے شی په ټوله صوبه کښ، هله به دا شے Cover کیږی۔ Last ADP کښے زما کلی کښے تهانړه منظوره شوے ده، په مصری بانډه کښے، تر اوسه پورے چا تپوس نه دے کړے چه د دے به څه انتظام وی؟ کله چوکئ والا د یو په حجره کښ ناست وی، کله د بل په حجره کښے ناست وی نو مهربانی اوکړئ دے د پاره مکمل منصوبه بندی پکار ده۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much. جناب سپیکر، یہ چونکہ ضمنی سوال ذرا بہت لمبا ہو گیا ہے، جو وجیہہ الزمان صاحب نے بات کی، میں صرف اس کو بڑھاؤں گا اور چونکہ بشیر بلور صاحب نے یہاں ایک بات کی اور بڑی Encouraging statement آئی ہے۔ میری سر، یہ Concern ہے کہ ابھی ہم نے ہاؤس میں ڈسکس کیا تھا کہ جب یہ ٹرانسفرز/پوسٹنگز ہوتی ہیں تو تمام ڈسٹرکٹس کے، کفایت اللہ صاحب نے بھی جو رونا رویا تھا کہ ہزارہ کے لوگوں کو بھی سوات میں ٹرانسفر کیا گیا ہے، یہ ٹرانسفر/پوسٹنگ حق ہے، یہ جو فورس بنا رہے ہیں 'ایکس آرمی سروس مین' کی، وہ بھی اور جو دوسری اپوائنٹمنٹس ہو رہی ہیں تو جناب، ہم چاہیں گے کہ پھر تمام ڈسٹرکٹس کیلئے ایک یونیفارم پالیسی ہونی چاہیئے۔ یہ بہت اچھی بات ہے فیڈرل گورنمنٹ اگر پیسہ دے رہی ہے اور جو پہلے کی ہماری Requirement ہے اپنے پولیس سٹیشنز کی، وہ بھی پوری کی جائے اور ایک یونیفارم پالیسی بنائی جائے جس میں سارے صوبے کے لوگوں کو شامل کیا جائے اور اگر یہ کوئی ایک دوسری فورس ملاکنڈ کیلئے بنا رہے ہیں، اگر وہ کسی خاص مقصد کیلئے ملاکنڈ کے لوگوں کو شامل کریں تو ہم اس کو سپورٹ کریں گے لیکن اگر Peshawar based کوئی Ex-service men کی کوئی ایسی فورس بنا رہے ہیں جو ابھی بلور صاحب نے کہا تو یقیناً اس میں معاملہ ہوگا، تو پھر ایک یونیفارم پالیسی بنائی جائے تاکہ تمام ڈسٹرکٹس کو اس میں حصہ دیا جائے، جناب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان۔ ثاقب خان چمکنی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا سوال ډیر اوږد شو خو چونکه د لاء اینډ آرډر سره تعلق لری۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما جی یو سپلیمنټری کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: مختصر، مختصر پرے اووایئ چه بشیر بلور صاحب بیا جواب د رکړی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، هر یو ملګرے چه دلته ناست دے، هغه خبره کوی او حکومت ئے هم منی او هغوی خپل کوششونه هم کوی لګیا دی چه نفری زیاته شی خو سر، هلته ټریننګ باندے هم ټائم لګی، بیا چه تاسو هم دغسے نفری زیاتوئ نو په هغے باندے Financial burden دومره زیات دے چه زما خیال نه دے چه مونږه هغه ټول به Accommodate هم کړو۔ سر، په دیکښے مونږ ته دوه درے ځله یو آئیډیا مخامخ شوے ده، په هغے کښے ګورنر صاحب سره چه کوم زمونږه میټنګ یو ځل شوے وو، په هغے کښے د پیښور ښار ایم پی اے ګان هم موجود وو، هغے کښے یو Concept وو جی چه ملیشیا چه ده د لوکل خلقو نه Minimum wages باندے Contract basis باندے د واخلی جی، لوکل ملیشیا د جوړه شی جی او هغه د د پولیس لاندے کار کوی او هغوی د پاره د یو 'کریش پروګرام' اوشی چه د میاشت ټریننګ د ورکړے شی او هغه As a local Militia د کار کوی۔ زما سوال دا دے چه آیا دا Concept د حکومت زیر غور دے که نه دے او که نه دے نو دوئ ئے زیر غور راولی که نه راولی؟ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی جناب حیدر علی خان۔ لږ مختصر مختصر وایئ چه دا، صرف کوئسچن غوندے کوئ جی۔

ډاکټر حیدر علی: ډیره مننه۔ سپیکر صاحب، د لاء اینډ آرډر په حواله، د سکیورټی په مسئله باندے زۀ ضمنی سوال د پولیس د بهرتئ په ضمن کښے کوم۔ صوبائی حکومت ډیر ټهوس اقدامات په دے سلسله کښے اغستی دی او خصوصاً په ملاکنډ ډویژن کښے چه کوم Security Lapse یا Gap وو، هغه خو کافی حده پورے Fill شوے دے خو په دیکښے زما سوال دا دے چه مونږ ته کوم Initially د

دے 'سپیشل پولیس فورس' یا د 'کمیونٹی پولیس فورس' په حواله باندے وئیلے شوی وو چه دا به 'ویلج ڈیفنس' کښے کار کوی او د دوئ ډیوټی به د کلی حده پورے وی، اوس دا سے رپورٹ راځی چه هلته کښے هغه 'کمیونٹی پولیس' چه دی، هغوی نه د ریگولر پولیس ډیوټی اغستے کیږی۔ دویمه خبره دا ده چه تراوسه پورے هغوی ته اسلحه نه ده ملاؤ، په ډیرو ځایونو کښے هغه پولیس په بازارونو کښے ولاړ دی او د ټوپک په ځائے ورسره لوړے دی نو خلق ورپورے یو قسم له مذاق هم کوی نو فوری طور زما دا ریکویسټ دے صوبائی حکومت ته او زمونږ مشر ته چه په دے دواړو خبرو د غور اوکړے شی او که فرض کړه دا پالیسی بدله شوے وی او دوئ د ریگولر پولیس ډیوټی کوی نو زما تجویز دے چه بیا د 'ویلج ډیفنس' د پاره، په ویلج کښے ډیفنس او 'پیس کمیټو' د پاره د۔۔۔۔۔

<u>جناب محمود عالم</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: محمود عالم صاحب۔ محمود عالم صاحب! مختصر جی، Wind up کرتے ہیں۔

<u>جناب محمود عالم</u>: جناب سپیکر، بہت مہربانی۔ بڑے عرصے کے بعد آپ نے ہمیں ٹائم دیا اور میں بڑے عرصے کے بعد آیا ہوں اسمبلی میں، کل میں حاضر ہوا تھا، آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ (تالیاں) توجناب سپیکر صاحب، یہ پولیس کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ملک قاسم خان صاحب! د دے جواب تۀ ورکړه۔

<u>جناب محمود عالم</u>: پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں یہ بہت بڑی خوشی ہے کہ اگر صوبائی گورنمنٹ گیارہ ہزار پولیس کو بھرتی کر رہی ہے تو یہ ایک بہت بڑا کریڈٹ بھی ہے ہمارے لئے اور اس کے علاوہ ایک قسم کا ہمارے صوبے سے جو پسماندگی ہے، جو بے روزگاری ہے، یہ ختم ہو جائیگی اور اس کے علاوہ جو ہمارے اپوزیشن لیڈر اکرم درانی صاحب نے کہا ہے کہ گیارہ ہزار کی بجائے بائیس ہزار کو لگایا جائے، اگر مطلب Possible ہے تو میں بھی یہ کہونگا کہ اگر یہ بائیس ہزار بھرتی کئے جائیں تو میرے خیال میں ہمارے کوہستان سے، ہمارے صوبے سے جتنے بے روزگار ہیں، یہ سب بے روزگاری ختم ہو جائیگی اور یہ ہمارے لئے ایک قسم کی آئندہ کیلئے ہمارے لئے کریڈٹ کی بات ہے اور تیسری بات میں یہ کہونگا سپیکر صاحب، ہمارا کوہستان سوات اور شانگلہ کے قریب پڑتا ہے، ان کے قریب پڑنے کی وجہ سے جو دہشت گردی

سوات میں یا شانگلہ میں ہو رہی ہے، اس کا اثر ہمارے کوہستان پر بھی پڑ رہا ہے، تو ہمارا کوہستان کا ضلع جو ہے، اس کے بارڈرز آگے شمالی علاقہ جات سے ملے ہوئے ہیں، ناردرن ایریاز کے ساتھ اس کے بارڈرز ملے ہوئے ہیں اور اس طرف سے سوات کے بارڈرز مل رہے ہیں تو کوہستان صوبہ سرحد میں دوسرے نمبر پہ بڑا ضلع ہے اور یہاں جو پولیس کی بھرتیاں ہوئی ہیں، تو کوہستان میں پولیس کی جو بھرتیاں، کوہستان میں پولیس کی بہت زیادہ اشد ضرورت ہے کیونکہ ابھی 'پولیس فورس' وہاں پہ بہت کم ہے تو ابھی جو 'ایلیٹ فورس' کا جو کورس کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہاں بھی بڑھنا چاہیئے۔

جناب محمود عالم: جی ایک منٹ، 'ایلیٹ فورس' کیلئے پولیس بھیجی جا رہی ہے، میں اتنی ریکویسٹ کرونگا سپیکر صاحب، کہ جو 'ایلیٹ فورس' کے کورس کے بعد اگر ہمارے کوہستان کی پولیس کو کوہستان ہی میں رکھا جائے کیونکہ کوہستان میں پولیس کی کمی ہے، وہاں مطلب پولیس بہت کم ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمود عالم: کیونکہ ہمارے ضلع کے اندر جب کوئی ایمرجنسی نافذ ہوتی ہے یا کوئی ہنگامی حالات ہوتے ہیں، اس وقت پولیس باہر سے منگوانی پڑتی ہے تو یہ میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ 'ایلیٹ فورس' کے کورس کے بعد چوبیس ضلعوں سے 'ایلیٹ فورس' کیلئے پولیس کو منگوایا جائے جس میں کوہستان بھی شامل ہے۔ میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ 'ایلیٹ فورس' کا کورس بے شک کیا جائے لیکن اس کے بعد ہمارے کوہستان کی جو پولیس ہے، اس کو کوہستان ہی میں رہنے دیا جائے۔ یہ آپ سے ریکویسٹ ہے کیونکہ کوہستان میں پولیس کی کمی ہے اور ہنگامی حالات میں، ایمرجنسی میں ہمیں وہاں ضرورت ہوتی ہے۔ میں یہ۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی، ملک قاسم خان۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، مفتی کفایت۔ ډیر اوږد شو کنه۔ اس میں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: میں اپنے، اس کو ختم کرنا چاہیئے سپیکر صاحب، یہ مولانا محمود عالم صاحب نے ایک بات کی ہے کہ کوہستان کے لوگ کوہستان میں رہ جائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: تو ہمارے ہاں بہت زیادہ ڈی ایس پیز ہیں کوہستان کے، سپیکر صاحب، سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا کوئسچن خو دومرہ لوے شو، دا ٹائم اوکوری، 'کوئسچنز آور' خو ختم شو۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ کوئسچن ہے، اس کو اگر رول 40 کے تحت نوٹس دیں اور ڈسکشن کریں تو علیحدہ بات ہے، یہ تو ضمنی سوال ہوتا ہے، ضمنی سوال کریں اور جواب دیں، یہ تو پورا ہاؤس ڈسکس کر رہا ہے۔ یہ تو ڈسکشن کیلئے نہیں ہے، یہ تو کوئسچن ہے اور 'کوئسچنز آور' بھی تقریباً ایک گھنٹے تک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل میں جی۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ایک گھنٹے میں اگر ایک کوئسچن پر اتنی بحث ہو تو باقی کوئسچنز کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر: میں معزز اراکین کی علاقائی ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے کبھی کبھی موقع زیادہ دینے کی کوشش کرتا ہوں اور یہ پورے صوبے سے تعلق رکھتا ہے تو۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ، چلو شکر ہے آپ تو خوش ہو گئے تھوڑے سے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! دا ضروری ایشو دہ۔ دا بشیر بلور صاحب، حکومت نہ سوال بہ کوؤ جی، درانی صاحب د 'ڈبل' کولو خبرہ اوکڑہ، آیا د دومرہ نفرئ د ٹریننگ بندوبست مونږ سرہ شتہ چہ دیرش زرہ یا شلویښت زرہ یا پنځوس زرہ بہ مونږہ Train کړے شو؟ او تا څہ وئیل غوښتل عبد الاکبر خان! کہ نہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ نہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، تا سو جی دا Wind up اوکړئ جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! د ټولو نه مخکښې خو دا عرض کوم چه زمونږه دا پولیس چه کوم مونږه بهرتی کوؤ، د لاء اینډ آرډر سیچویشن د پاره۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا لږ Seriously واورئ جی، دا Policy matter دے، د ګورنمنټ د طرف نه چه څه کیږی د دے د پاره۔

سینئیر وزیر (بلدیات): د لاء اینډ آرډر سیچویشن د پاره یو دا چه کوم مونږ باندے دا وخت تیریږی، دا خو Insurgency ده، د دے د پا ره خو Train شوی نه دی، دا پولیس والا چه دوئ کوم شهادتونه او پولیس چه کوم کردار ادا کړے دے دے صوبه کښے، خپل ځانونو باندے هغوی پروا نه ده کړے او د خپلے علاقے خلقو د پاره هغوی جدوجهد کړے دے۔ مونږ له پکار دی چه د هغے Appreciation هم اوکړواو بیا دا وایم، بالکل دے هاؤس سره Agree کوم چه چرته د پولیس ضرورت وی، مونږ وایو چه مونږ سره وسائل شته خو دا خبره د ټریننګ ده، ټریننګ کښے شپږ میاشتے لګی نو په دے وجه باندے، او مونږ سره تاسو ته پته ده یو هنګو کالج دے، داسے د ټریننګ مونږ سره نور انسټی ټیوشنز هم نشته۔ انشاء الله زۀ ورته تسلی ورکوم چه چرته دا زمونږه محمود عالم صاحب چه خبره اوکړه یا ثاقب خان خبره اوکړه یا ډاکټر حیدر خان خبره اوکړه، انشاءالله دا کوم دوئ وائی چه مونږ سره هلته اسلحه نشته او ټوپکے نشته او لوړے مو اغستی دی، انشاءالله مونږ دوئ ته ټوپکے به هم ورکوؤ، مونږ د دوئ 'پولیس فور' به هم زیاتوؤ، مونږ لاء اینډ آرډر سیچویشن باندے، ما تاسو ته عرض اوکړو چوبیس بلین روپئ به خرچ کوؤ۔ زما خیال دے دومره 'اماؤنټ' چرته د پاکستان تاریخ کښے دے صوبے ته نه دے راغلے۔ (تالیاں) نو انشاءالله مونږ به مکمل طور کوشش کوؤ چه مونږ د لاء اینډ آرډر سچویشن کنټرول کړو۔ څنګه چه ما مخکښے عرض اوکړو چه کوم وخته پورے لاء اینډ آرډر سیچویشن ټهیک نه وی نو دے صوبه کښے نه څوک 'انوسټمنټ' کولے شی او نه څوک راځی او نه څوک، نو په دے وجه، ولے زۀ دوئ ته دا تسلی ورکوم چه دا ګیاره هزار اوس دی، دا 'پراسس' کښے دی، دا یو دم پنځوس زره کسان څنګه اناؤنس کړو؟ چه

مونږ ته چرته چرته ضرورت وی، انشاء اللہ زیات نه زیات خلق به پولیس کښې اخلو او تهانړے خو ما تاسو ته عرض اوکړو، مونږ خو ملاکنډ ډویژن او خاصکر سوات کښې تقریباً د Double او Triple تهانړو اعلان اوکړو چه هلته به جوړوؤ او زما وړور اووئیل چه تهانړے نشته، بلډنګ نشته، انشاءاللہ دا ټولے پیسے به په دے لګی، دا چوبیس بلین روپئ ډیر لوے شے دے۔ انشاء اللہ ټولے تهانړے به هم نوے کوؤ، اسلحه به هم ورله ورکوؤ، نوے بهرتی به انشاء اللہ کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ د دے د سټینډنګ کمیټئ چیئرمین څوک دے جی؟

جناب شاہ حسین خان: زهٔ یم جی۔

جناب سپیکر: شاه حسین صاحب! تاسو ته دا یو دغه دے چه وروستو، دے Coming week کښے د دے کمیټئ ضرور اجلاس رااوغواړئ۔ پکښے درانی صاحب، بشیر بلور صاحب او چه کوم دے باندے عبور حاصلوی، دا ټول ځان سره پکښے Invite کړئ او د دے نه ښه تجویزونه ګورنمنټ ته مخکښے کړئ، دے سره به ډیر Improvement راشی۔

جناب شاہ حسین خان: شکریه، جناب سپیکر۔ داسے چل دے چه د هفتے په ورځ باندے مونږ میټنګ راغوښتے دے، 17 تاریخ باندے-----

جناب سپیکر: بس څومره زر چه کیدے شی او ممکن وی، خو دا مشران پکښے ټول رااوغواړئ۔

جناب شاہ حسین خان: ستره تاریخ باندے ټهیک دے۔

جناب سپیکر: ټول پارلیمانی لیډران هم رااوغواړئ او ورسره چه نور څوک مشران په دیکښے حصه اغستل غواړی، هغه هم رااوغواړئ چه ښه مثبت تجاویز راشی۔

جناب شاہ حسین خان: ستره تاریخ باندے میټنګ دے جی او دوئ ته دغه دعوت شو جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: شکریہ۔چند معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، محمد علی خان صاحب، ایم پی اے نے 15اکتوبر 2009; محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ،وزیر سماجی بہبود نے 15اکتوبر 2009 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

Dr. Iqbal Din: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: اودریږئ جی، راځمه، تاسو ټولو ته راځمه.

Dr. Iqbal Din: Point of order, Sir --------

جناب سپیکر: ما تاسو ته وئیلی ووجی، یو عرض ما کړے وو، بجائے د دے چه پوائنٹ آف آرډر باندے، تاسو یو چټ باندے لیکئ خپل-----

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر، تاسو سره مخکښے خبره شوے وه، ما مخکښے خبره کړے وه جی،-----

جناب سپیکر: جی، بسم الله۔

کوہاٹ اور لاہور میں خود کش حملے

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، نن سحر کوهاټ صدر پولیس سټیشن باندے یو خود کش حمله شوے ده چه په هغے کښے اته کسان شهیدان شوی دی او یو ګنړ تعداد کښے کسان زخمیان دی۔ محترم سپیکر صاحب، زهٔ د ایوان توجه اهمے مسئلے طرف ته راګرځول غواړم چه کوهاټ کښے دے نه مخکښے په 'کچه پخه' کښے یو دهماکه شوے وه او هغه دهماکه کښے ګنړ تعداد کسان شهیدان شوے وو او ډیر ګنړ تعداد کښے کسان زخمیاں وو۔ د کوهاټ ډویژن هسپتال چه د کوهاټ یواځنے هسپتال دے، د دے ایمرجنسی نه پس هغوی سره د ادویاتو د پاره، ایمرجنسی ډرګز د پاره هیڅ قسم له پیسے نشته دے۔ نن مونږ ګورو چه دا دهماکے د روزانه معمول دے او دے نه علاوه په جنوبی اضلاع کښے په وزیرستان کښے د آپریشن انګازے هم اورو نو که خدانخواسته دے نه پس داسے لویه ایمرجنسی واقعه شوه نو مونږ به ډیر بد صورتحال سره مخامخ یو۔ دے د پاره خصوصی خواست دے چه کے ډی اے هسپتال د پاره د ایمرجنسی ډرګز د پاره خصوصی فنډز ورکړے شی۔ دے نه علاوه د دغے شهیدانو د پاره د

دعا درخواست هم دے او ورسره ورسره د حکومت نه زما دا مطالبه هم ده چه دے شهیدانو، دے زخمیانو د پاره د معاوضے اعلان هم اوکړی او ورسره دا خبره هم د حکومت واکدارانو ته رسول غواړم چه دے نه مخکښے هم زمونږ د علاقے کسان په دهماکو کښے شهیدان شوی دی، شپږ شپږ میاشتے اوشوے، اوسه پورے هغوی ته معاوضه نه ده ملاؤ۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب سے درخواست ہے کہ وہ ان شہداء کیلئے فاتحہ خوانی کریں۔

جناب عطیف الرحمن: جناب سپیکر صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، اگر آپ کی اجازت ہو-----

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب عطیف الرحمن: سپیکر صاحب، شهیدان خو هسے هم جنتیان دی، هغه خلقو ته د دعا اوکړی چه دا کوم خلق دهماکے کوی چه خدائے پاک ئے تباه و برباد کړی۔

جناب سپیکر: چه هغوی هم خدائے تباه کړی۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس وقت، اسی وقت لاہور میں دو جگہ، ایک جگہ فائرنگ ہو رہی ہے، 'مناواں پولیس سٹیشن' میں اور ایف آئی اے میں بھی لڑائی جاری ہے، تو اگر آپ کی اجازت ہو تو ان کو بھی Add کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: ان کو بھی دعا میں شامل کر لیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، په لاهور کښے په درے ځایونو کښے روانه ده۔

مفتی کفایت اللہ: درے، درے، درے، یعنی کوهاټ او درے هغه ځایونه، نو دا ټول به شریک کړو نو بیا به-----

سید قلب حسن: محترم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی تاسو پکښے څوک شاملوئ، قلب حسن صاحب؟

سید قلب حسن: سر، مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا کومه دهماکه شوے ده نن کوهاټ کښے، دا زما حلقه کښے شوے ده، مونږ د دے مذمت هم کوؤ او

حکومت ته دا درخواست کوؤ چه دے نه مخکښے چه کومه دهماکه کوهاټ کښے زما په حلقه کښے شوے وه 'کچه پخه' کښے، د هغے معاوضه، وزیر اعلیٰ صاحب اعلان کړے وو چه دا به مونږ هفته کښ دننه دننه ورکوؤ خو تقریباً بیس پچیس دن اوشوے اوسه پورے د هغوی معاوضه نه ده ورکړے شوے۔ زما دا گزارش دے چه حکومت د دے معاوضے څه کړی دی، که مونږ ته دغه راکړی؟

<u>جناب سپیکر</u>: میاں افتخار صاحب، جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: دوئ جی بالکل درست خبره کوی۔ دا خبره څو څو ځله شوے ده، مونږ د دے اسمبلئ د فلور دا خبره کوؤ چه چرته داسے واقعه اوشی، ایډمنسټریشن ته سټینډنګ آرډرز دی چه هغوی په هفته کښے دننه دننه رپورټ راوالیږی۔ دیکښے جی یو پرابلم ضرور دے چه د زخمیانو په حواله باندے ډیر 'کنفیوژن' وی او دا ټول کیس ایسار شی۔ داسے خلق پکښے راځی چه خدائے د مونږ ټولو ته خیر کړی، زخمی به یا وی او یا به نه وی خو وائی ما پکښے شامل کړئ۔ هلته په لوکل ایډمنسټریشن هم پریشر وی۔ د زخمیانو تعداد په ریکارډ لس وی، پنځلس شل پکښے کوشش کوی، خدائے د په مونږ داسے نه پیښوی خو د هغے د پاره ځکه فیصله اوشوه چه شدید چه کوم زخمی وی نو هغه مخکښے به مونږ زخمی یادولو، اوس شدید زخمی یادوؤ، نو مونږ ایډمنسټریشن ته د دوئ د تسلئ د پاره وایو چه تر اوسه نه دی شوی نو د هغے بخښنه هم غواړو۔۔۔۔۔

<u>سید قلب حسن</u>: جناب سپیکر صاحب، خبره داسے ده۔۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: زهٔ که خلاصه کړم خبره نو۔۔۔۔

<u>سید قلب حسن</u>: خیر دے د دے نه بعد جواب ما ته راکړئ، زخمیانو والا خبره پینډنګ پریږدئ، چه کوم شهداء دی، هغوی ته خو پیسے زر ورکړئ۔

<u>جناب سپیکر</u>: اودریږئ میاں صاحب، دوئ ته موقع ورکړئ جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: دا خبره هم د دوئ ټهیک ده، کیس ټول یوځائے راځی۔ دا به مونږ ایډمنسټریشن ته اووایو چه د شهیدانو بیل لسټ رالیږئ او د زخمیانو بیل لسټ رالیږئ، نو د شهیدانو په هغے 'کنفیوژن' نه وی نو هغه به فوری هغوی ته

Payment کیږی، لهذا په دے بنیاد د دوئ دا خبره ټهیک هم ده او مونږ ایډمنسټریشن ته وایو چه په دیکښے کوتاهی نه ده پکار ځکه چه کله داسے واقعه اوشی نو د خلقو توقع وی، اعلان شوے وی، پیسے پرتے وی خو چه شپږ میاشتے پس ملاؤ شی نو هغه هغه اثر نه لری او چه فوری ملاؤ شی نو هغه اثر لری، لهذا په دیکښے هیڅ کوتاهی نه ده پکار۔

جناب سپیکر: ایډمنسټریشن ته د دے ځائے نه ډائریکشن ورکوؤ چه دا هفته لس ورځو نه لیټ نه شی، دا به یو هفته کښے دننه دننه ورکوئ او دویمه۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه دا دعا اوکړی۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب، پہلے دعا پڑھیں۔

جناب عطیف الرحمن: سر، هغه زما خبره درنه هیره نه شی۔

جناب سپیکر: دواړه خبرے به اوشی، دواړه پکښے یاد کړئ جی۔

مفتی کفایت اللہ: یا اللہ! دا چه کوم بے گناه کسان شهیدان شوی دی، یا اللہ، دوئ له درجه نصیب کړه۔ خدایا! د هغوی پسماندګانو له صبر جمیل نصیب کړه۔ یا اللہ! زمونږ دے ملک کښے امن و امان راوله۔ خدایا! یو ځل بیا د عافیت ماحول نصیب کړه۔ خدایا! چه کوم ظالمان دا امن و امان تباه کوی یا اللہ، هغوی ته هدایت نصیب کړه یا که ستا په دربار کښے د هغوی هدایت نه وی نو هغوی تباه و برباد کړه۔ یا اللہ! دا صوبه سرحد او دا پاکستان یو ځل بیا گلشن او گل گلزار اوگرځوه خدایا۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: ایک اور توجہ، آپ بیٹھ جایئے، سارے بیٹھ جائیں۔ ڈاکٹر فنا صاحب نے ایک اور بات بھی کی کہ کے ڈی اے ہسپتال کوہاٹ ایمرجنسی Meet کرنے کیلئے دواؤں کی بہت بڑی کمی ہے، اشد ضرورت ہے تو برائے مہربانی ٹریژری بنچز سے کوئی، میاں افتخار صاحب۔

جناب ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، زمونږه هسپتال کښے هم د دوایانو ضرورت دے۔

جناب سپیکر: ستاسو هسپتال کښے هم کمے دے ؟

جناب ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، تاسو خو ما لږ واورئ، هم د هسپتال باره کښې ده۔ تاسو زما خبره واورئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب دا خبره اوکړه چه کومو هسپتالونو کښې خواؤشا ایمرجنسی ډیره راروانه ده نو هغه ټولو هسپتالونو ته د، میاں صاحب، ایمرجنسی ډرگز د حکومت د طرف نه، میاں افتخار صاحب۔

جناب ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، زهٔ یو دوه خبرے کوم، بیا د هغوی خبره اوکړی۔

جناب سپیکر: جی زهٔ چه یو ځل فلور چا له ورکړم، هغے کښې بیا دغه مه کوئ۔ ظاهر شاه صاحب! تاسو کښینئ اوس۔ جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: دا سے نه جی، زهٔ هغه وخت هم پا څیدم، یقیناً چه دا رشتیا ټهیک خبره ده، په کوهاټ غوندے ځائے کښې چه دوئ ته څه هم کمے وی، مونږ د حکومت د طرف نه وایو، اوس هم دا خبره کوؤ چه د لارو مسئله شته، د تگ راتگ مسئله شته، دا دوئ ته پخپله د دے خبرے احساس دے خو د دوایانو کمے به مونږه پورا کوؤ۔۔۔۔

آوازیں: ټوله صوبه کښې۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دا د ټولے صوبے خبره کوم۔

جناب سپیکر: دا ټول۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: او د شانگله الپورئ په حواله باندے خبره اوشوه۔ مونږه پرون نه هغه بله ورځ تلے یو، رشتیا خبره ده چه زړه مو په دے خوشحاله شو چه هغلته په هسپتال کښې کوم بندوبست وو، هم زمونږ د فوجیانو ورونړو او هم زمونږه سول هسپتال، په هغے کښې ښه بندوبست هم وو، ټول مریضان پکښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کوم ځائے کښې ؟

وزیر اطلاعات: الپورئ، هلته ډیره غټه واقعه شوے وه، شانگله کښې، الپورئ کښې او مونږ ټول هلته حاضر وو، لهذا مونږه دا ضرورت محسوسوؤ چه په هر یو ځائے کښې، زمونږ د صوبے په گټ گټ کښې د دے انتظامات ضرور پکار دی، که څه کمے بیشے وی نو دوئ د نور هم پوائنټ آؤټ کړی، مونږه دلته

کښے هیلتھ ډیپارټمنټ ته هم دا خواست کوؤ چه زر تر زره چه چرته دوایانے رسول دی چه هغه د ایمرجنسی په بنیاد اورسوی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سکندر خان۔

<u>جناب ظاہر شاہ خان:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی دۀ له ورکړئ۔ ظاهر شاه صاحب۔

<u>جناب ظاہر شاہ خان:</u> دۀ د شانګلے خبره اوکړه۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نن ستاسو ورځ ده او ستاسو په ایجنډا بلا څیزونه دی، هغه به پاتے شی۔ جی بسم اللّٰه۔

<u>جناب ظاہر شاہ خان:</u> سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، په شانګله کښے چه کله دا دهماکه اوشوله او په سوؤنو خلق زخمی شول، د شانګلے په هسپتال کښے ډاکټر نشته دے، ډاکټران نه وو، دا خو مهربانی وه هلته کښے، فوجیانو مهربانی اوکړه او مریضان ئے په هیلی کاپټرو کښے واچول، دلته ایل آر ایچ ته ئے راوستل او سی ایم ایچ پنډئ ته ئے یوړل، ایبټ آباد ته ئے په هیلی کاپټرو کښے اوړی دی۔ هلته کښے ډاکټر نشته دی جی، بالکل ډاکټر نشته دے۔ ټھیک ده بیډونه به وی خو ډاکټر ورکښے نشته دے۔ دا سوال ما بار بار پورته کړے دے چه ډاکټر نشته دے۔ بله خبره دا ده چه میاں صاحب یوه خبره اوکړه چه مونږه هغه بله ورځ الپورئ ته تلے یو، وزیر اعلیٰ صاحب تلے وو، زۀ د وزیر اعلیٰ صاحب شکریه ادا کوم او هغلته کښے هغه اعلان اوکړو چه د مړو او زخمیانو د پاره د Compensation، خو دا میاں صاحب له پکار وو چه زۀ د هغه حلقے ایم پی اے یم، دوئ چه تلل نو پکار ده چه زۀ ئے ځان سره بوتلے وے جی۔ دا زما استحقاق جوړیدو چه دوئ ځان سره بوتلے وے۔ بل هلته کښے وزیر اعلیٰ صاحب دا اعلان کړے دے جی، وزیر اعلیٰ صاحب دا اعلان کړے دے چه دلته کښے چیکونه به زما نمائنده تقسیموی، نو د وزیر اعلیٰ صاحب نمائنده زۀ یمه جی ځکه چه زۀ منتخب نمائنده یم (تالیاں) د غیر منتخب په لاس د نه ورکوی۔ زۀ د وزیر اعلیٰ صاحب نمائنده یم چه زما په لاس د تقسیموی او د غیر منتخب خلقو په لاس د نه تقسیموی جی۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

ډاکټر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، زما یوه ډیره اهمه خبره ده-----

جناب سپیکر: اودریږه جی، دا فنا صاحب څه وائی، دواړه به په یو ځائے اوکړئ۔

ډاکټر اقبال دین: زما هم جی دا عرض دے۔ ما مخکښے هم عرض اوکړو چه زما د حلقے کسان شهیدان شوی دی۔ شپږ میاشتے اوشوے، اوسه پورے هغوی ته معاوضه نه ده ملاؤ او دغه دهماکه په، لکه شپږ میاشتے اوشوے-----

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ میاں افتخار صاحب۔ جی سکندر خان! ستاسو هم دے سره Related دے ؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: زما Matter میاں صاحب سره Related دے جی۔ په ډیرو کښے جناب سپیکر، دوه ځلور ورځو نه دا یوه سلسله شروع شوے ده چه هغه پریس والا چه کوم ډیر د پولیس د زیاتئ باره کښے څه نه څه دغه اولیکی نو هغه خلق ئے گرفتاروی لگیا دی، هغه رپورټران گرفتاروی او بیا هغوی سره، شپه پرے هم تیروی، وهل ټکول هم کوی نو چه دے باندے حکومت نوټس واخلی او دے باندے بیگا شپه هم داسے واقعه شوے ده۔ زمونږه دا خواست دے چه دوئ د په دے باندے نوټس واخلی۔

(شور)

جناب سپیکر: بس ایجنډا ختمه شوه بنه، ټول بس لگیا اوسئ چه څه ستاسو خوښه وی، هغه وایئ۔ په ایجنډا باندے به یو هم بیا نه راځئ-----

(شور)

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب! تاسو بس ټول کښینئ، پورا مکمل تسلئ سره د هرے خبرے جواب ورکړئ جی۔

وزیر اطلاعات: بالکل جی، بالکل۔ داسے ده جی یو ظاهر شاه خان کومه خبره اوکړه، مونږه چه کوم دے، په مته کښے پروگرام وو د وزیر اعلیٰ صاحب او په هغه ټائم کښیے چه کوم دے، چونکه د سیکیورټی مسئلے وے، هلته دا Decision اوشو چه مونږه الپورئ ته ځو، په هغه موقع باندے د دوئ ناظم موجود وو، زمونږ د پارټئ یو فرد موجود نه وو۔ که چرته د خبر خبره وی چه گنی مونږ څوک خبرول

نودوئ په هغه وخت کښے په پیښور کښ وو ګنی مونږ به هغلته خبر کړے وو، هغلته کرفیو هم لګیدلے وه، عام خلق راغلی هم نه وو چه څومره خلق په هیلی کاپټر کښ تلی وو، بس هم هغه خلق هغلته لاړل او چونکه وزټ دوزیر اعلیٰ صاحب وو، که دوئ ته داسے یو خبره وی، بالکل د علاقے چه کوم نمائنده دے، خبروؤ به ئے هم، راغواړو به ئے هم خو دا داسے باضابطه خبره نه وه او دوئ ته پخپله هم پته ده چه حالات داسے دی که باضابطه اعلان کوؤ نو دوئ ته پخپله پته ده چه دغه څنګه واقعه اوشوه نو د دهٔ سر ته به پکښے هم خیر نه وی، لهذا که داسے څه خبره وی، ستا زړه ته پرے تکلیف رسیدلے وی، د هغے مونږ بخښنه غواړو خو داسے مشکل کښے به تاسو خا مخا ګزاره ضرور کوئ۔ که هغه وائی چه چیک ورکوئ نو ما به غواړئ، دا دعا کوه چه زر ترزره چیک اورسی، تا به پکښے هم راا وغواړو، غم مه کوه خدائے به خیر کړی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پوائنټ آف آرډر۔ ایجنډا خو ډیر زیاته ده، زمونږه د دے پریس ورونړو واک آؤټ کړے دے چه په ډیرو کښے یو پریس والا جی-----

وزیر اطلاعات: اودریږه جی چه زهٔ جواب ورکړم نو پوائنټ آف آرډر د هغے نه پس اوچت کړئ۔

جناب عبدالاکبر خان: یو پریس والا جی بهر-----

وزیر اطلاعات: ما خو دے جواب ته پریږدوئ چه زهٔ دا خبره اوکړم د هغوی کنه۔

جناب عبدلاکبر خان: څنګه جواب، د چا جواب به تهٔ کوے؟ پریږده چه زهٔ سوال اوکړم نو----- (قہقہہ)

جناب سپیکر: لیاقت شباب صاحب۔

جناب لیاقت علی شباب(وزیر آبکاری و محاصل): سپیکر صاحب، دا چه کوم حالات نن وخت باندے زمونږ دے صوبے ته راپیښ دی خصوصی طور باندے نو مونږ خو

ټولو ته پکار ده چه د خدائے پاک په حضور کښے دعا اوکړو چه خدائے پاک د زمونږ په دے صوبه کښے امن راولی۔ که مونږ دلته دے ته ناست یو چه شهیدان هلته خلق کیږی او مونږ د چیکونه تقسیموؤ او تصویرونو د پاره راځونو دا ډیره د افسوس خبره ده جی۔ مونږ ته د هغے خاندانونو سره پوره همدردی ده چه کوم د دے صوبے ، د دے علاقے او د دے ملک د پاره قربانی ورکوی لګیا دی، نو مونږ ته په دے ځیزونو کښے نه، او دا جائز ډیمانډ دے جی چه زهٔ خو وایم چه هفته کښے دننه نه بلکه دوه ورځو کښے دننه هغه دشهید فیملی ته د د حکومت د طرف نه چه څه معاوضه وی، چه هغه اورسی۔ هم دغسے د زخمیانو او چه کوم حالات زمونږ په صوبه کښے دی جی، نو زهٔ خاصکر د هیلتھ ډیپارټمنټ ته دا ریکویسټ کومه چه په دے حالاتو کښے هیلتھ او هر یو ډسټرکټ کښے ایمرجنسی میډیسنز بھرپور طریقے سره پکار دی، دا هیڅ پته نه لګی چه کوم ډسټرکټ کښے کومه واقعه کیدے شی، په کومه علاقه کښے ، نو دغه کمزوری د هیلتھ ډیپارټمنټ به مونږه نه برداشت کوؤچه په داسے حالاتو کښے د هغوی چه کومه کمزوری کیږی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: او که اوګورے ، څنګه چه سکندر خان خبره اوکړه جی، د صحافیانو برادرانو سره نو د هغے به بیا دوئ هم خبره اوکړی خو زهٔ دا Condemn کومه، د پولیس دا رویه۔ د صحافیانو زمونږه د ملل د ترقئ د پاره یو Important رول دے ، هغوی لکه مونږه سره Help کوی، زمونږ کمزوریانے وی، مونږ ته هم پوائنټ آؤټ کوی، مونږه خپله اصلاح کوؤ، دا د هغوی یو ډیوټی ده۔ پکار ده چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو او میاں افتخار صاحب لاړشئ او راولئ ئے جی۔ تاسو ورشئ دواړه میاں صاحب۔۔۔۔ (تالیاں)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زما انفارمیشن سره تعلق دے ، هغوی یوه خبره کړے ده، نورو ته مو پریښنودم او هغه خپلے ته مو پرے نه ښنودم۔ زهٔ جی، داسے خبره ده د ډی آئی خان په حواله دوئ یوه خبره راوچته کړه، مونږ به بالکل معلومات

هم کوؤ که دا سے خبره شوی وی چه ربنتیا وئیلو باندے پولیس هغه صحافی له سزا ورکوی نو د دے خبرے گنجائش نشته دے۔ که دا سے د دے ، د ربنتیا وئیلو مونږ ټول ملگری یو ، البته د ټولے خبرے تحقیق لازم پکار دے۔ که چرته هغه سره زیاتے شوے وی، مونږ په فلور د هاؤس باندے هغوی نه معافی غواړو او پولیس ته به هم خپل کار پریښنودل غواړی، پولیس به هم خپل کار کوی، چه حالات ډیر نازک دی ځکه چه د جهنډے په گاډی کښے خود کش به راځی، د صحافی په شکل کښے به راځی، د یو ممبر په شکل کښے به راځی۔ دا سے خبره کول چه گنی مونږ به یو سائډ Condemn کوؤ او د بل هیڅ، چه څوک زیاتے کوی، هر طرف نه چه زیاتے کیږی، هغه به مونږ Condemn کوؤ او هغه سړے به سپورټ کوؤ چه څوک په دے امن او مان کښے مونږ سره ملگرتیا کوی۔ لهذا که د صحافیانو ورونړو سره څه کمے شوے وی، زهٔ د انفارمیشن منسټر په حیثیت او د حکومت د نمائنده په حیثیت د هغوی نه بخښنه غواړم، ستا سو په اجازت هغوی له به لاړ هم شم۔ دا یو سوال چه د شهیدانو په حواله باندے فنا صاحب کړے دے ، د دوئ چه تکلیف دے ، دوئ خو زمونږ سره په دے ټول گاډی کښے شریک دی، که دا سے څه خبره وی، بالکل د هغے کمے به هم پوره کیږی او د دهٔ چه څه شکایت دے ، هغه به هم مونږه لرے کوؤ۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه۔ میاں صاحب! تاسو او لیاقت شباب صاحب ورشئ او دا صحافیان ورونړه راولئ۔

(اس مرحلہ پر دونوں وزراء صحافی حضرات کو منانے کیلئے ایوان سے چلے گئے)

مسودات قانون

<u>Mr Speaker:</u> Now Items No. 8 & 9: Mrs. Noor Sehar, MPA, to please move for the leave of the House to introduce ‘the N.W.F.P Civil Servants (Amendment) Bill, 2009’ under rule 77 of the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Noor Sehar BiBi.

(Applause)

<u>Mrs. Noor Sehar</u>: Sir, I beg to move for leave of this august House under rule 77 for the introduction of the NWFP Civil Servants (Amendment) Bill, 2009.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the NWFP Civil Servants (Amendment) Bill, 2009? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Voices: Yes.
Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.
Voices: No.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ٹھیک ہے ہم ان کے اس لحاظ سے مخالف نہیں ہیں کہ آنریبل ممبر جو۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، آنریبل ممبر صاحب نے اس کو Move کیا ہے، ٹھیک ہے اس پر ووٹنگ کریں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ تو ووٹنگ سے پہلے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو آپ نے 'Yes' بھی نہیں کہا، آپ نے 'Yes' بھی نہیں کہا، تم کون ہوتے ہو؟۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پہلے آپ آپس میں، No cross talks, no cross talks، اس طرف آتے ہیں ابھی۔ Those who are in favour of it may say 'Yes'۔۔۔۔۔

Voices: Yes.
Mr. Speaker: They may stand infront of their seats. The 'Ayes' may stand please.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. Leave is not granted.

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، زمونږ یوه خبره ده۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Item No. 10 ---------

ملک قاسم خان خٹک: سر، دا ډیره ضروری خبره ده۔۔۔۔۔

(شور)

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): تاسو جی هغے کښے رولنگ ورکړو که نه؟

جناب سپیکر: هغه به زهٔ او تهٔ، اب تو ختم ہو گیا ہے جی، اب تو میری رولنگ بھی آ گئی، اب تو معاملہ ختم ہو گیا، اس وقت آپ کیا سوچ رہے تھے؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): پخیر راغلے۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) بہت اچھی بات، درانی صاحب نے بہت اچھی بات کہی، 'پخیر راغلے'۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرډر۔ سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرډر۔

Mr. Speaker: Item No. 10 -----

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرډر۔ سپیکر صاحب! وزیر اعلیٰ صاحب راغلے دے، یوه اهمه مسئله ده۔

جناب سپیکر: هغوی ناست دی ډیر ساعت پورے، تاسو لږ کښینئ جی۔

قرار دادیں

Mr. Speaker: 'Resolutions': Dr. Zakirullah Khan, MPA, to please move his resolution No. 29. Mr. Zakirullah Khan, please.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: شکریہ جی۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ سرحد میں مضبوط نہری نظام نہ ہونے کی وجہ سے صوبے کا لاکھوں مکعب ایکڑ پانی ملک کے دوسرے صوبوں میں آبپاشی کے کام آتا ہے، لہذا مذکورہ پانی پر مناسب شرح سے رائلٹی کی وصولی کی منظوری"-----

جناب سپیکر: بی بی، ذرا سیریس ہو جائیں، بیٹھ جائیں، آرام سے بیٹھ جائیں۔ دیکھیں آپ کا 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' ہے، بہت ضروری، اہم چیزیں آپ کی زیر بحث آ رہی ہیں اور آپ ایسا ماحول بنا رہے ہیں کہ یہ تو بڑی افسوس کی بات ہے۔ جی ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ سرحد میں مضبوط نہری نظام نہ ہونے کی وجہ سے صوبے کا لاکھوں مکعب ایکڑ پانی ملک کے دوسرے صوبوں میں آبپاشی کے کام آتا ہے، لہذا مذکورہ پانی پر مناسب

شرح سے رائلٹی کی وصولی کی منظوری دی جائے تاکہ صوبے کو پانی کی رائلٹی کی مد میں مناسب آمدنی ہو سکے۔"

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر): تھیک شوہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Zarqa Bibi, honourable MPA, to please move her resolution No.170. Ms. Zarqa Bibi.

محترمہ زرقا: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ کالے یرقان کے مرض سے بچاؤ کیلئے عوام کو حفاظتی ٹیکے مفت فراہم کئے جائیں، نیز ساتھ ہی مرض سے بچاؤ کیلئے عوام میں شعور پیدا کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): دیکښے کومے پورے دا سیکنډ پارټ دے کنه جی چه "نیز مرض سے بچاؤ کیلئے عوام میں شعور پیدا کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں"، دے سره Agree کوؤ او دا بل چه کوم دے ، دا خو جی Financial implications دی، دا خو فنانس کښے راځی، مونږ دا نه شو Accept کولے جی۔

جناب سپیکر: تھیک دے بی بی؟ بنه جی۔ The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member, with amendment, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution, with amendment, is passed unanimously.

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: دا صحافیان ورونړه راغلل، د دوئ یوه خبره، مطالبه وه او هغه جائز ده چه مونږه د ډی آئی خان د دغے واقعے تحقیقات اوکړو او که واقعی داسے څه زیاتے شوے وی، چه چا زیاتے کړے وی چه هغوی ته سزا ملاؤ شی۔ دا دوئ یوه خبره کوی خو مونږه ورته یوه خبره اوکړه او دوئ ډیر په 'کوآپریشن' سره دا خبره اومنله چه نن سبا داسے صورتحال دے چه د صحافی په جامه کښے ، د ایم پی اے په جامه کښے ، د پولیس په جامه کښے ، د فوج په جامه کښے داسے خلق به وی چه هغه به چیک کول غواړی او هغه به بیا وائی چه دا د فلانکئ پیشے بے عزتی اوشوه، د فلانکئ نو کوآپریشن به ضرور کوؤ او دا دوئ پخپله پوائنټ آؤټ کړه چه او بالکل تا سو پورا چیکنګ هم کوئ خو د پیښور په حواله دوئ یوه خبره اوکړه چه مونږ ورته کارډ هم اوبنایو، ځان هم ورته Introduce کړو، د هغوی رویه بیا هم ټهیک نه وی، نو د دوئ د تسلئ د پاره هم او د پښتنو د روایاتو مطابق مونږ پولیس ډیپارټمنټ ته دا خواست کوؤ چه کله خبره کلیئر شی، رویه ډیره Positive پکار ده، هسے هم خلق ډیر مشتعل دی او خفګان دے نو کم سے کم د پولیس رویه ډیره خوږه پکار ده او 'سپیشلی' د صحافیانو ورونړو سره۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، میاں صاحب۔ مسماۃ زرقا بی بی، دوسری ریزولیوشن۔ Ms. Zarqa BiBi, to please move her resolution No. 187. Ji, Zarqa Bibi.

<u>محترمہ زرقا</u>: جی۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ امریکہ میں قید ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور ان کے ہمراہ بچوں کی جلد بازیابی کیلئے ضروری اقدامات کرے۔"

<u>Mr. Speaker:</u> Accepted?

<u>Senior Minister (Local Government):</u> Accepted, Sir.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Syed Qalb-e-Hassan Sahib, to please move his resolution No. 219. Syed Qalb-e-Hassan Sahib.

سید قلب حسن: شکریہ، جناب سپیکر۔ قرارداد نمبر 219: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کوہاٹ گرڈ سٹیشن پر کام کی رفتار تیز کی جائے کیونکہ متذکرہ گرڈ سٹیشن پر کام انتہائی سست روی سے جاری ہے تاکہ کوہاٹ کے عوام کا یہ مسئلہ حل ہو سکے۔"

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، زمونږه هم یو دوه ګرډ سټیشنز دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی د ملک قاسم خان صاحب دوئ دوه ګرډ سټیشنز پکښے هم Add کړئ۔

ملک قاسم خان خان: زمونږ پکښے هم Add کړئ جی، هغه د میاں صاحب او زما ګرډ سټیشن۔۔۔۔۔

میاں نثار گل کاکا خیل (وزیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: هاں جی، ستاسو هم پکښے میاں صاحب؟ میاں نثار ګل صاحب۔

وزیر جیلخانہ جات: زمونږه مقصد دا وو جی چه د قلب حسن چه کوم قرارداد په اسمبلئ کښے راغلے دے، نن نه شپږ میاشتے مخکښے یو قرارداد ملک قاسم او ما 'جوائنټ' د کرک متعلق راوستے وو چه دوه ګرډ سټیشنے منظورے دی، هغے باندے د تهاور نیم کار اوشو، اوس تقریباً شپږ میاشتو نه کار پرے بند دے او شپږ میاشتے چه قرارداد د اسمبلئ وو، څه چل اوکړئ چه هغے باندے کار تیز شی او د قلب حسن صاحب چه کوم قرارداد دے، د دے هم حمایت کوؤ خو دا سراج بابا ګرډ، کوهاټ ګرډ او دا صابرآباد ګرډ، دا درے ګرډونه دی په جنوبی اضلاع کښے چه دے باندے کار تیز روان شی۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، زما یو ګزارش واورئ۔

جناب سپیکر: دا دے ریزولیوشن کښے Amendment اوکړئ، 'جوائنټ' ئے کړئ۔

سید قلب حسن: زما لږ ګزارش خو واورئ کنه۔ دوئ خو خپل قرارداد شپږ میاشتے مخکښے پاس کړے دے، اوس زما قرارداد کښے Amendment مه کوئ۔ زما قرارداد کښے ولے راولی؟ دوئ د بیا خپل یو دغه راولی او۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously. میاں نثارگل صاحب! ستاسو او ملک قاسم خان صاحب، ستاسو د دے د پاره Separate یو ریزولیوشن راولئ۔

وزیر جیلخانہ جات: سپیکر صاحب، زۀ خو د قلب حسن صاحب د قرارداد حمایت کومه ولے چه دا زمونږ ورور دے، کوهاټ کښے دے خو ما دا عرض اوکړو چه دے اسمبلئ، نن نه شپږ میاشتے مخکښے زما او د ملک قاسم صاحب ’جوائنټ‘ قرارداد وو، د سراج بابا ګرډ او د صابرآباد ګرډ متعلق، واپډے په هغے باندے هیڅ عمل اونکړو، زما دا ریکویسټ وو چه په هغے باندے هم کار ورسره تیز شی چه کوم قرارداد ئے پاس کړے دے، Already دغه ریکویسټ مے وو، سر۔

جناب سپیکر: ښه به دا وی لږ وروستو ما سره چیمبر ته راشئ، په دے باندے به زۀ تاسو سره چه څه دغه کیدے شی، هغه به زۀ اوکړم۔

وزیر جیلخانہ جات: ٹھیک شوه جی۔

Mr. Speaker: Ms. Tabassum Shams, to please move her resolution No. 246. Ms. Tabassum Shams BiBi.

بیگم تبسم شمس: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت کی وساطت سے وفاقی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ یونیورسٹیوں میں موجودہ طریقہ کار برائے ایم فل، جی۔آر۔ای کا جو ٹیسٹ ہے، یہ شعبہ لسانیات کیلئے انتہائی نقصان دہ ہے، لہذا اس کو اسلامیات، سیرت، قرات اور لسانیات کے شعبہ سے ختم کیا جائے۔"

جناب سپیکر: بی بی! دا جی۔آر ای څه شے دے، دا څه ته وائی؟

بیگم تبسم شمس: دا جی۔آر۔ای جی یو ټیسټ دے، دے ایم فل کښے چه کله ایډمشن کیږی کنه نو دا یو ’انټرنیشنل سټینډرډ‘ والا ټیسټ دے، نو دا ډیر زیات ښه دے، د دے څه نور نقصان نشته خو صرف د دے ’لینګویجز‘ یا ’سپیشلی‘ زمونږ دا اسلامیات یا سیرت یا قرات د پاره هغه شان کار نه ورکوی څنګه چه د دے پکار دے، نو د نور دغه د پاره خو دا ډیر ښه دے خو صرف د دے لسانیات او اسلامیات د پاره نقصان ورکوی ځکه چه دا English based test دے، دا Totally په انګلش باندے دغه وی او څنګه چه تاسو ټولو ته پته ده چه اسلامیات

کبنے خو داسے څیز لږ ډیر کم استعمالیږی نو هلته چه کوم سکالرز راځی، ډاکټرز-----

جناب سپیکر: ټهیک شوه، ټهیک شوه بی بی۔ ٹریژری بنچز کی طرف سے جی، کوئی۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): Agreed, Sir.، ہم اس کے ساتھ ہیں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Nighat Yasmin Orakzai Bibi, Ms. Zarqa Bibi, Ms. Saeeda Batool Nasir and Ms. Shagufta Malik, to please move their Joint resolution No. 252, one by one. Nighat Yasmin Orakzai Bibi.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ "یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کھیلوں کی مد میں ضلعی حکومتیں جو اپنے بجٹ کا دو فیصد حصہ کھیلوں کیلئے مختص کرتی ہیں، اس کو بڑھا کر دوگنا یعنی چار فیصد کیا جائے تاکہ کھیلوں کو فروغ دے کر صوبائی کھلاڑیوں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر 'پروموٹ' کیا جاسکے۔"

جناب سپیکر: مسماۃ زرقا بی بی۔

محترمہ زرقا: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کھیلوں کی مد میں ضلعی حکومتیں جو اپنے بجٹ کا دو فیصد حصہ کھیلوں کیلئے مختص کرتی ہیں، اس کو بڑھا کر دوگنا یعنی چار فیصد کیا جائے تاکہ کھیلوں کو فروغ دے کر صوبائی کھلاڑیوں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر 'پروموٹ' کیا جاسکے۔"

جناب سپیکر: سعیدہ، مسماۃ سعیدہ بتول ناصر بی بی۔ شگفتہ ملک۔ جی ٹریژری بنچز سے شاہ صاحب، عاقل شاہ صاحب، آپ ذرا، یہ آپ کا فیلڈ ہے تو اس پہ میرے خیال میں آپ بہتر جواب-----

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل وثقافت): ایسا ہے جی کہ سپیکر صاحب، پہلے جو دو فیصد تھا، اس کا نہیں پتہ کہ کدھر ہے؟ (تالیاں) یعنی آپ یقین کریں کہ مختلف ضلعوں میں جو دو فیصد بجٹ سے سپورٹس کیلئے استعمال کیا جاتا ہے، اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ اس قرارداد کو میں سپورٹ کرتا ہوں، چار فیصد کر دیا جائے مگر اس کے ساتھ پھر یہ ہے کہ کوئی 'مانیٹرنگ سسٹم' بھی ہونی چاہیئے کہ پتہ تو چلے کہ یہ پیسے سپورٹس کے اوپر لگتے ہیں کہ نہیں؟ ہماری منسٹری کی یہ انفارمیشن ہے کہ کسی بھی ضلع میں سپورٹس

کیلئے کوئی پیسہ جو ہے، وہ استعمال نہیں کیا گیا اور بجٹ میں وہ پیسے ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس کے بعد پتہ نہیں چلتا کہ کہاں جاتے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں یہ کہوں گا کہ یہ چونکہ اب جانے والے لوگ ہیں تو لہذا مہربانی کر کے ان کا آڈٹ کا بھی آرڈر کر دیا جائے تاکہ پتہ چلے کہ پچھلے پانچ سالوں میں اگر یہ پیسہ جاتا ہے تو کہاں جاتا ہے اور ان کا آڈٹ ہونا چاہیئے تاکہ یہ تو بہت بڑا پیسہ گیا، ہمیشہ بجٹ کا ہر ضلع میں دو فیصد پیسہ گیا اور کہیں نہیں لگا تو ضرور ان اداروں میں آڈٹ ہونا چاہیئے اور اسمبلی میں بتایا جائے کہ وہ پیسہ نہیں لگا تو پیسہ کہاں گیا جی؟

جناب سپیکر: جی جناب شاہ صاحب۔

وزیر کھیل وثقافت: میں جاوید عباسی صاحب کی بات کو سپورٹ کرتا ہوں اور یہ چاہوں گا کہ اس کے اوپر آپ ایک انکوائری آرڈر آج ہی کریں تاکہ اس کی باقاعدہ طور پر آڈٹنگ ہو سکے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں اسی کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: عاقل شاہ صاحب! یہ انکوائری آپ خود ہی آرڈر کریں، ابھی سے ادھر فلور پر ہی آرڈر کریں، ممبرز بعد میں وہ کریں اور ریزولیوشن میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں، آپ Favour کرتے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں نے ریزولیوشن Already move کی ہوئی ہے تو اس کو اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی ریزولیوشن میں Put کر رہا ہوں ہاؤس کو۔ The motion before the House -----

جناب محمد جاوید عباسی: سر، انکوائری کا آرڈر کیا ہوا؟

جناب سپیکر: نہیں وہ کہہ دیا، میں نے شاہ صاحب کو کہہ دیا۔ The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Muhammad Ali Khan. Mr. Muhammad Ali Khan is on leave, it lapses. Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, to please move his resolution No. 265. Mr. Zahir Shah Sahib.

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ واپڈا پیسکو کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ شانگلہ، بٹگرام اور کوہستان جیسے پسماندہ اور 'ہارڈ ایریاز' میں لائن مین، اسٹنٹ لائن مین، میٹر ریڈر اور اس کیٹگری کے دیگر عملے کو بھرتی کیلئے علاقے کے لوگوں کو ترجیح دے تاکہ وہاں مقامی لوگ دلجمعی سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے سکیں اور تقرری کے بعد ان علاقوں سے اپنے ٹرانسفر نہ کرا سکیں۔"

<u>جناب سپیکر:</u> ٹریژری بنچز کی طرف سے کوئی وہ تو نہیں ہے؟

<u>Minister for Law:</u> Janab Speaker! we support.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously. ظاہر شاہ صاحب! آپ کیا کرتے ہیں، دوبارہ آپ آرہے ہیں؟ Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, to please move his resolution No. 266. Mr. Zahir Shah Sahib.

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سے اس امر کی سفارش کرے کہ شاہراہ قراقرم جو کہ بین الاقوامی شاہراہ ہے اور جو پاکستان اور چین کا واحد زمینی تجارتی راستہ ہے، ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور خصوصاً گندی پل سے لیکر بشام اور داسو تک شاہراہ پر جگہ جگہ کھڈے پڑ چکے ہیں اور ٹریفک چلنے میں مشکلات کا سامنا ہے، لہذا وفاقی حکومت 'نیشنل ہائی وے اتھارٹی' کو ہدایت کرے کہ وہ اسکی مرمت اور تعمیر کی طرف فوری توجہ دے۔"

<u>وزیر قانون:</u> سپورٹ کوؤ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپورٹ کرتی ہے گورنمنٹ؟

<u>وزیر قانون:</u> جی، جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously. Dr. Iqbal Din Fana Sahib, to please move his resolution No. 267. Dr. Iqbal Din Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: مہربانی سپیکر صاحب، مہربانی سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ نئے منظور شدہ اور تعمیر شدہ کالجوں میں پشتو لیکچررز کی آسامیوں کی موجودگی یقینی بنائے کیونکہ اس سے نہ صرف پشتو زبان وادب کی ترویج وترقی ہوگی بلکہ ان تعلیم یافتہ نوجواں کو روزگار بھی ملے گا جنہوں نے پشتو زبان وادب میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کر رکھی ہیں۔"

محترم سپیکر صاحب، محترم وزیر اعلیٰ صاحب، محترم بشیر بلور صاحب، محترم میاں صاحب، خیر د پښتنو نه د پښتو د پاره غواړمه۔

(تالیاں)

وزیر اطلاعات: پښتو د پاره خیر نه، هر څه، زمونږه سر د اوغواړی پښتو د پاره، حاضر دے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Ms. Munawar Sultana Bibi, to please move her resolution No. 272. Ms. Munawar Sultana Bibi.

محترمہ منور سلطانہ: "یہ اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبہ سرحد کے تمام سکولز میں خالی آسامیوں کو پر کرے اور حکومتی پالیسی کے تحت طلباء کی تعداد کے مطابق سٹاف مہیا کرے تاکہ طلباء کا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچایا جاسکے۔" ډیره مننه، سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Mr. Pervez Ahmad Khan, to please move his resolution No. 275. Mr. Pervez Ahmad Khan Sahib.

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر، ما خو دا کتلے هم نه دے او نه ما ته په وخت ملاؤ شوے دے چه کوم ځائے دے؟ (قہقہہ) ما ته خو نه دے ملاؤ شوے۔

جناب سپیکر: تۀ ئے اوگوره، تۀ وروستو بیا اووایه۔ مفتی سید جانان صاحب۔ Mufti Said Janan Sahib, to please move his resolution No. 284.

جناب پرویزاحمد خان: سر، دا دے ملاؤ شو۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے خیر آرام سے پڑھ لیں، بیٹھ جائیں۔ پرویزاحمد خان! بیٹھ جائیں۔ جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ سرحد سے پنجاب جانے والی گاڑیوں کو پنجاب پولیس بمقام اٹک وخوشحال گڑھ پل بے جاتنگ کرتی ہے، بلکہ منتخب نمائندوں کے ساتھ بھی ان کا رویہ مناسب نہیں ہوتا ہے، لہذا حکومت مذکورہ پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرکے ان کو ہدایت کرے کہ آئندہ سرحد کے عوام اور خاصکر منتخب نمائندوں کے ساتھ درست اور مناسب رویہ رکھا جائے۔"

مفتی کفایت اللہ: جملہ چیک پوسٹس شامل کرنے میں تمام وہ جگہیں آجائیں گی جو جگہیں پنجاب سے ملحقہ ہیں، وہ تمام جگہیں آجائیں گی۔ زما د فرنټیر دی، Amendment مه کوئ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member, as amended, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously. Mr. Pervez Ahmad Khan Sahib, to please move his resolution No. 275.

پرویزاحمد خان: شکریہ، جناب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ درجہ چہارم ملازمین کی خالی آسامیوں پر متعلقہ حلقہ یا گاؤں سے بھرتی کی جائے کیونکہ دوسرے حلقوں سے درجہ چہارم کی تقرری مقامی لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے۔"

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، جی۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر(بلدیات)}: دا د سپریم کورټ فیصله، چه مونږ میرټ کښے به دا اخلو او دا داسے قرارداد نه شو پاس کولے خو دا ده چه مونږ انسټرکشنز ورکړی دی چه د لوکل ایم پی اے په Recommendation باندے به کلاس فور کیږی، هغه خو مونږ Openly خبره کوؤ او دا داسے یو Binding دغه

نه شي کيدے جي۔ دا د سپريم کورټ فيصله ده چه تاسو به دا 'اناؤنس' کوئ او میرټ باندے به دا خلق اخلئ نو په دے باندے مونږ دا Accept نه شو کولے جي۔

جناب سپیکر: ہاں جی اسرار اللہ خان گنڈاپور، ایک تو یہ ریزولیوشن جو آپ کی، ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب کدھر ہے اور یہ محمد علی شاہ صاحب کدھر ہے؟ یہ میں نے کئی دفعہ آپ سے کہا ہے کہ ادھر آپ کیلئے Member's Facilitation Room ہے، اس میں کمپیوٹرز لگے ہیں، اس میں سب کچھ ہے، آپ لوگوں نے پھر درخواست کچے کاغذ پر بھیج دی، Kindly اس کو ذرا Fair کریں اور اسرار اللہ خان گنڈا پور، ذرا ان کی مدد کریں۔ جی جی، بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): ان پر بحث نہیں ہو سکتی، آپ ہاؤس کو Put up کریں، 'Yes' or 'No'، یہ ڈسکشن ہو تو پھر سارے، کافی ہماری لیجبلیشن رہتی ہے، پھر یہ ہے سر، کہ ہاؤس کو Put up کریں، جو ریزولیوشن ہے، اگر ہمیں منظور ہو گی تو گورنمنٹ کہے گی 'Yes' اور اگر نامنظور ہو تو ہم آپ کو کہیں گے 'No' اور یہاں پر اگر ڈسکشن شروع ہو گئی تو ہر بات پر ڈسکشن ہو گی۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! ریزولیوشن پر بحث ہو سکتی ہے، اس پر کوئی Bar نہیں ہے۔ اگر آپ Oppose کرنا چاہیں تو بالکل خوشی سے Oppose کر سکتے ہیں۔ جی اسرار اللہ خان، کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ کلاس فور کیلئے کیا Criteria ہے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپریم کورٹ میں جو بالاکوٹ کی بات ہوئی ہے، وہ سر جو سکول تھے وہ 'لینڈ اونرز' تھے۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان کا مائیک آن کریں۔ اسرار اللہ خان! اس کو آپ Fair کریں تو پھر لے آئیں، یہ ذرا جلدی کریں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ سر، سپریم کورٹ نے جو بات کی ہے، وہ صرف جو 'لینڈ اونرز' ہیں کلاس فور پر، اس پر بات کی گئی ہے کہ یہ کوئی وہ نہیں بنتا کہ جس نے 'لینڈ' دی ہے کہ ضرور وہ کلاس فور بھرتی کرے اور کلاس فور میں کوئی میرٹ نہیں ہے، میرٹ اور چیزوں میں ہوتی ہے، اس میں کیا میرٹ ہے، سر؟ تو یہ واقعی جو اسکی ریزولیوشن ہے، اس کو ہم سپورٹ کرتے ہیں کہ اسی حلقے کا جو ایم پی اے ہے، ان کی Recommendation سے بھرتی کی جائے، سر۔

جناب پرویز احمد خان: جناب۔

جناب سپیکر: یہ تو جی، پرویز احمد خان، پلیز۔ مائیک آن کریں۔

جناب پرویز احمد خان: زهٔ ئے په هغه صورت کښے Withdraw کوم چه ځنګه زما مشران وائی چه د سپریم کورټ د طرف نه د کلاس فور د پاره څه Criteria ده نو که هغه وی خو زهٔ ئے واپس کوم بیا۔

جناب سپیکر: یہ بات ایسی ہے نا کہ آپ بیٹھ جائیں جی، یہ ہاؤس سے اجازت لینے کے بعد آپ Withdraw کریں گے، یہ ایسے Withdraw نہیں ہو سکتی۔ جی، کیا؟ منسٹر لاء، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسے ده جی لکه مونږ ته As such، خو مونږه غواړو چه ټول ایم پی ایز سره دا 'پاورز' وی، صرف دا کلاس فور چه کوم دی خپل لوکل، خپلے حلقے کښے په خپل Recommendations کوی خو دے باندے مخکښے بحث شوے دے، پرابلم دا دے چه 'سول سرونټ ایکټ' او د هغے د لاندے چه کوم رولز جوړ دی، بیا د هغے د پاسه د سپریم کورټ فیصلے دی چه هر یو پوسټ چه کوم دے، که هغه کلاس فور وی، که هر یو آسامی وی، هغه به ایډورټائز کوے۔ د هغے خپل Coddle formalities دی او You cannot be restricted to a particular village، یو خاص کلی پورے ئے نه شے کولے۔ That could be within the district and even further that could go; the extension could go to the division level نو د دے خپل خپل قانون موجود دے، هغے کښے مونږه ریزولیوشن تحت څه دغه نه شو کولے۔ It would amount to contempt of the Supreme Court.

جناب سپیکر: دا د سپریم کورټ نه دغه راغلے دے؟

وزیر قانون: دا فیصله ده، یو خو جی Laid down criteria د 'سول سرونټ ایکټ' د لاندے چه کوم رولز دی، قانون دے جی دا چه دا به ایډورټائز کیږی او د هغے نه علاوه چه کوم دوئ لوکل چه District Locality شوه، د هغے یا زیات نه زیات غټه Locality د هغے ډویژن شو او داسے تاسو نه شئ کولے چه د دے یو کلی نه مطلب دا دے چه د بډه بیرے یو سړے ریټائر شو نو د بډه بیرے سړے به لګی، داسے نه شئ کولے۔ هاں داسے ده چه Basic understanding دا پکار دے چه د ایم پی اے په Recommendation کیږی او نور چه کوم طریقه کار دے وخت کښے In vogue دے، هغه مه چھیړئ، هغه ټهیک طریقه کار چه څه روان دے دے وخت کښے۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، ہاں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: چه څومره 'کیپټل' کښې پوسټونه وی، هغه به 'ایډورټائز' کیږی، پسته چه چرته 'ایمپلائمنټ ایکسچینج' نه وی سر۔۔۔۔

Mr. Speaker: ایک،ایک۔One by one, one by one.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: چه چرته سر، 'ایمپلائنمنټ ایکسچینج' موجود وی، هغے 'تهرو' به مطلب دا دے چه هغه اپوائنټمنټ کیږی۔ چه چرته 'ایمپلائمنټ ایکسچینج' موجود نه وی، هغلته به مطلب ایډورټائز کیږی دا پوسټونه، نو دا ستاسو د دے خپل کیبنټ Decision دے، سر۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میرا ابھی یہی موقف ہے۔ ان کی کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ کسی اشتہار کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ثاقب خان چمکنی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، یو ریکویسټ دے جی، زما یو Opinion دے، زهٔ ستاسو په مخکښے کومه جی۔ چه کله هم ریزولیوشن پاس شی جی او هغه Unanimous پاس شی او په گورنمنټ 'بائنډنگ' شی جی، نو د هغے لړ 'ټائم فریم' وی، دا سے نه ده چه دلته 'Yes' اوشی او هم هغه وخت سره به پرے تاسو کار کوئ ځکه چه زمونږه معزز منسټر صاحب وائی چه دیکښے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Kindly جی دا لږ واورئ، یو اهم 'ایشو' ډسکس کیږی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، چه څنگه معزز منسټر صاحب Correct اووئیل چه دیکښے به نور Amendments پکاریږی نو چه کله دا بائنډنگ شی نو هغے کښے به دے حکومت ته دومره ټائم خامخا وی چه په هغے کښے کوم Amendments وی، هغه راولی۔ هغه بیا دا ده چه Six months کښے چه هغه 'بائنډنگ' راولی او هغه ورکښے اوکړی، هغه چه کوم دے بیا خو د پارلیمنټ ایکټ شو۔ چه کله د پارلیمنټ ایکټ شو نو بیا د سپریم کورټ خو د هغے څه مسئله نشته۔ د سپریم کورټ د Decision خو به هغه وخت پورے

Violation وی چه څو پورے دا Amendments نه وی راغلی۔ چه کله Amendments راشی بیا خو د پارلیمنټ ایکټ دے او سپریم کورټ یا هر یو 'آنریبل کورټ' چه دے ، د هغے Interpretations به کوی جی۔

جناب سپیکر: دا لاء منسټر صاحب دے باندے ایکټ کښے Amendment نه شی راؤړے ؟

وزیر قانون: دے باندے دا گزارش دے جی چه د سپریم کورټ ډیرے فیصلے لکه یو خو دا 'سول سرونټ ایکټ' دے زمونږ د صوبه سرحد، د دے نه علاوه نور 'ایکټس' دی چه کوم وفاقی محکمو سره تعلق لری، بیا د Constitutional provisions باندے ، دا خو یو Consistent policy ده او دا Recognize principle of law دے چه Each and every post has to be advertised، دا مطلب دا دے په دے باندے خو مونږه څه Recommendation unanimous پاس کړو لکه مونږ پخپله غواړو چه داسے وی خو لکه دا خو اوس د ایم پی ایز یا ایم این ایز په خواهش باندے دا شے نه شی کیدے ، نو که مونږه دا پاس هم کړو، It will have no affect جی، دا نه مونږ قانون کښے تبدیلی راوستے شو، په آئین باندے چه کومے فیصلے شوے دی، د آئین د 'پروویژن' د لاندے داسے Numerous فیصلے شوے دی د آئین د لاندے چه Each and every post has to be advertised، خو صرف زۀ دا وئیل غواړمه چه دا ایشو تاسو دومره اوچتوئ، کوم ملگری چه نه وی پوهه، هغه زۀ خیر دے ځانله پوهه کوم، په ریکارډ ډیرے خبرے مونږه راوستل نه غواړو۔ دے وخت کښے یو ډیره ښه طریقه رائج ده، Let us continue it، هغے باندے به بیا ځانله خبرے اوکړو۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان! دے باندے څه Legal opinion دے ؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ لفظ ہی 'لوکل' جو ہے، یہ بڑے وسیع معنی رکھتا ہے۔ اب آپ 'لوکل' کو کس Sense میں استعمال کر رہے ہیں؟ اگر آپ کے کسی گاؤں کے سکول میں جگہ خالی ہے یا اس کے بی ایچ یو میں جگہ خالی ہے تو Naturally ان لوگوں کیلئے 'لوکل' وہ ہوگا لیکن اگر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال ہے یا ڈسٹرکٹ میں کہیں گورنمنٹ آفیسز ہیں، وہاں پر اگر 'لوکل' کی Definition ہوگی تو وہ اگر آپ اسی آدمی کو دینگے، مثال کے طور پر پھر تو سارا صوبہ سارا ضلع معنون ہو جائے گا۔ اسی

طرح اگر صوبے کی پوسٹ ہے، اب مثال کے طور پر پشاور کے ایک ہسپتال میں پوسٹ ہے یا پشاور کی ادھر کوئی پوسٹ ہے، آپ کے سیکرٹریٹ میں کوئی پوسٹ خالی ہے تو اگر آپ 'لوکل' کو Define کریں گے اس حد تک کہ جی وہ اس Constituency کی، اس علاقے کی ہوگی تو Naturally پھر آپ کے سارے سیکرٹریٹ میں صوبے کے کسی حصے سے بھی کسی کو نوکری نہیں مل سکے گی۔ آپ کے جو بڑے ہسپتال ہیں، ان میں پھر اسی Constituency سے باہر کسی کو نہیں لیا جائے گا تو اسلئے میں جناب سپیکر، حکومت سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ یہ 'لوکل' کی جو Definition ہے، اب یہ آپ اگر کسی پرائمری سکول کا لیتے ہیں، آپ مڈل سکول کا لیتے ہیں تو Naturally 'لوکل' کا مطلب اس علاقے کا ہوگیا لیکن اگر آپ سیکرٹریٹ میں کلاس فور کی پوسٹ 'لوکل' لیتے ہیں تو آپ کبھی بھی اس کو ایک حلقے تک محدود نہیں رکھ سکتے کیونکہ وہ صوبے کی پوسٹ ہوتی ہے، انسٹی ٹیوشن صوبے کا ہوتا ہے۔ اب اگر ڈسٹرکٹ میں ہے تو وہ ڈسٹرکٹ کا ہوتا ہے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پرویز خان، تاسو څه کوئ، دا Withdraw کوئ که نه مخکښې هاؤس ته ئے Put کړم؟

جناب پرویز احمد خان: ما خو تاسو ته وضاحت اوکړو چه زۀ ئے په هغه صورت کښې Withdraw کوم چه که چرې د سپریم کورټ د طرف نه دے باندے څه دغه وی نو په هغه صورت کښې-----

جناب سپیکر: دا پرویز خان، 'کنډیشنل' خبره مو اوکړه، څه 'ډبل مائنډډ' خبره ده۔

آوازیں: ہاؤس کے سامنے Put کریں۔

جناب پرویز احمد خان: هغه جناب والا، نور اختیار خو ستاسو د هاؤس دے، تاسو چه څه فیصله کول غواړئ۔ ما خو تاسو ته صرف هغه 'کلیرنس' اوکړو چه دوئ اوفرمائیل چه د سپریم کورټ د طرف نه دے باندے څه دغه دے نو د هغے مطابق ما دا اوئیل که څه وی نو بیا خو تاسو هاؤس ته اجازت دے چه څه-----

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، دا ایډوکیټ جنرل صاحب ناست دے، دوئ نه رائے واخلئ۔

جناب سپیکر: جی ایڈوکیٹ جنرل صاحب! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جی اور پہلے تو آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں کہ ڈیڑھ سال بعد کہیں آپ ادھر تشریف لائے ہیں۔ (تالیاں) ہر وقت آپ کو دعوت ہے کہ آپ آئیں، خیر تھوڑا تھوڑا۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ جنرل: یہاں پر اس ہاؤس میں نہ آنے کی وجہ بھی وہ سرکاری کام ہوتا ہے، میں ادھر بھی سرکار ہی کے کیسز کرتا ہوں اور یہاں پر بھی جب آتا ہوں۔ اس میں یہ قانون جو ہے، کافی اس میں وضاحت ہے۔ یہ NWFP, Civil Servants Appointment, Promotion & Transfer Rules.۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ذرا، کیا ہے، کانسٹی ٹیوشن کا۔۔۔۔۔

ایڈوکیٹ جنرل: نہیں، نہیں، یہ 'سول سرونٹس' ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں؟

ایڈوکیٹ جنرل: 'سول سرونٹ ایکٹ' جو ہے، اس میں اس ضمن میں کافی وضاحت ہے، There is no confusion, there is no ambiguity، یہ NWFP Civil Servants Appointment, Promotion & Transfer Rules، تو ان رولز میں دو طریقے دیئے گئے ہیں: ایک ہے پروموشن کا اور دوسرا ہے Direct initial recruitment کا، تو یہ اس کا سیکشن 10 جو ہے، یہ 'پارٹ III' ہے سیکشن 10 کا And it deals with initial appointment، سیکشن 10 یہ ہے، It reads: "Appointment by initial recruitment, initial appointment to posts in various pay scales, shall be made (A) if the post falls within the purview of the commission, on the basis of examination or test to be conducted by the Commission or (B) if the post does not fall within the purview of the Commission, in the manner as may be determined by Government". آگے سب کلاز 2 اگر ہے، "Initial recruitment to post which does not fall in the purview of the Commission, shall be made on the recommendation of the Departmental Selection Committee if the vacancies have been advertised-----

جناب سپیکر: ایڈوکیٹ جنرل صاحب! میں آپ سے Laws نہیں پوچھ رہا، میں جو پرویز احمد خان کی ریزولیوشن سامنے آئی ہے، ہاؤس میں Put ہوئی ہے، وہ اس پر 'ڈبل مائنڈڈ' ہیں، اگر سپریم کورٹ کا Verdict اس پر کوئی ہے، آپ کو معلوم ہے، Clear decision کوئی آیا ہے؟

Advocate General: No, no; that decision was in respect of cases in which the land owners had donated property for the construction of schools and subsequently they filed suits against the department for getting vacancies for the men of their choice. اس سلسلے میں پشاور ہائیکورٹ کا Judgment-----

آوازیں: ہاؤس کو Put کریں۔

جناب سپیکر: میں ایسا کرتا ہوں کہ ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔ The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: Not very clear. Those who are in favour of it may stand in front of their seats. Count it down please, count it down please. Be quiet please, be quiet please. Twenty three. Now those who against it may stand up.

(The motion was defeated)

(تالیاں)

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، چه یو ووټ هم په 'No' کښے راشي نو بس قرارداد Against شو۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، مجھے سب معلوم ہے، آپ ذرا مجھے اپنا کام کرنے دیں-----

سینئر وزیر (بلدیات): جناب-----

جناب سپیکر: دیکھیں جی جب چیئر کو Clear نہیں ہوتا تو اپنی-----

سینئر وزیر (بلدیات): 'کلیئر' کی بات نہیں ہے۔ جناب سپیکر، صرف ایک 'No' بھی ہو جائے نا تو وہ بھی 'بائنڈنگ' نہیں ہے، تو آپ اسکو-----

جناب سپیکر: کتنے ہو گئے، ہاں؟

سینئر وزیر (بلدیات): اتنا اسکو سمجھ نہیں پڑتا، دے پوهیږي؟

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, the resolution is dropped. Muhammad Ayub Khan Ashari, honourable Minister for Science, & Information Technology, NWFP, Mr. Wajid Ali Khan,

honourable Minister for Environment, NWFP, Syed Jaffar Shah, MPA, Dr. Haider Ali Khan, MPA, Mr. Waqar Ahmad Khan, Mr. Shamsher Ali Khan, Mr.Sher Shah Khan, to please move their Joint resolution No. 287, one by one. Mr. Muhammad Ayub Khan Ashari, please.

<u>جناب محمد ایوب خان (وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی):</u> "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے متاثرہ اضلاع کے آئی ڈی پیز کیلئے پچیس ہزار روپے نقد اور پانچ ہزار روپے بیت المال سے دینے کا اعلان کیا گیا ہے لیکن وہ افراد جو متاثرہ اضلاع میں پھنسے ہوئے ہیں اور شرپسندوں کا مقابلہ بھی کر رہے ہیں، ان کو امداد سے محروم رکھا گیا ہے۔ لہذا مذکورہ ریلیف تمام متاثرین کو دیا جائے اور متاثرہ اضلاع میں پھنسے ہوئے متاثرین کو بھی مذکورہ امداد میں شامل کیا جائے۔"

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اگر سارے آپ معزز اراکین کی طرف سے ہے، جن کا نام میں لے چکا ہوں، اگر آپ Agree کرتے ہیں تو یہ ایک دفعہ کہنا ٹھیک ہے جی؟

<u>جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات):</u> جی سر، ٹھیک ہے۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> جی سر، ٹھیک ہے۔

<u>ڈاکٹر حیدر علی:</u> جی سر، ٹھیک ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Joint resolution moved by the honourable Ministers/ Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Mr. Javed Abbasi Sahib, Barrister Muhammad Javed Abbasi Sahib, to please move his resolution No. 290.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جی، 290 سر۔ جناب سپیکر، "یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حلقہ پی ایف 48 جو کہ جنگلات کے وسیع ذخائر کا حامل علاقہ ہے اور مری کے سنگم پر واقع ہے، جہاں پر لوگ دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں سیر و تفریح کیلئے آتے ہیں اور سردیوں میں برفباری کے موسم میں مقامی لوگ بامر ضرورت جنگلات کی کٹائی کرتے ہیں، لہذا گلیات کے حسن کو برقرار رکھنے کی خاطر فوری طور پر اس علاقے میں سوئی گیس فراہم کیا جائے۔"

جناب سپیکر، چونکہ میں جس علاقے کی بات کر رہا ہوں، وہ علاقہ گلیات کے ساتھ ہے، شدید سردی جناب سپیکر، وہاں ہوتی ہے اور بعض دفعہ ٹمپریچر جو ہے، وہ 'مائنس' پندرہ اور بیس تک جاتا ہے۔ وہاں گھروں کو گرم رکھنے کیلئے اور اپنی زندگی گزارنے کیلئے۔۔۔۔۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> Agree کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Agree کرتے ہیں؟

<u>وزیر قانون:</u> ایجنڈا لمبا ہے، Agree کرتے ہیں تاکہ آگے چلیں۔ Agree کرتے ہیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> بڑی مہربانی، جناب۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی گورنمنٹ Agree کرتی ہے، آپ بیٹھ جائیں۔ The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Muhtarama Tabassum Shams, to move her resolution No. 294. Tabassum Shams Bibi.

<u>بیگم تبسم شمس:</u> "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے کے تین بڑے ہسپتالوں یعنی ایل آر ایچ، کے ٹی ایچ اور ایچ ایم سی میں بچوں کے دل کے امراض کے ڈاکٹرز کے ساتھ ساتھ سرجن بھی Provide کئے جائیں تاکہ ہمارے بچوں کو اپنے صوبے میں تمام سہولیات میسر ہوں۔"

سپیکر صاحب، میں اس پر تھوڑا سا بولوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، لاء منسٹر صاحب۔

<u>Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law):</u> Agree.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Mr. Ghulam Muhammad Khan, MPA, to please move his resolution No. 303. Mr. Ghulam Muhammad Khan, please.

جناب غلام محمد: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ ملاکنڈ ڈویژن میں حالیہ سیکیورٹی خدشات کی وجہ سے کیمیائی کھاد اور زرعی ادویات چترال نہیں پہنچ سکیں، لہذا مرکزی حکومت چترال کو آفت زدہ قرار دیکر بینکوں سے دیئے ہوئے زرعی قرضہ اور کمرشل قرضہ جات معاف کئے جائیں۔"

جناب سپیکر، وزیر اعظم صاحب نے واضح اعلان فرمایا ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں زرعی قرضے معاف کئے گئے لیکن مجھے نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑرہا ہے کہ ضلع چترال کو ابھی تک اس میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں حکومت سے کہ آیا چترال ملاکنڈ ڈویژن کا حصہ نہیں ہے، اگر حصہ ہے تو اس کو کیوں محروم کیا گیا ہے؟ اسلئے میں چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ چترال کو آفت زدہ قرار دیکر وہاں کے جتنے بھی زرعی قرضاجات ہیں، ان کو معاف کیا جائے۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر، وہاں بروقت کیمیائی کھاد نہیں پہنچ سکی اور ہماری کھادوں کی وجہ سے وہاں لوگوں کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی گورنمنٹ کی طرف سے لاء منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب، آپ Favour کرتے ہیں کہ Oppose کرتے ہیں؟

وزیر قانون: بالکل جی سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously. Mr. Saleem Khan, honourable Minister for Population Welfare, NWFP, to please move his resolution No. 306. Mr. Saleem Khan, Mufti Kifayatullah Sahib and Mr. Shah Hussain, MPA and Mr. Wajih-uz-Zaman, to please move their Joint resolution No. 307. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: دا شاہ حسین نیازبین دے جی، دے پہ مونږ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شاہ حسین خان، پہلے۔

جناب شاہ حسین خان: صحیح ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ الائی، بٹگرام اور مانسہرہ کے جنگلات میں 8 اکتوبر 2005 کے زلزلے سے 'لینڈ سلائیڈنگ' ہوئی ہے جس کی وجہ سے بہت سارے قیمتی درخت گر پڑے ہیں جن کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے، لہذا حکومت

محکمہ جنگلات کو ہدایت کرے کہ وہ ان جلی ہوئی لکڑی کو مفید بنانے کا بندوبست کرے تاکہ حکومت اور مالکان نقصان سے بچ سکیں۔"

جناب سپیکر: جی جناب واجد علی خان صاحب۔ واجد علی خان صاحب کا مائیک ذرا آن کریں۔ وہ Agree کرتے ہیں یا Oppose کرتے ہیں جی؟ واجد علی خان صاحب، آنریبل منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔ جی!

جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات): جناب سپیکر صاحب، خومره چه د زلزلے خبره ده او په هغے کښے د دوئ دا 'لینډ سلائیډنگ' او د دوئ د تاوان خبره ده نو دغه حده پورے به دا خبره خو مونږه اومنو چه واقعی دا سے که شوے وی او یا خو د دے د پاره اصولی طور د دے سره مونږه Agree کوؤ خو د دے Amendment سره چه دے له مونږ یوه کمیټی جوړه کړو د خپل ډیپارټمنټ په حواله باندے چه هغوی مونږ ته دا تعداد راکړی چه واقعی دا شے په خومره تعداد کښے دے او خومره د دے Damages شوی دی نو که هغه کمیټی رپورټ راکړی نو مونږ به د هغے مطابق بیا په دیکښے فیصله اوکړو او دغه حده پورے دا مونږ منو چه مطلب دا دے که شوی وی چه د کمیټئ د هدایات په رڼړا کښے چه د دے تعداد خومره دے، په خومره تعداد کښے دا اونے تباه شوی دی، خومره موجود دی او خومره نه دی؟

جناب سپیکر: په دے وخت کښے ریزولیوشن دے، دا تاسو Oppose کوئ او که Favour ئے کوئ؟

وزیر جنگلات: نه جی Favour ئے کوؤ خو د دے د پاره چه مونږه یوه کمیټی خپله جوړه کړو چه د هغے هغه تعداد وغیره مونږ ته معلوم شی۔

جناب سپیکر: دا ټھیک شوه۔ دا ریزولیوشن به پاس کړو نو تاسو به کمیټی جوړه کړئ د دے هاؤس نه۔ دا د گورنمنټ کار دے، په دیکښے Amendment نه کوؤ، دا ستاسو خپله خوښه ده، تاسو به جوړه کړئ۔ The motion before the House is that the joint resolution-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا ستاسو د ټولو د پاره شو کنه، دا شاه حسین صاحب چه کوم Move کړو۔ The motion before the House is that the joint resolution moved

by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Syed Muhammad Ali Shah Bacha Sahib, to please move his Resolution No. 308. Muhammad Ali Shah Sahib.

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملاکنڈ ایجنسی شورش زدہ علاقہ ہے اور شدت پسندوں کے خلاف فوجی آپریشن سے متاثرہ ہو چکا ہے اور ملاکنڈ ایجنسی میں لیویز کا کردار بہت اہم ہے اور علاقے میں امن وامان قائم رکھنا ان کی ذمہ داری ہے، ان کی مراعات اور تنخواہ انتہائی قلیل ہے اور لیویز کی تعداد بھی بہت کم ہے، لہذا ملاکنڈ لیویز کے موجودہ سکیلوں کو اپ گریڈ کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔"

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرډر۔ په دیکښے ضلع دیر شامل کړئ سر، دیر ضلع سر، ماوئیل چه شامل کړئ۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن میں آپ وہ نہیں کر سکتے۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی بالکل سپورٹ کرتے ہیں اسکو۔ We support the resolution.

جناب سپیکر: سپورٹ کرتے ہیں؟

جناب محمد زمین خان: سر، دا Amendment پکښے راولئ۔ هغه ته اووایئ، هغه به Amendment پکښے شامل کړی۔

جناب سپیکر: پورا ملاکنڈ ڈویژن اس میں ہے نا۔

جناب محمد زمین خان: ملاکنډ ډویژن کښے دا لیویز چه دی، دا په دیر کښے دی او په ملاکنډ ایجنسئ کښے دی، په سوات کښے نشته دے۔

وزیر قانون: ملاکنډ ایجنسی پکښے بشمول راغله کنه یار۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Mr. Bashir Ahmad Bilour Sahib, honourable Minister for Local Government, Mr. Rahimdad Khan, honourable Minister for P & D, Mr. Akram Khan Durrani Sahib, Mr. Sikander Hayat Khan Sherpao Sahib, Mr. Munawar Khan, MPA, Mr. Muhammad Javed Abbasi, Ms. Nighat Yasmin Orakzai Bibi, to please move their joint Resolution No. 309, one by one. Bashir Ahmad Bilour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: "یہ صوبائی اسمبلی برطانیہ کے وزیر اعظم 'گورڈن براؤن' کے پختونوں کے خلاف حالیہ بیان کی پرزور مذمت کرتی ہے اور اس کے بیان پر غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے 'گورڈن براؤن' پہ واضح کرتی ہے کہ پختون اسلام پسند، امن پسند اور بہادر قوم ہے، اسلئے مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ Officially اس بیان پر احتجاج کیا جائے۔"

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! آپ بھی اپوزیشن کی طرف سے پڑھیں تو میرے خیال میں دو کافی ہو جائیں گے۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): ٹھیک ہے جی۔ محترم سپیکر صاحب، شکریہ۔ "یہ صوبائی اسمبلی برطانیہ کے وزیر اعظم 'گورڈن براؤن' کے پختونوں کے خلاف حالیہ بیان کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور اسکے بیان پر غم وغصے کا اظہار کرتے ہوئے 'گورڈن براؤن' پر واضح کرتی ہے کہ پختون اسلام پسند، امن پسند اور بہادر قوم ہے، اسلئے مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ Officially اس بیان پر احتجاج کیا جائے۔"

Mr. Speaker: Rahimdad Khan Sahib, honourable Minister for P& D

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: "یہ صوبائی اسمبلی برطانیہ کے وزیر اعظم 'گورڈن براؤن' کے پختونوں کے خلاف حالیہ بیان کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور اس کے بیان پر غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے 'گورڈن براؤن' پر واضح کرتی ہے کہ پختون اسلام پسند، امن پسند اور بہارد قوم ہے، اسلئے مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ Officially اس بیان پر احتجاج کیا جائے۔"

جناب سپیکر: جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ "یہ صوبائی اسمبلی برطانیہ کے وزیر اعظم 'گورڈن براؤن' کے پختونوں کے خلاف حالیہ بیان کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور اس کے بیان

پر غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے 'گورڈن براؤن' پر واضح کرتی ہے کہ پختون اسلام پسند، امن پسند اور بہادر قوم ہے، اسلئے مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ Officially اس بیان پر احتجاج کیا جائے۔"

جناب سپیکر: جناب منور خان صاحب، منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ "یہ صوبائی اسمبلی برطانیہ کے وزیر اعظم 'گورڈن براؤن' کے پختونوں کے خلاف حالیہ بیان کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور اس کے بیان پر غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے 'گورڈن براؤن' پر واضح کرتی ہے کہ پختون اسلام پسند، امن پسند اور بہادر قوم ہے، اسلئے مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ Officially اس بیان پر احتجاج کیا جائے۔"

جناب سپیکر: جناب بیرسٹر جاوید خان، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much, Sir. "یہ صوبائی اسمبلی برطانیہ کے وزیر اعظم 'گورڈن براؤن' کے پختونوں کے خلاف حالیہ بیان کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور اس کے بیان پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے 'گورڈن براؤن' پر واضح کرتی ہے کہ پختون اسلام پسند، امن پسند اور بہادر قوم ہے، اسلئے مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ Officially اس بیان پر احتجاج کیا جائے۔"

جناب سپیکر: نگہت یاسمین اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ "یہ صوبائی اسمبلی برطانیہ کے وزیر اعظم 'گورڈن براؤن' کے پختونوں کے خلاف حالیہ بیان کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور اس کے بیان پر غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے 'گورڈن براؤن' پر واضح کرتی ہے کہ پختون اسلام پسند، امن پسند اور بہادر قوم ہے، اس لئے مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ Officially اس بیان پر احتجاج کیا جائے۔"

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جو بھی ہے، آپ صحیح کریں اور ٹھیک نام لکھیں۔ The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Ministers/ honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously.

(تالیاں)

Mr. Speaker: 'Tea Break' for twenty minutes.

(اس مرحلہ پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی بیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ Syed Aqil Shah Sahib, honourable Minister for Sports, to please move his resolution No. 310. Syed Aqil Shah Sahib, honourable Minister, please.

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وثقافت): شکریہ، سپیکر صاحب۔ قرارداد نمبر 310: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ 'پاکستان کرکٹ بورڈ' کو اس امر کی سفارش کرے کہ حالیہ 'کرکٹ چیمپئن ٹرافی ٹورنمنٹ' میں ایمپائر کے بار بار جانبدارانہ فیصلوں کی وجہ سے پاکستان کو نیوزی لینڈ کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا جس کو دنیا میں لاکھوں لوگوں نے براہ راست دیکھا، جس کی وجہ سے پاکستانی عوام میں غم وغصہ پایا جاتا ہے، لہذا 'پاکستان کرکٹ بورڈ' آئی سی سی سے مطالبہ کرے کہ متعلقہ ایمپائر کو اس کے غلط فیصلوں کی وجہ سے 'ایلیٹ بین القوامی ایمپائرنگ' کی لسٹ سے ایک سال کیلئے نکالا جائے۔" اور اگر آپ کی اجازت ہو تو اس کے ساتھ ایک جملہ اور Add کرنا چاہتا ہوں کہ "یہ اسمبلی کپتان یونس خان سے اپنا استعفی واپس لینے کی استدعا کرتی ہے"۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Ms. Noor Saher Bibi, to please move her resolution. Noor Saher Bibi.

محترمہ نور سحر: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سوات حالیہ دہشت گردی کے واقعات سے بری طرح متاثر ہوا ہے اور وہاں پر کافی مالی اور جانی نقصانات ہوئے ہیں، نیز سوات کے غریب عوام کا پورا ذریعہ معاش تباہ ہو چکا ہے جس میں فروٹ، ہوٹلنگ کا کاروبار اور انڈسٹری مکمل تباہ ہو چکی ہے، لہذا حکومت سوات کے غریب عوام کیلئے خصوصی پیکیج کا اعلان کرے تاکہ دہشت گردی سے متاثرہ عوام کو کسی حد تک مطمئن کر سکے۔" تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his Resolution No. 312. Saqibullah Khan.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، زۀ به جی ستاسو په وساطت باندے دا ریزولیوشن اووایم جی او بیا به یو څو خبرے پرے کوم، سر۔مهربانی۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ محکمہ تعلیم (ابتدائی وثانوی) میں گریڈ 1 تا 7 کی ترقی / بھرتی (ماسوائے اساتذہ پوسٹوں کے) اور اشتہار کے لوازمات کے بغیر متعلقہ ایم پی اے کی سفارش پر کی جائے تاکہ لوکل ایریا کے عوام کو انکا حق دیا جاسکے اور سکول میں انتظامی امور احسن طریقے سے انجام دیئے جاسکیں، تاہم درخواست دہندہ کی تعلیمی اہلیت اور دیگر کوائف محکمہ کے قواعد وضوابط کے مطابق ہونے چاہئیں۔"

جناب سپیکر صاحب، دا ایک تا چار پورے، په دے باندے ډیر زیات ډسکشن اوشو، که ستاسو اجازت وی نو زۀ به په دیکښے لږ اووایمه چه دا ایک تا سات والا، زۀ وایم لگیا یم جی۔ سر، زمونږه په سکولونو کښے ډیر داسے پوستونه دی، لکه 'لیبارټری اټنډنټ'، لکه نور چه په سات سکیل کښے راځی او چار سکیل نه بره دی او د هغے پرابلمز هم دا وی چه هغه نه Fill کیږی او د هغے د وجے نه په لیبارټرئ کښے سامان پروت وی، د یو اشتهار د وجے نه هغه بند وی او ماشومانو ته، هغه سامان هم خرابیږی او دغه کیږی جی، سپیکر صاحب، یو د سپریم کورټ د آرډر خبره ده، هغه اے جی صاحب، تاسو ته پته ده، پخپله ئے اووئیل چه د سپریم کورټ چه کوم آرډر دے، هغه د دے مطابق نه دے بلکه هغه د 'لینډ اونر' یا 'ډونر' د کیس مطابق دے، هغه Specific دے، دا Specific نه دے جی۔ دویمه خبره دا ده سر، چه ریزولیوشن کله Unanimously پاس شی، ریزولیوشن جی سفارش دے او سوائے Unanimously چه پاس شوے نه وی، نور چه هر څه وی، که په میجارټی باندے اوشی او که په Simple majority، که ټو تهرډ باندے هم اوشی، د هغے د سفارش نه علاوه هیڅ څه ویلیو نشته دے، هغه مونږه سفارش کوؤ، یو شی ته د حکومت توجه کوؤ او خپله رائے ورکوؤ چه بهئ دا داسے پکار دے، Unanimous واحد دے چه هغه Binding دے په حکومت باندے خو هغه داسے نه ده سر، چه هم اوس Binding شو، په هغے

باندے لکه قاضی صاحب زما Correction اوکړو چه شپږ میاشتے د حکومت سره دی چه هغه اوګوری چه دا اوس Binding کول دی، په دے باندے عمل کول دی، د دے طریقه کار څه دے ؟ په هغے کښے که چرته Amendment په ایکټ کښے پکار وی نو هغه به هم کوی، د هغے نه بغیر به هم کیږی۔ زما په نیز باندے په دیکښے که Complication راځی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه۔

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، زما یوه خبره واورئ جی۔ جناب سپیکر صاحب! که تاسو ما له موقع راکړه۔۔۔۔۔

(شور)

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زهٔ د دے سپورټ کومه جی۔

(شور)

جناب سپیکر: بس ٹھیک شوه کنه جی۔ جب آپ لوگ Agree کرتے ہیں تو بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زهٔ دا ریکویسټ کوم چه په دے باندے د اسمبلئ نور هم ټائم اغستے شوے دے، زمونږه آنریبل منسټر صاحب هم وائی، زمونږه آنریبل سینیئر منسټر صاحب هم وائی چه حکومت غواړی، نو زهٔ وایمه که دا Unanimously پاس کوئ نو بیا د خپل ملګری راغونډ کړی او دا مشران چه کوم په دے پوهیږی او یو طریقه کار د جوړ کړی او مونږه به خیر دے Amendments راولو خو چه دا پرابلم Solve کړو جی۔ دا 'جونیئر کلرک'، ' لیب اټینډنټ' او دا نور چه څومره دی، دا د یو مقصد د پاره وی چه انتظامی امور چلوی۔ دا داسے جوړ شوی نه دی۔ ٹھیک ده زمونږه خواهش دے چه مونږه پرے خلق بھرتی کړو خو د دے یو مقصد هم دے او د دوئ کار هم دے، چه دا کسان نه راځی، په هغے کښے پرابلمز وی نو زهٔ دا ریکویسټ کوم چه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب! تاسو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ-----

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! صرف ایک محکمہ تعلیم نہیں-----

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، میں سمجھ گیا، آپ اور محکمے بھی شامل کرنا چاہتے ہیں۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، سارے محکمے جتنے بھی اگر شامل ہو جائیں تو یہ پھر کل، آج کے بارے اور دوسرے بارے میں یہ سارے شامل ہوئے تو اچھا ہے۔

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کہ آنریبل ممبر داسے وائی نو زمونږه هم دا خواهش دے چه خیر دے په کمیشن باندے ئے اوکړئ۔ مونږه چه د ایلیمنټری د پاره دا کړے دے، د هغے وجه دا ده چه مونږه دا ټول سکیلونه کړی دی، نورو کښے کیدے شی چه پرابلمز وی، نو زهٔ دا خواست کوم چه هغوی د خپل جدا اوکړی۔

وزیر قانون: داسے ده جی چه دا 'ایشو' بار بار Crop up کیږی اسمبلئ کښے جی، په دیکښے Thorough study چه کومه ده، په لاء ډیپارټمنټ کښے به مونږه Thorough study اوکړو، دا ټول ملګری چه کوم کوم پکښے دلچسپی لری، دوئ به هم راشی۔ زما دا خپله View ده چه کوم آئین پاکستان دے، هغه داسے مونږ له کهلاؤ چهټی نه شی راکولے چه یره مونږه اشتهار به هم نه کوؤ او مونږه به د ایم پی اے صاحب په Recommendation باندے، لکه بیا خو Liberty of choice چه کوم دے، هغه ستاسو دغه کیږی، د هر سړی یو Right چه He should seek job without any recommendation یا Hindrance یا دغه، دا خو We are trying to restrict چه کوم زمونږه Basic fundamental rights دی۔ This is my view about this resolution-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب-----

وزیر قانون: یو منټ-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، زهٔ بالکل د دوئ خبره 'سپورټ' کومه جی۔ په 'گراؤنډ' باندے چه کوم کار روان دے، په هغے کښے د ایک نه د چار پورے اوس هم په Recommendation کیږی، د دے نه مخکښے به بغیر اشتهار هم کیدل، بالکل زهٔ د دهٔ سره 'سپورټ' کومه جی۔ پکار دا ده، که فرض کړه مونږه Violation کوؤ، د هر یو که کوؤ نو بیا پکار ده چه مونږه ئے اونکړو۔ زهٔ به دلته تاسو ته درخواست په دے باندے کوم چه دا د Thrash out شی نو مونږه ئے دغه کوؤ جی۔

وزیر قانون: دا تاسو واپس واخلئ، مونږه به ئے Thrash out کړو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ(ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! څه وایئ؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب-----

جناب سپیکر: تهٔ پکښے-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تاسو له موقع درکوم جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ډیره مننه۔ جناب سپیکر صاحب، چونکه دا Service related matter دے، ثاقب اللہ خان او یا زمونږه کوم گران ممبران صاحبان دا وائی چه دا کلاس فور څومره دی، ایک یا دو سکیل والا، دا د On recommendation of concerned MPA کیږی، تر څو پورے چه رولز دی، زما په لاس کښے دی دا رولز، نو په دیکښے دا ټول چه کیږی، دا به سلیکشن کمیټی کوی، ایک نه والا، د دے د پاره باقاعده لاء ده-----

جناب سپیکر: بی بی! آپ بیٹھ جائیں، لاء منسٹر صاحب سے میں رائے لونگا، آپ بالکل ڈسٹرب نہ کریں جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نو د دے لاء دا ده چه هر یو پوسټ به Thoroughly ټیسټ کوی او بیا زمونږه گورنمنټ دا Amendments کړی دی چه که فرض کړه 'ایمپلائمنټ ایکسچینج' وی، د کلاس فور د پاره به د هغه ځائے نه کال 'ایشو'

کیږی او چه په کوم ډسټرکټ کښې 'ایمپلائمنټ ایکسچینج' نه وی نو بیا 'ایډورټائزمنټ' Must دے۔ دا یو Recommendatory provision، بیا د هغې سلیکشن کمیټی اتهارټی ده، هغوی به باقاعده په دیکښې، چه دغه سلیکشن کمیټی به څنګه جوړیږی؟ هغه ایس اینډ جی ډی یا اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ به هغوی ته لیږی چه په دے طریقه باندے کیږی۔ په هغې کښې 'اپوائنټنګ اتهارټی' د هغوی چیئرمین وی، ورسره د هغه ډیپارټمنټ یو ممبر وی، ورسره د اسټیبلشمنټ ممبر وی، د هغوی به کیږی۔ تر څو پورے، زهٔ هم دا وایمه چه زمونږ سره، د دے هاؤس سره ډیر 'پاور' دے، مونږه کوؤ لیجسلیشن، په دیکښې دا ترمیم راشی کنه، دا ترمیم د اوکړی، دا 'پاور' د ورکړی یو ایم پی اے ته کنه چه بهئ آئنده د کلاس فور چه څومره 'اپوائنټمنټس' کیږی، هغه به د Concerned MPA په Recommendation باندے کیږی۔ یو به هغے ته لاء، یو Back هم ملاؤ شی، یو سپورټ به ملاؤ شی نو بیا به هغه چیلنج کیږی هم نه، نو زما عرض دا دے چه څومره اپوائنټمنټس کیږی، خواه هغه ایک سکیل وی، دو وی، تین وی نو د هغے اپوائنټمنټ خو لاء دا وائی، باقی دا خو که مونږه، د ګورنمنټ خپل یو 'انډرسټینډنګ' دے چه زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب ایم پی اے ګانو ته، منسټرانو ته دا وئیلی دی چه کومه علاقه کښې کلاس فور پوسټ وی نو تاسو د هغه په Concern باندے او د هغه نه مرضی اخلئ۔ بله دویمه خبره دا ده جی، د کلاس فور په سلسله کښې به زهٔ دا اووایم چه په هغے باندے Rule 12 sub rule (3) is very clear چه په هغے کښې دا لیکلی دی چه تاسو به لوکل خلق اخلئ، لکه For example ستاسو د چغرمټئ مثال به زهٔ واخلم چه هلته یو هسپتال وی، نو د هغے دا مطلب دے چه د چغرمټئ نه بهر سړے به تهٔ نه اخلے، که فرض کړه په چغرمټئ کښې نه ملاویږی نو د هغے په Surrounding کښے، په سیمه کښے چه کوم وی نو هغه به تهٔ اخلے، نو دا ضروری خبره ده، دا د رولز مطابق شوے دے۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب! دا دوئ چه 'ایډورټائز' کوی او دا دومره، یو ممبر صاحب ته پنځوس تنه راشی، یو خوشحاله شی او یو کم پنځوس ترے خفه شی، دغه پروسیجر په دیکښے، په ایکټ کښے به ترمیم راولئ، څه به کوئ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: په دیکښې جی Amendment راوستے شی کنه، لکه د هاؤس سره خو ډیر پاور دے کنه، هاؤس لاء فریم کوی کنه، We are law framers، مونږه لاء فریم کوؤ، مونږه هر قسم Amendments راوستے شو خو هغه Amendments یا هغه لاء Introduce کولے شو Which is not inconsistent with the Constitution، چه کانسټی ټیوشن، زهٔ وایم چه Deviation مه کوئ، نور هر قسم لاء راوستے شو۔ داسے څه خبره خو نشته دے او نه ممانعت شته دے چه یره، که فرض کړه مونږه په دیکښې، هم په دے لاء کښې چه دا کوم ما ریفرنس درکړو، په دیکښې هم مونږه دا وایو چه یره یو 'اپوائنټنګ اتهارټی' دے On the recommendation of local MPA کوی نو څه بدیت خو پکښې نشته دے۔ نو زما رائے ده چه په دیکښې لیجسلیشن پکار دے، لکه زهٔ تاسو له یو مثال درکوم جی، سوری، زهٔ به تاسو ته سټی هسپتال واخلم، سټی هسپتال کښې مخکښې ورځو کښې سوله کسان بهرتی شوی دی او په سوله کسانو کښې اته اردلیان دی، څلور چوکیداران دی او څلور سویپرز دی۔ په دے شپاړس کسانو کښې صرف د ډسټرکټ پشاور د پاره درے دی، نورو کښې پینځه د نوښار دی، یو پکښې د پینډئ دے، یو د خیبر ایجنسئ دے او نور د بل ځائے دی۔ اوس ستاسو دا هاؤس دے، اندازهٔ اولګوئ چه یره شپږ کلاس فور کسان پکښې د نوښار نه بهرتی شوی دی، د بډه بیرے پکښې نشته دے، د عاقل شاه صاحب Constituency ده، د هغوی پکښې نشته۔ All these appointments were made in the violation of the rule as such before Your honour-----

جناب سپیکر: تهیک شوه جی۔

Mr. Wajih-uz-Zaman Khan: Sir,-----

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب وجیہہ الزمان خان: میں سر، یہ-----

جناب سپیکر: یہ Rules اور Legal aspect پر بولیں گے جی۔

جناب وجیہہ الزمان خان: میں لیگل سے باہر آرہا ہوں۔ سر، میں دونوں کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے یہ Suggestion دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں Legal technicalities میں زیادہ نہیں جانا چاہیئے۔ اس میں ایک Simple طریقہ میں آپ کو Suggest کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ہر ایم پی اے الیکشن لڑکر

اپنے علاقے سے آتا ہے، اس کی اپنی Compulsions ہوتی ہیں۔ اس میں اگر ایسا کر دیا جائے کہ جتنی بھی پوسٹیں کلاس فور کی ہیں، جس طرح کہ ثاقب اللہ خان نے کہا ہے، وہ آتے ہیں اور اس کا ایک Certain criteria ہوتا ہے کہ جس کا یہ میرٹ ہے، یہ اس کا Criteria ہے اور ایم پی اے صاحب سے یہ گزارش کی جائے، Concerned MPA سے کہ وہ اس Criteria کو Fulfill کرتے ہوئے، For example اگر چار پوسٹیں ہیں تو بیس نام دے دیں، تیس نام دے دیں، ان لوگوں کی لسٹیں، ان میں سے جو بھی کوالیفائی کرتا ہو، سلیکشن کمیٹی اس کی اپوائنٹمنٹ کر دے، اتنا پاور تو ایم پی اے کو ہونا چاہیئے اور Secondly یہ لوکل کی جو بات ہو رہی ہے، اس میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ لوکل وہ ہونا چاہیئے کہ جو اپنی Meager resources میں، اپنی تنخواہ میں Deliver کر سکے، ڈیوٹی دے سکے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صحیح بات ہے۔

جناب واجیہہ الزمان خان: دور کا آدمی جب لگ جاتا ہے سر، وہ یہ کرتا ہے کہ وہ محکمے میں اپنی تنخواہ کا 'پورشن' دے دیتا ہے اور گھر بیٹھ کر سارا سال تنخواہ کھاتا ہے، کام نہیں کرتا ہے۔ لوکل آدمی سے مراد Closest آدمی کہ جو Deliver کر سکے۔

جناب سپیکر: اب لیجسلیشن کی طرف جائیں گے، بہت زیادہ اب بھی، گورنمنٹ کی طرف سے، ٹریژری بنچز سے لاء منسٹر صاحب فائنل کریں، آپ کیا کرتے ہیں، ان کو سپورٹ کرتے ہیں، کیا کرتے ہیں؟

وزیر قانون: وہ تو اس نے Withdraw کر لیا، .He has Withdrawn اس نے تو Withdraw کر لیا ہے۔ اس کو تو ہم نے ریکویسٹ کی، He has withdrawn۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زمونږه مطلب دا دے چه دا یو پرابلم دے، حل کیږی جی۔ On ground reality هم دا ده چه Assurances مونږ ته ټولو ممبرانو هم راکړی دی، ملګرو هم راکړی دی چه دا به ستاسو په Recommendation باندے کیږی۔ پرابلم دا دے چه د دے حل پکار دے۔

جناب سپیکر: اوس Withdraw کوئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، ما لکه ریکویسټ اوکړو چه دلته کوم سینیئر ممبران دی، د دوئ د کمیټی جوړه شی، بلکه د کمیټئ ضرورت هم نشته دے، دا منسټر صاحب رااوغواړئ چه دا Thrash out کړو او یو حل ئے جوړ کړو چه چرته Amendment پکار دے، هغه اوکړو۔ زهٔ Withdraw کومه جی۔

(شور)

Mr. Speaker: Since this resolution is withdrawn and the Law Minister along with his other colleagues should thrash out this problem. Dr. Haidar Ali Khan, to please move his Resolution, لیکن اس میں توکافی ممبران صاحبان ہیں: ڈاکٹر ذاکراللہ خان، جناب سید محمد علی شاہ باچا صاحب، جناب ایوب خان اشاڑی، منسٹر سائنس ٹیکنالوجی، جناب وقار خان، جناب زمین خان، جناب عبدالستار خان، جناب گلستان خان بیٹنی صاحب، زیاد اکرم خان درانی صاحب، شمشیر علی خان صاحب، جناب جعفر شاہ صاحب، جناب شیر شاہ صاحب، سردار حسین بابک صاحب، سلیم خان صاحب، جناب قیصر ولی خان، جناب فضل اللہ صاحب، محترمہ یاسمین پیر محمد صاحب، محترمہ نور سحر بی بی، ملک طماش خان، جناب غلام محمد صاحب، جناب انور خان صاحب، جناب واجد علی خان صاحب، ڈاکٹر اقبال فنا صاحب، آپ سب کی طرف سے-----

جناب محمد جاوید عباسی: یہ ریزولیوشن تو ساری اسمبلی نے Move کی ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو One by one پڑھنا بڑا مشکل ہوگا، اگر Authorize کرتے ہیں تو-----

ڈاکٹر حیدر علی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر حیدر علی صاحب۔

ڈاکٹر حیدر علی: زمونږ د ټولو د طرف نه به ډاکټر ذاکرالله صاحب دا قرارداد وړاندے کړی۔

جناب سپیکر: چا ته جی؟

ڈاکٹر حیدر علی: ډاکټر ذاکرالله صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: شکریہ جی۔ "یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ چونکہ ہمارا صوبہ عرصہ دراز سے حالت جنگ میں ہے اور 'گلوبل وار' کے فرنٹ لائن صوبے کی حیثیت سے مسلسل متاثر ہورہا ہے، جس کی وجہ سے اس کے عوام بالعموم اور ممبران صوبائی اسمبلی اور وزراء بالخصوص بے چینی اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ منتخب اراکین اسمبلی، وزراء اور ان کے بچے مستقل دھمکیوں کا سامنا کررہے ہیں اور اپنے متعلقہ حلقوں میں رہنے سے قاصر ہیں چونکہ ان کے بچے روز کے دھمکیوں کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہورہے ہیں، اسلئے گزارش ہے کہ تمام اراکین اسمبلی کی رہائش کیلئے اسلام آباد میں مناسب رہائشی پلاٹ فراہم کئے جائیں تاکہ وہ اپنی فیملز کو محفوظ کرکے اپنے کام پر صحیح توجہ دے سکیں"۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Members, Ministers may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority. Mr. Muhammad Zahir Shah Khan MPA, to please move his resolution. Zahir Shah Sahib.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حالیہ مینگورہ ملاکنڈ ڈویژن میں فوجی آپریشن ہوا، اس کے دوران لوگ ہجرت کرکے صوبے کے دوسرے اضلاع میں آئے تھے اور حکومت نے ان لوگوں کیلئے یہ اجازت دی تھی کہ وہ اپنی این سی پی، یعنی نان کسٹم پیڈ گاڑیاں مخصوص وقت کیلئے اپنے ساتھ لاسکتے ہیں۔ اس طرح اکثر لوگ اپنی این سی پی گاڑیاں اپنے ساتھ لائے تھے، جس میں کئی گاڑیاں کسٹم حکام نے پکڑی ہیں، لہذا کسٹم حکام کو ہدایت کی جائے کہ ان گاڑیوں کو واگزار کرکے واپس اپنے علاقوں میں لے جانے کی اجازت دی جائے"۔

سپیکر صاحب، حکومت دا اجازت ورکړے وو او دا اختر ئے ورله آخرے تاریخ ورکړے وو، نو په روژه کښے او د روژے نه مخکښے دا گاډی کسټم حکام نیولی دی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، ټهیک شوه۔

جناب بشیر احمد بلور سینئیر وزیر(بلدیات): چه کوم وخت کښے مونږ دا Permission ورکړے وو نو په هغه وخت کښے آئی ډی پیز ډیر زیات وو نو هغوی ته مونږه اووئیل چه خپل گاډو کښے راشئ۔ حکومت یو فکس ټائم ورکړے وو، اکتیس تاریخ ته چه تاسو دا واپس کړئ۔ د هغے نه پس چه هغه دلته کښے چلیدل نو په دے وجه کسټم نیولی دی۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر(بلدیات): دا مونږه پاس کوؤ نه، دوئ به زمونږ سره کښینی، زهٔ به د کسټم والا سره خبره اوکړم نو بیا به دا خبره پکښے راولو۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ستا خبره نه منی، د هغوی خبره منی۔ تهٔ ولے د دے مخالفت کوے بلور صاحب؟

سینئیر وزیر(بلدیات): سفارش کوؤ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سفارش اوکړه، د هر شی مخالفت کوے، (قہقہہ) لږ غوندے، دا د مسلم لیگیانو گاډی نه دی۔

سینئیر وزیر(بلدیات): جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

سینئیر وزیر(بلدیات): جی، ہم پاس کرتے ہیں، آپ ناراض نہ ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر اطلاعات: دا ظاهر شاه صاحب یوه خبره ټهیک کوی۔ په دیکښے یو کمے داسے راغلے وو چه سی ایم صاحب د دے ځائے نه اعلان کړے وو او دے خلقو ته اجازت وو، خو د هغے ډیټ نه مخکښے څه نیولے شوی وو، د هغوی خلاف پرچه کټ شوے وه، هغه خلقو ته هم تکلیف دے، لهذا په ځائے د دے چه په دیکښے فرق اوکړے شی، مونږه هغوی ته د دے ځائے نه دا وایو چه لږ ډیر کمے بیشے شته دے خو ټول گاډو ته اجازت وو او اوس د هغوی داسے پریږدی چه هغوی

خپل طرف ته واپس لاړ شی، په ځائے د دے چه پرچه کبنے ئے ایسار کړی دی، هغوی ته تکلیف دے ، دا تکلیف د ختم شی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member, supported by Ministers may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

(Interruption)

Mr. Speaker: آپ بیٹھیں Mr. Salim Khan, honourable Minister for Population Welfare, to please move his resolution No. 306. Mr. Salim Khan, honourable Minister, to move his resolution.

جناب سلیم خان(وزیر بہبود آبادی): تھینک یو، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ضلع چترال صوبہ سرحد، ملاکنڈڈویژن کاایک پسماندہ ضلع ہے، انتظامی لحاظ سے یہ ضلع ملاکنڈڈویژن کیساتھ ہے۔ حالیہ ملٹری آپریشن کے دوران دیگر اضلاع کی طرح چترال بھی سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ وزیراعظم پاکستان جناب سید یوسف رضا گیلانی صاحب ملاکنڈڈویژن کو آفت زدہ قرار دیتے ہوئے وہاں کے زرعی قرضے معاف کرنے کا اعلان کر چکے ہیں مگر ضلع چترال کو اس پیکج سے محروم رکھا گیا ہے جو کہ اس پسماندہ ضلع کے عوام کیساتھ سراسر ناانصافی ہے، لہذا یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ ضلع چترال کو بھی اس خصوصی پیکج میں شامل کر کے زرعی قرضوں کی معافی کا فوری اعلان کرے"۔

جناب سپیکر: جی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی وہ تو نہیں ہے؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Item No. 11 & 12: Mr. Saqibullah Khan Chamkani MPA, to please move the NWFP Preventive Health Bill, 2009, may

be taken into consideration at once. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، میں نے بھی آپ کو اسلحہ کے سلسلے میں کچھ عرض کیا تھا۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اسلحہ کیلئے سر، میں نے کہا تھا کہ وہ ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: کدھر ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں نے تو دو بار بھجوادی۔ آپ نے خود وہاں سے رولنگ بھی دی ہے کہ ٹھیک ہے، اس کو لیتے ہیں۔ سر، چونکہ گورنمنٹ بھی اس پہ Agree ہے تو میرے خیال میں اس کو Take up کر لیتے ہیں۔ سر، اس کو Take up کر لیں، یہ صرف میرے حلقے کی نہیں پورے صوبے کی بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک ٹھاک قانون دان ہیں اور ایسے بوسیدہ کاغذوں پر چیزیں بھیجتے ہیں کہ ہمیں اس میں نظر بھی نہیں آتا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ صوبائی اسمبلی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, Mr. Israrullah Khan Gandapur, please move your resolution.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ "یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ آمرانہ دور میں نافذ کی گئی 'آرمز کنٹرول پالیسی مارچ 2000ء' نہ صرف صوبائی خود مختاری پر قدغن ہے بلکہ 'آرمز آرڈیننس 1965ء' کی بھی صریحاً خلاف ورزی ہے، لہذا سابقہ پالیسی کے مطابق غیر ممنوعہ بور کے لائسنسز کے اجراء کا اختیار صوبوں کو تفویض کیا جائے، نیز اگست 1994ء میں 222 اور 223 بور کے Semi-automatic ہتھیاروں کے لائسنسز کے اجراء پر صرف صوبہ سرحد میں عائد پابندی بھی فوری طور پر ختم کی جائے"۔

جناب سپیکر: جی حکومت کی طرف سے۔ Agreed? The motion before the House is that the NWFP Preventive Health Bill-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اوه، سوری۔ ملک قاسم خان صاحب چه کله پاشی، ما له ئے پیریان راولی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No '.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. یہ دوسری بھی ہے آپ کی؟ Mr. Israrullah Khan, to please move his resolution.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ "یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ صوبہ سرحد جس کی نوے فیصد آبادی زراعت پیشہ ہے اور جس کی معیشت پہلے افغان جنگ اور اب دہشت گردی کے خلاف جنگ کی وجہ سے زبوں حالی کا شکار ہے، کے عوام اب مزید ان مصائب کا بوجھ اٹھانے سے قاصر ہیں اور حکومت سرحد بھی اس پوزیشن میں نہیں کہ تنہا ان چیلنجز کا مقابلہ کر سکے، لہذا مرکزی حکومت نہ صرف صوبے کی معیشت کی بحالی کی طرف خصوصی توجہ دے بلکہ صوبہ سرحد حکومت کی طرف سے سو بلڈوزر کی خریداری کیلئے اپنے حصے کی ایک چوتھائی جمع شدہ رقم کیساتھ معاہدہ کے مطابق باقیماندہ تین چوتھائی رقم مہیا کر کے ان مجوزہ سو بلڈوزروں کی خریداری کو یقینی بنائے تاکہ اس صوبہ کے زراعت پیشہ عوام کی تکالیف کا ازالہ ہو سکے، نیز Crops Maximization Project No.2 اور 'واٹر مینجمنٹ' سائڈ پر نالوں اور کھالوں کی پختگی کیلئے روکے ہوئے فنڈز کو بھی جلد از جلد ریلیز کرے"۔

Mr. Speaker: Agriculture Minister Sahib. Ji treasury benches, accepted? The motion before the House is that the NWFP Preventive, sorry, ته وائے دے پاخوه، ځان نه ئے اخوا کړه، دا حال دے ؟ خبره ټهیک کوی۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Janab Malik Qasim Khan Sahib, to please move his resolution.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دونوں One by one، خیر ہے ایک، آپ یہ پیش کریں۔ جی بسم اللہ۔

ملک قاسم خان خٹک: زمونږ خو جی یوه اهم مسئله ده، دے ټول هاؤس ته زهٔ ریکویسټ کوم-----

جناب سپیکر: مسئلہ چھوڑو۔

ملک قاسم خان خٹک: زهٔ په پوائنټ آف آرډر باندے لګیا یم۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن پیش کریں جی۔

ملک قاسم خان خٹک: زهٔ ریزولیوشن پیش کوم خو زهٔ جی یو ریکویسټ خا مخا کوم۔ دا زمونږ ضلع او د کوهاټ ضلع په صوبه سرحد کښے د تیل ضلعے دی جی او زمونږ دا ریکویسټ دے چه جناب عالی، د اے این پی ټول قیادت کرک ته راغلے وو، مشر بلور صاحب، اسفندیار ولی خان او جناب امیر حیدر خان هوتی او رحیم داد خان، د ټوټل پیپلز پارټی قیادت وو ستاسو، زهٔ جرګے ته یو سوال کوم، لمن ورته اچوم چه جناب والا، مونږ سره واضح وعده شوے وه، دلته مونږ بهوک هړتال کړے وو او دوئ وائی چه تاسو ته به مونږ باقاعده رائلټی 20% درکوؤ او هر وخت د اے این پی او د پیپلز پارټئ حکومت دا وائی چه ایم ایم اے څه شے کړے دے؟ د ایم ایم اے حکومت په دوه ارب روپو کښے 5% ورکړے وے کرک ضلع ته او کوهاټ ضلع ته چه کوم پیداواری ضلعے دی او جناب والا، زمونږ دا ریکویسټ دے-----

جناب سپیکر: یہاں یہ قرارداد تو آپ نے اور بھیجی ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: سات ارب روپئ دوئ سره بجټ کښے مختص دی، زهٔ تاسو ټولو ته جرګه کوم، جناب والا، زهٔ ټولو ته جرګه کوم-----

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب سے خصوصی درخواست ہے کہ یہ قرارداد پیش کریں۔

(قطع کلامیاں / شور)

ملک قاسم خان خٹک: اوله خبره، اوگوره ما د خبرے نه مه دغه کوه۔ دیکبنے زۂ قرارداد پیش کوم جی۔

جناب سپیکر: جناب، قرارداد پیش کریں۔ وہ دیکھو، سب ہنس رہے ہیں آپ کے پیچھے۔ آپ قرارداد پیش کریں۔

ملک قاسم خان خٹک: ہنس نہیں رہے، میں جانتا ہوں جو کچھ ہے، میں خود بھی وکیل ہوں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ زۂ به په دے شکل کبنے قرارداد پیش کوم۔

جناب سپیکر: بسم اللہ پڑھیں نا، یار۔

ملک قاسم خان خٹک: "یہ معزز ایوان، اس صوبائی اسمبلی سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع کرک اور کوہاٹ گیس اور تیل کے پیداواری ضلعے ہیں، جناب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد اور اے این پی کی پوری قیادت، پیپلز پارٹی کی قیادت نے ہمارے ساتھ گیس رائلٹی میں اضافے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، یہ معزز ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع کرک اور پیداواری اضلاع کی رائلٹی میں اضافہ کیا جائے"۔

جناب سپیکر: یہ میرے پاس جو قرارداد لائی گئی ہے، وہ اور ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، زۂ به د هغے، زۂ خپله خبره کوم په رائلټی چه د رائلټی خبره مونږ که نه کوؤ، دا د رائلټی باره کبنے زۂ قرارداد، مونږ دا ریکویسټ کوؤ۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، جی بسم اللہ۔ میاں نثار گل صاحب کا مائیک آن کریں۔

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): شکریہ، جناب سپیکر۔ منجانب ملک قاسم خان خٹک صاحب، یہ قرارداد منجانب جناب ملک قاسم خان خٹک صاحب، رکن صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد، میاں نثار گل منسٹر جیلخانہ جات: "یہ اسمبلی صوبائی اور مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع کرک قدیمی لحاظ

سے پورے صوبہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ تعلیمی معیار رکھنے والا ضلع ہے مگر وہاں کوئی یونیورسٹی یا یونیورسٹی کی شاخ نہیں ہے، لہذا ضلع کرک میں کوہاٹ یونیورسٹی کی برانچ کی منظوری فوری طور پر دی جائے"۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ، ٹریژری بنچز کی طرف سے کوئی۔ یونیورسٹی آپ مانتے ہیں؟ لاء منسٹر صاحب آپ کھڑے ہو جائیں نا، لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): We support، سپورٹ کوؤ یونیورسٹی۔ یونیورسٹی غواړی؟

جناب سپیکر: Clearly ذرا بتادیں، سپورٹ کرتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: بالکل سپورٹ کرتے ہیں جی، مرکزی حکومت سے سفارش ہے جی۔ میاں صاحب، څه خو ورکوه هم کنه۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister and Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

وزیر جیلخانہ جات: Unanimously دے۔

جناب سپیکر: دا چا 'No' اوکړو؟

آوازیں: چا هم نه دے کړے۔

جناب سپیکر: میں نے سن لیا، میں نے سن لیا۔ میں تو خود چاہتا ہوں کہ ان کا کام، (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم سے) آپ نے کیا تھا؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): نہیں جی، میں نے 'No' نہیں کیا جی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! آپ نے کیا؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، جناب میں نے بھی نہیں کیا۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے پڑھا تھا؟ دوبارہ Repeat کرتا ہوں۔

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Speaker: Mr. Waqar Ahmad Khan. Janab Waqar Ahmad Khan, to please move his resolution.

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے دوبارہ اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سوات تحصیل کبل میں ناگزیر حالات کی بناء پر نادرا آفس کو بند کر دیا گیا تھا، جس سے عوام کو انتہائی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لہذا سوات تحصیل کبل میں نادرا کے دفتر کو دوبارہ کھول دیا جائے تاکہ عوام کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے"۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: The motion before the-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ کی طرف سے، جی پلیز۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

وزیر جیلخانہ جات: یو منٹ پکار دے جی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! ایجنڈا پاتے کیږی۔

وزیر جیلخانہ جات: یو، یو منٹ پکار دے جی۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ۔

وزیر جیلخانہ جات: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ملک قاسم کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سارے ایوان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ ابھی ہم جس ایوان میں بیٹھے ہیں، یہ صوبہ سرحد میں چھ ارب روپے بجلی سے مل رہے تھے، چھ ارب روپے واپڈا کی بجلی سے مل رہے تھے لیکن الیکٹرسٹی بلز آپ دیکھ لیں تو اس صوبے کو رائلٹی سے ضلع کوہاٹ اور کرک سے سات ارب روپے مل رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ تقریباً چار پانچ سال کے بعد آپ لوگ دیکھیں گے کہ یہ رائلٹی بیس پچیس ارب روپے تک پہنچ جائے گی۔ میں اس ایوان کو یہ مبارکباد بھی دینا چاہتا ہوں کہ پندرہ بیس دن پہلے 'نشپہ' نام گاؤں میں سات ہزار گیلن یومیہ، ایک کنواں دریافت ہوا ہے اور پچیس سو ملین مکعب فٹ گیس پیدا ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، درانی صاحب بھی بیٹھے ہیں، بشیر بلور صاحب بھی بیٹھے ہیں، یہ پسماندگی اگر آپ ضلع کرک کی دیکھیں، شکر الحمدللہ ابھی چالیس پوائنٹس اور ہیں، جہاں میرے خیال میں ضلع کرک میں کنویں کھودے جائیں گے اور ضلع کوہاٹ میں کنویں کھودے جائیں گے لیکن نو سال سے ہمارے ساتھ وعدے ہو رہے ہیں اور اس وعدوں پہ ہم اپنی پبلک کو سپورٹ کر رہے ہیں اور یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ حکومت کیلئے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ میں ایوان سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ کرک کی اس بیٹی کو دیکھیں، کرک کی اس ماں کو دیکھیں، کرک کے اس بوڑھے کو دیکھیں کہ پانچ کلو میٹر سے پانی لا رہے ہیں اور میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ رائلٹی بنتی ہے تو میرے خیال میں پورے صوبے کیلئے، آئندہ سالوں میں ملاکنڈ کیلئے بھی، سوات کیلئے بھی، جنوبی اضلاع، جس میں بنوں، کرک اور کوہاٹ آتے ہیں، بہت سے وسائل پیدا کر لیں گے۔ سر، میں اس ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ خدانخواستہ اگر عوام کو حق نہیں دیا گیا، اگر ان کو پسماندہ رکھا گیا تو ایسا نہ ہو کہ یہ جنوبی اضلاع بلوچستان بن جائے۔ میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں اور ملک صاحب کی اس بات کی تائید کرنا چاہتا ہوں اور بشیر بلور صاحب بھی بیٹھے ہیں، انیس تاریخ کو وزیراعلیٰ صاحب نے ایک میٹنگ بلائی ہے، جرگہ بلایا ہے، اس میں ہم سارے بیٹھیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ رائلٹی کے متعلق انہوں نے ہمارے ساتھ وعدہ بھی کیا ہے، اس کے متعلق بات بھی کریں گے اور ایک ایسی بات میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ کل کو جو کوئی بھی ہو گا اس سیٹ پہ، خدا کرے وہ جدھر سے بھی ہو کہ پچیس تیس ارب روپے رائلٹی ہمارے مرکزی حکومت سے اس صوبے کو آئے گی، جس سے اس پسماندہ اضلاع کی پسماندگی دور ہو گی۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، کل ہمارے میاں نثار گل صاحب اور عبدالاکبر خان صاحب نے بات کی تھی اور یہ Commit کیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا زهٔ، دا تاسو، هاؤس نه لږه پوښتنه هم کومه چه زهٔ دا۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میری بات سنیں جی، پہلے مجھے ذرا بولنے دیں۔ ابھی اضافی ایجنڈا بھی ہے اور یہ سب ہے۔ آپ شام تک بیٹھ سکتے ہیں، یہ سارا نمٹا لیں؟

آوازیں: ٹھیک ہے جی، بیٹھیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہم اپنی بات سے انکار نہیں کرتے۔ ہم نے ان سے بات کی تھی مگر ہاؤس میں ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے اور اسی خاص وقت پر وہ چیز لائی جا سکتی ہے۔ اب ادھر لیجسلیشن ایجنڈے پر ہونی ہے، وہ نہایت ضروری ہے اور ایک ایڈجرنمنٹ موشن یا تحریک التواء کیسے لائی جا سکتی ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میاں صاحب اور عبدالاکبر خان نے Commitment کی تھی اور یہ بات کہی تھی کہ آپ کو ہاؤس میں یہ قرارداد پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ جناب سپیکر، اب مہربانی کر کے ایوان میں ہمیں بات کرنے کیلئے موقع دیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی، عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، کل جب انہوں نے واک آؤٹ کیا تھا تو ہم یعنی میاں صاحب اور میں ادھر گئے تھے اور ان کیساتھ بات کی تھی کہ چونکہ وہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن 'ایڈمٹ' ہونے کے بعد پھر دوسری سپیکر صاحب نہیں لے سکتے تھے، اسلئے جب ایڈجرنمنٹ موشن میں، آپ کی جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے، ہم نے اس کیساتھ Commitment کی تھی کہ وہ ایڈجرنمنٹ موشن لی جائے گی لیکن جناب سپیکر، اب اگر جس وقت آنریبل ممبر کی ایڈجرنمنٹ موشن کا ٹائم تھا، اس وقت انہوں نے اس چیز کو نہیں اٹھایا۔ اب تو آپ نے ایجنڈا میں ریزولیوشنز ختم کر دیں تقریباً، تو آپ ایڈجرنمنٹ موشن پہ بات کیسے کر سکتے ہیں؟ ایک۔ دوسری بات جناب سپیکر، جو آپ نے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا، میں اپنی Commitment کی مخالفت نہیں کرتا لیکن میں ٹائم کے اوپر بات کر رہا ہوں کہ اب Resolutions is the last اور لیجسلیشن کا جو آخری آئٹم ہوتا ہے، وہ یہ آئٹم ہوتا ہے ایجنڈے کا۔ جب آخری آئٹم پہ آتے ہیں تو آپ پانچویں آئٹم پہ واپس کیسے چلے جاتے ہیں، جناب سپیکر؟ یہ تو، آپ نے تو ایڈجرنمنٹ موشنز، کال اٹینشن نوٹسز سب کچھ جو ہیں، وہ ختم کر کے ریزولیوشن لے لیں۔ ریزولیوشن کے بعد پھر لیجسلیشن کا نمبر آتا ہے۔ اب جب لیجسلیشن کا نمبر آیا تو ان کو ایڈجرنمنٹ موشن کا وقت یاد آیا۔ میں بالکل ان کیساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ ہم نے ان کیساتھ وعدہ کیا تھا لیکن ٹائم، اب ایڈجرنمنٹ موشن آپ لیجسلیشن کے ٹائم پر کیسے لے سکتے ہیں جناب سپیکر؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، انہوں نے وعدہ کیا تھا اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے وعدے کو 'آنر' کرتے ہیں اور لیجسلیشن کے بعد آپ بے شک کریں تو جب آپ چلے جائیں گے اور سارا ایوان چلا جائے گا تو آیا ہم کرسیوں سے بات کریں گے؟

Mr. Speaker: One by one ji. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، جاوید عباسی صاحب چه کومه خبره اوکړه یا د هغے دلائل ورکړل عبد الاکبر خان او چه تاسو په هغے وخت باندے غږ اونکړو چه تحریک التواء راتله، دا خو ستاسو د چیئر او ستاسو د عملے ډیوټی ده چه هغه یو Commitment اوشی، دوئ راغلل نو پکار دا وو چه د هغے مطابق تاسو منتظر یئ چه اوس تحریک التواء دے او تاسو به ایجنډا باندے راوستے وو، نو مونږ خو گزارش کړے دے، وخت ورکول او ټائم ورکول خو ستاسو د طرف نه دے۔ نو ضروری خبره وه جی او په دے باندے که موقع ورکړلے شی، خیر دے زیاتے به نه وی، لږے خبرے به اوشی۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میرا مطلب ہے جناب سپیکر، ایجنڈا ہے، اس کو لے لیں اور اس کے بعد لے لیں۔ ہمیں تو اس پر اعتراض نہیں ہے۔ آپ کے جو ایجنڈا آئٹمز ہیں اور جو لیجسلیشن ہے، وہ ختم کرنے کے بعد آپ دے دیں، بے شک دے دیں، اپنی Commitment کو پورا کریں۔

جناب سپیکر: جی، بیرسٹر صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! جب لوگ گھروں کو چلے جائیں گے تو ہم کرسیوں سے بات کریں گے؟

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: .Thank you very much جناب سپیکر، میں بہت ہی مختصر بات کروں گا اور ہمیشہ الحمد للہ ہم نے مختصر بات کی ہے۔ ہم یہ کہہ رہے تھے کہ کافی دنوں سے چونکہ ہم نے یہ پوائنٹ Agitate کیا ہے اور کل دو معاملات پر ہم بات کرنا چاہ رہے تھے، ایک 'کیری لوگر بل' اور دوسرا 'بلیک واٹر ایجنسی' جو ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں یقین ہے کہ شاید آج اجلاس نہ رہے، اگر یہ عبدالاکبر صاحب کی بات ہم مان لیتے، لیکن اگر آج اجلاس کسی وجہ سے گورنر صاحب نے ختم کر دیا یا Prorogue ہو گیا، پھر اس وقت یہ معاملہ اسمبلی میں آجائے گا جو بلیک ایجنسی کی یہاں سروس کی آج Visible Activities ہیں، پھر انشاء اللہ لگے گا کہ شاید یہ جو ہماری اسمبلی ہے، اس کی سیکورٹی بھی وہ کر رہے ہوں گے، تو مہربانی کریں جناب، یہ ایوان ہے، ہم اس میں بیٹھے ہوئے ہیں، کل انہوں نے ہم سے وعدہ کیا تھا تو اس وعدے کی بناء پر ہم آ گئے تھے۔ آج بھی ہم بیٹھنے کو تیار ہیں، یہ Commitment دے دیں کہ ایجنڈا ختم ہو گا، یہ اسمبلی چلے گی اور یہ بات ہماری سنیں گے، تو ہم اس کیلئے بھی تیار ہیں لیکن مہربانی کر کے یہ معاملہ کسی شخص کا نہیں ہے، کسی پولیٹیکل پارٹی کا نہیں ہے، یہ صوبے سے متعلق ہے، پورے پاکستان سے اس کا تعلق ہے۔ ممبران اس پر بات کرنا چاہتے ہیں اور آپ رائے لے لیں، اگر سارے بات کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ضرور موقع دیا جائے جناب سپیکر۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: بالکل جی، عباسی صاحب سے سو فیصد متفق ہیں۔ اتنی گزارش ہے درانی صاحب سے، تمام بھائیوں سے اور بڑوں سے کہ یہ لیجسلیشن سب سے Important task ہے اور یہ سارا صوبہ آپ کو اس وقت دیکھ رہا ہے۔ لیجسلیشن مکمل کر لیں پھر یہ آپ کی بات صحیح ہے، بڑا اہم ہے اور اس کے اوپر ویسے نیشنل اسمبلی میں بھی ڈیبیٹ ہو رہی ہے، سارے پاکستان میں ہو رہی ہے تو ہمیں بھی کرنی چاہیئے۔ بالکل کریں گے، ہماری طرف سے Commitment ہے کہ ہم بیٹھیں گے انشاء اللہ اور آپ کی بات بھی سنیں گے اور سنائیں گے آپ کو۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ کب؟

وزیر قانون: آج ہی، آج۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، لیاقت شباب صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، زۂ یو عرض کول غواړمه چه د اسمبلئ د اجلاس د وجے نه خلقو ته ډیر تکلیف دے۔ روډونه بند دی او خلقو د پاره تلل راتلل مشکل دی، نو دا مهربانی اوکړه چه د اسمبلئ اجلاس شروع وی نو دا روډونه د کھلاؤ وی چه دا خلق خو تر هغے پورے Easily خپل کورونو ته تلے شی کنه جی۔

Mr. Speaker: Item No. 11-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کا ہاؤس ہے، جس طرح آپ لوگ چاہیں گے۔

مسودہ قانون

Mr. Speaker: Ji, Saqibullah Khan Chamkani, to please move that the NWFP Preventive Health Bill, 2009, may be taken into consideration at once. Mr. Saqibullah Khan.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Janab Speaker. Mr. Speaker Sir, I request to move that the NWFP Preventive Health Bill, 2009 may be taken into immediate consideration.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the NWFP Preventive Health Bill, 2009 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Amendment in sub-clause (3) of Clause 1: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub-clause (3) of Clause 1 of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, please.

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، اس بل پر ہماری حکومت کے ساتھیوں سے بات ہو گئی تھی کہ اگر وہ مہربانی کریں، اس کو کمیٹی کی طرف ریفر کر دیں تو وہاں بیٹھ کر اس کے اندر ایسی باتیں ہیں کہ ہم مل کر اس کو Unanimously لانا چاہتے ہیں اور میں نے یہ بھی گزارش کی تھی کہ ایک تو ثاقب اللہ خان کی نیت ہے،

اس پہ تو میں شک نہیں کرتا لیکن ایک ان کا عمل ہے، تو اس کی تو ایسی مثال ہے کہ کوئی آدمی مسجد کے قریب کوئی کیل ٹھونکتا ہے تو اسلئے کہ لوگ آئیں اور اپنی سواری یہاں باندھیں لیکن دوسرا آدمی اگر یہ سمجھتا ہے کہ وہاں نمازیوں کیلئے خطرہ ہے اور ٹھوکر لگ سکتی ہے تو وہ اس کیل کو ہٹا دیتا ہے، تو دونوں کی نیت ٹھیک ہوتی ہے، اس کے عمل میں فرق ہوتا ہے۔ انہوں نے قانون سازی کی ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن میری اب بھی یہ گزارش ہے کہ اس بل کے اندر بعض ایسی باتیں موجود ہیں کہ وہ میں کمیٹی کے سامنے لانا چاہتا ہوں، اگر Kindly یہ کمیٹی کو ریفر کر دیں اور پھر مجھے بھی حکم کریں کہ میں بھی حاضر ہو جاؤں اور ثاقب خان بھی ہوں اور اگر یہ دس دنوں کے بعد آ جائے تو اتنی بری بات تو نہیں ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ وہ اس سے Agree کریں گے اور ہم اس کو اتفاق کے طور پر لانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا یو ډیر عجیبه غوندے Tradition شروع شوے دے چه 'پرائیویټ ممبرز بل' چه دے، هغه اوس حکومت سره مفتی صاحب خبره کوی، بل زما دے جی، پکار ده چه ما سره خبره اوکړی۔ خبره دا سے ده جی که مفتی صاحب، په دغے کښے جی زۀ تاسو سره خبره کوم آنریبل ممبر صاحب، که مفتی صاحب دلته جی، د رے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا اوس 'Consideration Stage' شروع شوے دے، هسے تاسو اخوا نه شئ تلے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: 'Consideration Stage' د رے Amendments دی، په هغے کښے څه خبره ده جی؟

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تاسو خپل Amendment move کړئ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، تاسو حکم کوئ، زۀ به پیش کوم۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسټر صاحب، تاسو څه وایئ؟

وزیر قانون: دا سے ده جی چه دا معمولی، یو دوه منټه به ستاسو اخلمه جی۔ دے اسمبلئ دا 'بل' By itself, it's a very noble idea، ډیر ښه قانون دے جی، دیکښے لږ پرابلم دا راروان دے، چونکه هیلتھ منسټر صاحب نشته او د هغوی په

Behalf باندے زۂ خبره کول غواړمه چه Administrative لړ ډیر پرابلم شته چه هسپتالونو کښے دا Facility ورکول او دا Binding کول په دے وخت کښے آیا کیدے شی، نه شی کیدے، عوام ته به ځومره پرابلمز جوړیږی؟ په دے لړه سټډی کول غواړی او بیا به دا وی جی چه مونږ خو مشترکه مشرانو ټولو دا فیصله کړے وه چه کمیټئ ته لاړ شی نو هلته چه کوم Amendments -----

جناب سپیکر: دا ټهیک شو، بس ټهیک شوه جی۔ دا Mover د 'بل' څوک دے؟ ثاقب اللہ خان چمکنی! تاسو څه وایئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زۂ وایم چه دا د Consider شی، د دوئ دغه دی نو که کمیټئ له هم تلے دے، دا ته میاشتو نه جی-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب!-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ Mufti Sahib! move your amendment, please.

مفتی کفایت اللہ: یو جی، یو انتہائی اتفاق سره-----

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib! move your amendment, please.

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: ہر چیز سے بحث نہیں بنتی۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Sir, I beg to move the amendment in Clause 1 sub-clause (3) may be substituted by the following:
'(3) It shall be wherever possible, come into force at once.'

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر!

جناب سپیکر: جی، ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دے Amendment حوالے سره جی، هم دغسے Amendment د اسرار اللہ گنډاپور صاحب را روان دے جی۔ لاء کښے چه Mandatory clause نه وی، یونیفارم نه وی جی، هغه خو بیا 'چوائس' شو، نو زۂ ریکویسټ کومه جی چه دا د Withdraw شی جی ځکه چه

تاسو به دے کلاز کښے Mandatory نه وی، یونیفارم نه وی نو ' چوائس' چه ورکوئ، هغه خو بیا قانون نه شو جی۔

جناب سپیکر: جی تاسو Press کوئ خپل؟

مفتی کفایت اللہ: نه جی، زما هم دا گزارش دے، یو خالص شرعی امر دے او دا یو شرعی حق ورکولے کیږی۔ زما دوئ ته دا گزارش دے چه اول د اجتماعی شعور بیدار شی نو بیا د د هغے Compulsory قانون جوړ شی۔ تر څو پورے چه اجتماعی شعور بیدار نه وی او خلق د دے نه خبر نه وی، نن داسے علاقے شته جی چه هغے کښے نکاح فارم خلق نه استعمالوی جی، که تاسو په هغے باندے داسے 'بائنډنګ' کوئ او پابندی لګوئ، دا به ټهیک نه وی۔ خالص شرعی امر دے جی۔ شریعت یو جینئ له او یو هلک له دا اختیار ورکوی چه هغه هر څنګه نکاح کولے شی، هغه مریض سره هم نکاح کولے شی، هغه صحت مند سره هم نکاح کولے شی او مونږه چه هغے باندے یو خارجی رکاوټ جوړوؤ جی نو دا به مناسب نه وی۔ مونږ له پکار دا ده۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: زهٔ به خبره کوم کنه جی۔ دیکښے بے صبری، نه زهٔ خبره کومه او دوئ خبره کوی جی۔ داسے ټهیک نه ده کنه جی، دا خو جی ډیر د صبر خبره ده۔ جناب سپیکر صاحب، دے 'بل' سره چه کومه خارجی موانع دی، هغه په شرعی حق باندے اثر انداز کیږی، د دے د پاره زهٔ دے ته شرعی 'بل' نه شم وئیلے۔ زما دا هم اصرار نه دے چه ثاقب اللہ خان ټهیک کار نه دے کړے لیکن آخر مونږ له به د دے علماء نه هم تپوس کول غواړی چه آیا یو شرعی او بنیادی حق باندے مونږه خارجی اثر اچولے شو که نه شو اچولے؟ بله جی دوئ دا وائی چه دوه داسے بیماریانے دی چه هغے بیماریانو کښے به دا تاسو له پکار وی چه تاسو به ټیسټ اخلئ جی، نو د هر یو خاندان یو وقار وی، یو پرده وی، تاسو به داسے سبب جوړوئ چه د هغوی پرده ماته شی، دا خو ټهیک نه ده کنه جی، سبا به نورے خبرے مخے له راځی۔ زما دا خیال دے چه 'خاتون'، دا زمونږه مور ده، دا زمونږه بچئ ده، دا زمونږه خور ده، مونږه زیات نه زیات داسے ماحول جوړ

کړو چه هغے ماحول کښے د دے دا نکاح زر اوشی، په هغے مزید پابندی نه ده پکار او دغه شان جی تاسو، څنګه چه زما لاء منسټر خبره اوکړه، دے له جدا محکمه به لګی جی، دا موجوده هیلتھ والا دا نه شی کولے، دے له به یو جدا محکمه Create کوئ جی او هغه محکمه هم مخے ته راځی۔ زما دا رائے ده چه دا په دے پوزیشن کښے Possible نه دی ځکه ما وئیل چه کوم ځائے کښے Possible وی، څه معنی؟ تدریجی طور دا دے، مخکښے پیښور ته راشی، بیا دے مردان ته لاړشی جی، رو رو خلقو کښے به هغه شعور بیدار شی چه د خلقو شعور بیدار نه وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جی۔

(شور)

جناب سپیکر: دا، یو منټ تاسو چپ شئ، مونږه دا لاء ته هم لیږلے وو، مونږه هیلتھ ته هم لیږلے وو، د چا د طرف نه پرے داسے څه هغه خو نه دے راغلے۔

مفتی کفایت اللہ: جی؟

جناب سپیکر: یو ډیپارټمنټ نه دا مخکښے تاسو پرے یو Opinion اغستے دے، سیکرټریټ؟

مفتی کفایت اللہ: منسټر صاحب؟

جناب سپیکر: هغے Opinion اغستے وے، پکار ده چه لیکلے ئے رالیږلے وے۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جی۔

جناب سپیکر: د یو ډیپارټمنټ نه اسمبلئ سیکرټریټ پرے مخکښے دا Opinion اغستے دے؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی دوئ پرے Opinion اغستے دے۔ پکار ده چه لیکلی ئے رالیږلے وے۔ تاسو دا دلائل ورکړئ چه څه تاسو۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: زۂ دا وايمه جي، ما په ډيکښې دا Amendment کړے دے چه 'جہاں کہیں ممکن ہو'-----

جناب سپیکر: تاسو خپل Amendment اووايئ چه زۂ ئے هاؤس ته Put کړمه، که د دے معزز اراکينو خوښه وي چه Adopt شي۔

مفتی کفایت اللہ: زۂ عرض کومه کنه جي، زۂ عرض کومه کنه۔ لکه د واده نه کولو چه کوم رحجان دے، په ډيکښې به اضافه کيږي جي۔ جنسي بے راه روي به د دے وجے نه سيوا کيږي، انتظامي اخراجات به سيوا کيږي، د دے د پاره جدا محکمه خامخا پکار ده او د دے سره سره زۂ دا هم ګورمه چه د مختلفو خاندانونو چه کوم 'جوائنټ فيملي سسټم' دے، په هغے باندے به ډير زيات اثر راځي جي او دے سره سره د خلقو چه کومه پرده ده، هغه هم متاثره کيږي جي او دے سره سره چه کوم آسان کار دے جي، هغه به ګران شي جي او يو څو کسانو له چه هغه يو فيصد هم نه جوړيږي، پوره د دے صوبے په خلقو باندے هغه ټولے پابندئ لګول، دا قرين انصاف نه ده جي۔ يو خالصتاً شريعت حق را کړے دے چه هغه يو سړے غواړي او يو مريض سره نکاح کوي، کوم مريض سره؟ شديد مريض سره يا نه کوي نو دا خو جي يو داسے معامله ده چه ډيره زياته Complicated ده، د دے د پاره زما دا خيال دے چه دا Possible-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپيکر صاحب!-----

جناب سپیکر: زۂ ئے هاؤس ته Put کومه بس۔

مفتی کفایت اللہ: 'جہاں کہیں ممکن ہو'، دا د Consider شي۔

Mr. Speaker: The motion before the House -----

محترمہ نور سحر: جناب سپيکرا! زۂ يو عرض کول غواړمه۔

جناب سپیکر: بي بي! نو دا مخکښے به څنګه څو؟ تاسو مخالفت او کړئ که د چا نه وي خوښ-----

محترمہ نور سحر: سر، يو دوه منټه راله را کړئ نو-----

جناب سپیکر: په څه باندے، وايه څه وايئے شابه؟ محترمه نور سحر بي بي۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه مخکښے خو مونږ له Awareness پکار دے، ایجوکیشن پکار دے چه مونږه دے خپلے معاشرے له ورکړو۔ په کومه صوبه کښے چه مونږه اوسو، هلته چه کوم هور بل دے، هغه تاسو ته ښه پته ده چه هغوی د اسلام په نوم باندے کوم هور بل کړے دے۔ اوس که هغوی په دے پوائنټ باندے زمونږه کم عقل او ساده خلق دی، هغوی به دغه کړی چه په اسلام کښے دا نشته دے چه لور د د واده نه مخکښے ټیسټ له بوتلے شی، دا پوائنټ به هغوی په دے رورل ایریا کښے دومره اچهال کړی چه په هغے باندے به ښه غوبل جوړ شی (تالیاں) او زمونږه په صوبه کښے به یو پیره بیا هور اولګی، نو زهٔ دا وئیل غواړمه چه د دوئ خبره ټهیک ده، میډیکلی که تاسو وایئ چه هغوی پرے Opinion راالیږلے دے، میډیکلی خو ټهیک ده، د دے نه هیڅ څوک انکار نه کوی خو اسی فیصد خلق په رورل ایریا کښے دی، مونږه رورل ایریا سره تعلق ساتو، په هغے کښے Awareness نشته دے، په هغوی کښے دا عقل نشته دے، دوئ د د 'Shall be' په ځائے 'May be' راولی، او د کړی خیر دے خو چه کله دا خلقو کښے شعور راشی، دغه راشی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، تاسو له ټائم درکومه کنه۔ لږ هغوی هم واورئ، آنریبل ممبره ده، خبرو ته ئے خو پریږدئ کنه۔

محترمہ نور سحر: هغوی به ئے پخپله Accept کړی۔ لکه څنګه چه مخکښے 'پاپولیشن' راغلو نو هیڅ چا نه Accept کولو، اوس تقریباً خلق په هغے باندے پوهه شوی دی نو چه ترڅو پورے خلق په دے باندے پوهه نه دی، مونږه یو کتاب ماشوم له نه شو ورکولے، یو ټیکسټ بک مارکیټ ته نه شو راوړے او دومره غټه د یورپ پالیسی مونږه راوړو په پاکستان کښے او بیا په صوبه سرحد کښے، د پښتو په معاشره کښے ئے مونږه راولو، دا ډیره غلطه خبره ده، دا زهٔ Oppose کومه۔ (تالیاں) د دے نه به مونږ ته ډیر زیات مشکلات جوړ

شی۔ بجائے د دے چہ مونږ تہ مشکلات جوړ شی، د دے نہ مخکښے مونږه Awareness راولو، ایجوکیشن راولو چہ خلقو کښے هغه شعور را شی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھیک شو، تھیک شو۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> او بیا دا راولو۔ تھینک یو۔

(شور)

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ثاقب خان! اووایه شابه۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب، د شرعے خبرے اوشوے او پہ دیکښے دا خبره اوشوه چہ پہ دیکښے د واده حق متاثره کیږی۔ زما خیال دے مفتی صاحب بالکل زما ایکټ نہ دے وئیلے، گنی نو پہ دیکښے ئے ډیر صفا لیکلی دی چہ پہ واده باندے هیڅ قسمہ Bar نشته دے، اوس هم اجازت دے۔ نہ پہ بیمارئ باندے پرده د چا ختمیږی چہ کله سر، تھیلیسمیا اوشی نو هغه چہ څی نو پرده بیا نہ ختمیږی؟ دا Preventive clause دے جی، زهٔ به جی مفتی صاحب تہ اووایمه چہ لږ غوندے د ټولے دنیا د عالمانو یو، زهٔ تاسو تہ دا وایم چہ دوئ د لږ ریسرچ اوکړی، Islamic Jurisprudence Council او د Islamic World League پہ 15th session, October 1998 کښے دا یوه فتویٰ ورکړے وه او دوئ د دا اوگوری، "To use genetic engineering for prevention of disease on the condition that such use does not cost for the human suffering." جناب سپیکر صاحب، Islamic Jurisprudence Council of the Islamic World League پہ 1998 کښے د 'جنیټک انجینئرنگ' اجازت ورکړے دے، مونږه ټیسټ نہ ورکوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، وباء ده، شپږ زره ماشومان ستاسو هر کال د تھیلیسمیا سره پیدا کیږی، لس ملین کسان ستاسو هیپټائیٹس سی کښے دی او د دے وباء د پاره شرعاً خبره کوئ؟ چلو دیکښے څه وائی، دیکښے چرته شته دے چہ تاسو به واده نہ کوئ؟ پہ دیکښے ما تہ اووښایئ چہ واده چرته دے؟ جناب سپیکر صاحب، یو بنه شے دے، دا ما تہ 'ایکسپریس' اخبار والا رالیږلے دے، زهٔ به ئے درته اووایمه جی۔ "*روزنامہ*

ایکسپریس میں Metropolitan page پر گزشتہ ہفتے شائع ہونے والے عوامی سروے میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے ثاقب اللہ خان چمکنی کی جانب سے شادی سے قبل ہیپاٹائٹس سی اور تھیلیسمیا کے ٹیسٹ کرانے کی حمایت کی ہے اور اسے ایک مثبت اقدام قرار دیا"، زۀ ډیره شکریه ادا کومه جی د ټول میډیا ملګرو، دوئ په 'دنیا' ټی وی باندے، په نورو ټی وی ګانو باندے درے ځله زما او د مفتی صاحب خبره شوے ده او هر چرته چه دا شوے ده، دا خبره راغلے ده چه دا ډیر ښه اقدام دے۔ سر، دا یو وباء ده، یو ټیسټ دے چه شرعاً هم ورکښے څه قباحت نشته دے۔ نه د چا پردے ماتیږی، ما ته به نه معلومیږی۔ زۀ هم بال بچه داره یم، زما هم لور شته دے، ما له چه څوک رشتے له راځی، بل چا له ځی، یو کس هم د خپل بال بچ خامیانے نه ښائی۔ چرسی به وی، پاؤډری به وی، وائی به چه ډیر ښه سړے دے او د دۀ په لمن باندے مونږ کیږی او څه به اوشی چه هم هغه شی ته هغه جینئ به ورکړی او هغه به اوشی۔ جناب سپیکر صاحب، دا ښه خبره نه ده چه هغه ماشومے ته پته وی چه زما دے خاوند ته هیپټائټس دے چه هغه خپل Preventive measures اوکړی چه هغے ته خو نه کیږی، د هغوی بال بچ ته خو نه کیږی؟ تهیلیسمیا نن سبا د ایډمنسټریشن Cost کوی جی، ما کوهستان کښے معلومات کړی دی، ما ډیره اسماعیل خان کښے معلومات کړی دی، د دوه سوؤ نه واخلئ تر ایک هزار روپو پورے د تهیلیسمیا ټیسټ دے، پانچ سو روپئ اوسط د هیپټائټس سی ټیسټ دے۔ دا خبره چه په ډسټرکټ کښے نشته دے، په ډسټرکټ هسپتالونو کښے نشته دے چه کله د تهیلیسمیا ټیسټ کیږی، هیپټائټس کښے چه کله مریض مبتلا شی نو هغه وخت زمونږه په هسپتالونو کښے د علاج د پاره ټول Medication وی، نه وی، ایمرجنسی د پاره نشته دے۔ سر، نن هم په ایمرجنسی باندے خبره شوے ده، زمونږه منسټر صاحب وئیلی دی چه ایمرجنسی د پاره ورکړئ، زمونږه خو بد حال دے، هغه وخت دا غریبان څه کوی؟ هغه وخت کښے دا غریبان د کروړونو، لکهونو روپو منتونه کوی او یا خپل بچی ګوری چه هره ورځ مری، دا بال بچ ګوری چه هره ورځ مری، شرع دا وائی؟ شرع خو تاسو ته ما د Islamic Jurisprudence Council دغه پیش کړو چه د دنیا، په یو۔اے۔ای کښے ټیسټنګ شته دے، مسلمان ملک دے که نه دے؟ په ایران کښے ټیسټنګ شته، مسلمان

ملک دے که نه دے؟ په سعودی عرب کښے پرے خبرے شته دے، مسلمان ملک دے که نه دے؟ جناب سپیکر صاحب، دا وباء ده او مونږه ئے کموؤ۔ سر، چه د کومے ورځ نه ما دا ورکړے دے، پکار دا ده، هر یو سړے په خله باندے دا خبره کوی چه ډیره ښه خبره ده، وړومبے لاء ډیپارټمنټ، زهٔ ډیر شکر گزار یمه د خپل لاء منسټر بیرسټر صاحب چه دوه ځله هغوی ته اووئیلے شو چه مسلم لاء کښے تاسو کولے نه شئ، 'پرووېژن' نه شئ راوړلے، څه چل وو چه Bureaucratic hurdles ئے اچول، هغه مونږه رااوښکلو او ستاسو خپل ریزولیوشنز په دے باندے دی۔ سر، ریزولیوشنز په دے باندے چه تاسو واپس کړی دی چه په دیکښے تاسو Amendments اوکړئ۔ زما خو دا 'پرووېژن' دے په 'کنکرنټ لسټ سبجیکټ' باندے چه په هغے باندے بله خبره نه وی۔ زهٔ تاسو ته ریکویسټ کوم، زهٔ تاسو ته ریکویسټ کومه چه په دے 'بل' باندے که یو ماشوم هم بچ کیدے شی نو ډیر د ثواب کار دے۔ خدائے رسول اومنئ، 'بیوروکریټک چینل' د پاره او سیاسی 'سکورنگ' د پاره دا شے مه Kill کوئ۔ *(تالیاں)* سر، ووټنگ ته ئے واچوئ، نن پکار دا ده چه هر یو سړے خپل د زړه په انصاف باندے ووټنگ اوکړی، هر یو سړے د پرے خبره اوکړی، دا په بیوروکریسی کښے پروت دے، په اسمبلی سیکرټریټ کښے پروت دے، Amendments د راولی کنه۔ ولے ئے نه راوستلو، سر؟ ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔

__حافظ اختر علی:__ سر، په دیکښے د رولز خلاف ورزی کیږی جی۔

__جناب سپیکر:__ څه خلاف ورزی شوے ده حافظ اختر علی صاحب، اووایئ؟

__حافظ اختر علی:__ دا رولز 84 جی تاسو راواړوئ، "*اگر کوئی رکن یہ اعتراض اٹھائے کہ بل مجموعی طور پر یا جزوی طور پر قرآن اور سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی ہے تو اسمبلی ایک تحریک کے ذریعے اس مسئلے کو اسلامی نظریاتی کونسل کو مشورہ کیلئے سپرد کرے گی کہ آیا بل یا اس کا کوئی جز اسلام کی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی ہے یا نہیں*"، جناب مفتی صاحب جی تاسو ته په هغے باندے وضاحت اوکړو، دا خالص یو مذهبی او دینی خبره ده، په دے باندے دومره جذباتو کښے راتلل نه دی پکار۔ ستاسو په توسط سره دے ایوان ته دا استدعا کومه چه کم از کم دلته کښے زمونږه لوے لوے مفتیان حضرات

موجود دی، لوے لوے علماء موجود دی او بیا اسلامی نظریاتی کونسل موجود دے۔

جناب سپیکر: دا مفتی صاحب څه وائی، دا Un Islamic دے ؟

حافظ اختر علی: هغوی چه کوم خدشات ښکاره کړل نو هغوی خو تاسو ته د هغے ذکر اوکړلو کنه جی۔ کم از کم په دے باندے مخکښے مه ځئ جی، دا به د رولز خلاف ورزی وی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، جی نگہت بی بی۔نگہت بی بی کا مائیک آن کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ۔جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا چاہتی ہوں کہ اس میں جو مسئلے ہونگے، وہ اپنی جگہ لیکن جناب سپیکر، میں سمجھتی ہوں کہ ثاقب اللہ چمکنی صاحب جو 'بل' لے کر آئے ہیں، یہ نہ صرف اس پورے معاشرے کیلئے بلکہ پورے ملک کیلئے ایک مثال ہوگا۔انہوں نے جو بات کی ہے کہ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بجھوایا جائے، سعودی عرب جناب سپیکر، جہاں پر ہم جاتے ہیں، ہر روز ہم لوگ وہاں پر جانے کی تمنائیں کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ روضہ رسول ﷺ اور کعبہ، جب سعودی عرب میں یہ چیز موجود ہے کہ وہاں پر شادی سے پہلے ان کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے تو یہاں پر ہمیں کیا قباحت ہے؟ یہ جو آپ کے بلڈ ٹیسٹ ہیں، ہیپاٹائٹس ہے، ایچ آئی وی 'پازٹیو' یا 'نیگٹیو' ان کا ٹیسٹ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب سعودی عرب میں یہ قانون موجود ہے تو ہمیں کیا پرابلم ہے کہ اگر ہم یہاں پر قانون پاس کریں؟

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، لیاقت شباب صاحب۔

(شور)

جناب سپیکر: لیاقت شباب صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: شکریه۔ جناب سپیکر، چه کوم 'بل' ثاقب الله چمکنی راوړے دے، زۀ د دوئ دا Effort appreciate کومه جی۔ انتهائی محنت ئے کړے دے، په دیکښے هیڅ شک نشته دے، په دے یو 'بل' باندے دوئ محنت نه کوی بلکه دا اسمبلی چه د کله نه شروع شوے ده، په هره قانون سازئ کښے د دوئ خپل یو

کردار دے خو چونکه زهٔ د منسټر هیلتهه په Behalf باندے ضروری ګنړمه چه په دیکښے هیڅ شک نشته دے چه زمونږه په ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتالونو کښے دا Facilities نشته دے۔ زما معزز ورور ته به دا علم نه وی چه د تهیلیسمیا د پاره چه کوم Experts پکار وی، د هغے د رزلټ د پاره هغه څه عام Experts نه وی، د هغے د پاره کوالیفائیډ سټاف پکار دے او زمونږه د نوښار په ډسټرکټ کښے دا Facilities نشته جی نو په کوهستان او په دیر کښے به څه وی؟

(تالیاں) مونږه دا وایو چه مونږه د دوئ دا 'بل' Oppose کوؤ نه جی خو په دیکښے چونکه مالی هم Involve دی او نور پکښے هم داسے څه خبرے دی چه دا د مرکز پالیسئ سره هم Conflict کوی نو زهٔ دا ریکویسټ کومه چه دا 'بل' د استحقاق کمیټئ ته حواله کړے شی۔ مونږه ئے Oppose کوؤ نه خو چه دا Consensus جوړ شی۔ دویمه خبره جی، (قہقہے) Excuse me ji, Excuse me, Sir، زهٔ خبره کومه چه په دیکښے په جذباتو کښے به نه ځو جی۔ د دوئ چه کوم سوچ دے چه دے بیمارو سره زمونږه په زرګونو ماشومان ضائع کیږی نو د هغے مخ نیوے صرف په دے یو آئیټم باندے نه شی کیدے چه هغه د مونږه د نکاح سره اوتړو۔ هغه د Generally یو پالیسی جوړه شی چه څومره په دے این ډبلیو ایف پی کښے زنانه او سړی دی، هغوی د خپل ټیسټ اوکړی جی او د هغے نه مخکښے، دا شے دے سره تړل نه دی پکار خو Anyhow بیا هم مونږه د دوئ دا 'بل' Oppose کوؤ نه جی خو زهٔ دا ریکویسټ کومه چه دا د کمیټئ ته حواله شی چه دا Thrash out شی چه په دیکښے کومے مسئلے دی، هغه ختمے شی او دا 'بل' د بیا په Next اجلاس کښے راشی چه دا په صحیح طریقے سره، په Consensus سره پاس شی۔ تهینک یو، سر۔

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، د یوے خبرے اجازت راکړئ۔

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

(شور)

جناب سپیکر: تاسو House in order کړئ، یو تن خبره اوکړئ۔

(شور)

جناب سپیکر: هاں جی؟

ډاکٹر حیدر علی: زهٔ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډاکټر حیدر علی! تاسو څه وایئ؟

ډاکٹر حیدر علی: ثاقب الله خان چمکنی صاحب چه کوم 'بل' راوړے دے، د دے په حمایت کښے خبره کومه۔ دا زمونږه د صوبے ډیر اهم ترین ضرورت دے۔ وختی یو قرارداد راغلو چه هیپټائټس سی د دے صوبے یو لویه وباء گرځیدلے ده، په بعضو کلو کښے ساټھ ستر فیصد خلق په دے وبائی مرض کښے مبتلا دی نو په هغے کښے زمونږه د حکومت د طرف نه دا اووئیلے شو چه مونږه د هغوی د علاج نه قاصره یو، هغه قرارداد چه کوم دے، هغه ډراپ شولو۔ اوس که د Prevention د پاره یو 'بل' راځی او د هغے هم د بعضے ممبرانو صاحبانو د طرف نه مخالفت کیږی، زما په خیال دا د شریعت سره هیڅ متصادم نه دے۔ زمونږه پیغمبر ﷺد یو مفلوج، معذوره او بیمار امت د پاره کله هم ترغیب نه دے ورکړے، دا یو وباء ده او حدیث شریف دے چه کومه علاقه کښے وباء وی نو د هغے ځائے نه د هجرت د پاره تاکید شوے دے، نو د داسے وبائی مرضونو سره واده چه دے، د کوم شریعت سره اختلاف لری؟ زهٔ په دے نه پوهیږمه، دوئ په اسلام باندے زیات پوهیږی، هغوی د Islamic Jurisprudence چه کومه عالمی اداره ده، د هغے حواله ئے هم ورکړه خو زهٔ جی دا خبره کومه چه کله اوبه د ورخه تیرے شی او دا مرض اسی او نوے فیصد ته اورسی، تهیلیسمیا او هیپټائټس سی، د هغے نه بعد، د دے نه مخکښے زمونږه د بعضو علماء د طرف نه دا خبره کیده چه 'بلډ ټرانسفیوژن' په اسلام کښے حرام دے، نن 'بلډ ټرانسفیوژن' چه دے، هغه یو حقیقت دے۔ د دے نه مخکښے دا خبرے شوی دی چه سپوږمئی ته ختل کفر دے۔ جناب سپیکر صاحب، سائنس بیخی کفر نه دے، په میډیکل سائنس کښے ترقی بیخی کفر نه دے، دا بله خبره ده چه زما لا علمی ده۔ پکار ده چه اجتهاد اوشی، د اجتهاد 'پروویژن' شته دے، پکار ده چه قیاس او

اجماع اوشی او مونږه دا خپل ورونړه Update کړو چه کوم علاج نه شو کولے ، د Prevention د پاره چه کوم 'بل' راځی، پکار ده چه دا پاس کړو۔ مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you, Doctor Sahib. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(Pandemonium)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original sub clause (3) of Clause 1 stands part of the Bill. Since-----

مفتی کفایت اللہ: 'Yes' والا زیات وو جی۔

جناب سپیکر: اوس به مو اودرول شروع کړمه نو بیا به یوه گهنټه د ربا ندے لګی۔

Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 2 stands part of the Bill. Amendment in Clause 3: Israrullah Khan Gandapur, to please move his amendment in Clause 3 of the Bill.

Mr. Israrullah Khan Gandapoor: Sir, I beg to move that in Clause 3 after the word 'being in force' the words and comma 'wherever possible' may be added.

زۀ جی، که لږ اجازت را کړئ۔ سر، میں صرف اس میں یہ کہنا چاہونگا کہ 'بل' جو ہے، یہ بالکل اچھا ہے لیکن بات اسلام اور غیر اسلام کی نہیں ہے، منسٹر صاحب نے بھی کہا کہ Facilities نہیں ہونگی تو اس سے مشکلات آئیں گی اور ان مشکلات کا ازالہ کرنے کیلئے اس کو Preliminary طور پر ان اضلاع میں نافذالعمل کر دیں جہاں پر یہ ٹیسٹ وغیرہ، شہری حلقے ہیں، ایسے دیہاتوں میں جیسے ہمارے حلقے ہوگئے، پہاڑی علاقے ہوگئے، وہاں پر یہ پریکٹیکل نہیں ہے تو Wherever، جہاں پر Possible ہے، اگر اس کو Add کر دیا جائے تو اس کا میرے خیال میں 'بل' پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: یو خو جی که تاسو او گورئ نو 'Wherever' چه کوم ځائے Possible ده، وړومبے دغه کړی، زۀ به اسرار الله خان صاحب ته دا درخواست کومه چه دا واپس واخلی۔ سر، زۀ د تهیلیسمیا Example ورکومه، تهیلیسمیا کوم کورونو کښے زیاته ده؟ هغه ځائے کښے زیاته ده چه کوم ځائے Inter marriages زیات وی، په فیملی کښے Inter marriages families په بناریو کښے زیات نه وی۔ سر، هغه زمونږه او د دوئ په کلو کښے زیات وی، هغه یو دغه دے، نو زۀ غواړمه او ریکویسټ کومه، Already په دے باندے بحث اوشولو، زۀ هغوی ته ریکویسټ کومه چه Withdraw ئے کړی۔ دا سر، ما خو مخکښے هم دوئ ته ریکوسټ اوکړو چه په دغه باندے چه تهیلیسمیا اوشی نو زمونږه په کلو کښے خو دا Facility نشته خو هغه عاجزان راځی لگیا دی او بیا بنار کښے ئے علاج کیږی نو که Preventive measure کښے بنار ته راشی نو څه مسئله کیږی؟ هغه علاج چه ماشوم پیدا شی، د اتلس کالو پورے، یویشت کالو پورے چه تر کومے پورے د هغوی لائف دے، اتهاره، اکیس سال، د تهیلیسمیا چائلډ نو هره ورځ به راځی، هر هفته به 'ټرانسفیوژن' له راځی، هغه ښه نه ده که یو ځل له راشی؟ بنار ته که نه وی نو هم۔ نو زۀ ریکویسټ کومه سر، چه Withdraw ئے کړی پلیز۔ زۀ ورته دا ریکویسټ کومه چه دا ډیره ضروری ده جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: *یہ اس وجہ سے مشکل ہے جی، مجھے پتہ ہے کہ وہاں پر اس سے مسائل بڑھیں گے۔ میں تو یہی کہتا ہوں کہ جب پہلے اس پر 'ڈسکشن' اتنی جاری تھی، وہ اس قسم کی تھی جیسے کہ ایک 'جنرل ڈسکشن' ہو۔ میں اس کو Oppose نہیں کر سکتا، 'بل' اچھا ہے لیکن میں صرف یہ کہتا ہوں کہ 'Wherever possible' کیونکہ سر، میں اپنے حلقے کا نمائندہ بھی ہوں اور مجھے پتہ بھی ہو گا۔۔۔۔*

جناب سپیکر: 'Wherever possible' به څنگه، څوک به ئے Determine کوی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 'Wherever possible'، جہاں پر ممکن ہوگا نا، مطلب ہے کہ اگر ڈی آئی خان میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں Determine کیسے کریں گے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، Determine یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں اگر اس کی Possibility ہے تو ٹھیک ہے، کرائیں، وہ جائیں گے لیکن یہ ہوگا کہ پیچھے سے اگر وہاں پر کوئی بندہ ٹرانسفر ہوگیا جو کہ اس میں ایکسپرٹ ہے، جیسا کہ یہاں پر کہا گیا تو اس کیلئے شادیاں رکی رہیں گی؟ سر، تو میں یہی کہتا ہوں ممبر صاحب سے، میری یہی گزارش ہوگی کہ آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہتا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: لاء منسٹر صاحب کو بھی بولنے دیں، سر۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: لاء منسٹر اس کے بعد۔ جی، قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو ذہنی طور پر Sensitize کرلیں گے۔ اس طریقے سے ایک تو Sensitization ہو جائے گی، قانون بن گیا اور یہ قدغن نہ لگے کہ جہاں پر ٹیسٹ نہیں ہے، جس کو دوسری جگہ پر جانا پڑے گا، خرچہ کرکے شروع میں 'Wherever possible' کو اس طرح لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ بات آپ کی صحیح ہے قاضی صاحب، لیکن یہ اکیسویں صدی ہے، معاشرے کو تو کچھ نہ کچھ Update کرنا ہوگا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، 'جوائنٹ فیملیز' میں جہاں پر First cousin marriages ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بے تحاشا بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور یہ چیزیں جو آپ بنا رہے ہیں تو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ایک چھوٹی سی چیز آپ کو آپ کی سوسائٹی کے بارے میں بتاتا ہوں۔ سر، میری اپنی فیملی میں First cousin marriages ہیں اور بیماریاں ہیں، اس کے باوجود جب رشتہ

داروں کو منع کرتے ہیں کہ مت کرو، کہتے ہیں کہ اللہ کا کام ہے تو سوسائٹی بھی جی ابھی اس لیول پر نہیں آئی ہے، اسی وجہ سے Sensitize ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون:</u> داسے ده جی چه .Law has to be equal for every body داسے نه شی کیدے چه Wherever possible او There is no د دے د پاره هیڅ ګنجائش نشته دے چه یا قانون دے او یا نه دے۔ لکه دا خو به بیا It is subject to abuse، بیا خو به هر یو سړے وائی چه دلته کښے نشته دے۔ دویمه خبره دا ده، دا هر یو کلاز چه کوم وی-----

<u>جناب سپیکر:</u> ٹهیک شوه، ٹهیک شوه جی۔

<u>وزیر قانون:</u> د هر یو کلاز نه مخکښے لږ د ګورنمنټ Point of view اخلئ چه زمونږ ملګری لږ کلیئر وی جی، زمونږ نه لږ تپوس کوئ، د Amendment نه مخکښے لږ د ګورنمنټ Point of view اخلئ، دغه لږه مهربانی کوئ۔ د هر یو Amendment نه مخکښے یا د کلاز نه مخکښے لږ د ګورنمنټ Point of view اخلئ نو زمونږه ملګری به لږ کلیئر شی چه یره مونږه څه سپورټ کوؤ او څه نه سپورټ کوؤ؟

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو اوس څه وایئ، سپورټ کوئ ئے؟

<u>وزیر قانون:</u> نه جی، مونږه خو Amendment oppose کوؤ او د دوئ In toto سپورټ کوؤ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو Amendment oppose کوئ۔ The motion before the House is that amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Voices:</u> Yes.

<u>Mr. Speaker:</u> Those who are against it may say 'No'.

<u>Voices:</u> No.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جناب سپیکر، میں چیلنج کرتا ہوں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> 'Noes' زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، جب چیلنج ہو جاتا ہے تو پھر Stand up ہونا پڑے گا۔ For 'Yes' stand up، موشن کی حمایت کرنے والے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: بارہ۔ جو 'Noes' کے حق میں ہیں، وہ اٹھ جائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: 'Noes' 31. The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original Clause 3 stands part of the Bill.

عبدالاکبر خان! آپ پہلے سے اٹھا کریں یا بیٹھا کریں، پریشر میں آ گئے۔

(شور / قہقہے)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میاں صاحب کیا کہتے ہیں؟

وزیر اطلاعات: د عبدالاکبر خان مخ دوہ مخیزے غوندے دے۔

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub-clause (i) of Clause 3 of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib.

Mufti Kifayatullah: I beg to move that Clause 3, sub clause (i) may be substituted by the following, namely:

'(i) A Nikah Registrar shal, wherever possible, obtain test reports of bride and bridge-room regarding following diseases:-

(a) Thalassemia;
(b) Hepatitis C; and
(c) HIV AIDS.'

جناب سپیکر صاحب، دا ترمیم چہ ما راوڑے دے، د دے یو خاص مقصد دے جی۔ ما خو جی اول کښے دا خبرہ کلیئر کڑہ لیکن ثاقب اللہ خان دومرہ جذباتو کښے راغے چہ ھغہ دا خبرہ د انا جوڑہ کڑہ او زمونږہ دلتہ کښے جی چہ کلہ اسمبلئ کښے خبرہ راځی نو خلق دلائلو تہ نہ ګوری، ھغوی د خپلے پارټئ لیډرز تہ ګوری، نو پارټی لیډرز چہ کوم طرف تہ وی نو ھغہ خامخا ګټی۔ ما تہ پہ دے باندے ھیڅ افسوس نشتہ دے، زۀ چہ بار بار Defeat کیږمہ، زما حوصلہ کښے نورہ اضافہ راځی او زۀ خپلہ یو ذمہ داری پورہ کومہ د اللہ پہ فضل سرہ۔

زما گزارش دا وو جی چه اول اجتماعی شعور بلند کړئ۔ اگر اجتماعی شعور نہیں ہوگا اور آپ پابندی لگائیں گے تو یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ آپ ایجوکیشن دیں، لوگوں میں اجتماعی شعور نہیں ہے، آج کل خواتین کے بہت سارے مسائل ہیں، جہالت کا بہت زیادہ وہ ہے اور ہماری لٹریسی بہت زیادہ کم ہے۔ پہلے اگر آپ اس کو نہیں کرتے، اس طرح کے اجتماعی شعور کو بیدار نہیں کرتے تو آپ ظلم کرتے ہیں، جب آپ قانون لاتے ہیں۔ میں آپ کو شریعت کا ایک امر Quote کرتا ہوں، شریعت کے اندر چور کی سزا ہے ہاتھ کاٹنا، جناب سپیکر، جب کسی پر چوری ثابت ہو جائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور جب کوئی رجم ہوتا ہے تو پھر سنگساری ہوتی ہے لیکن شریعت کہتا ہے کہ پہلے لوگوں کو شعور دو کہ یہ چوری ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہونگا، لوگوں کو یہ بتانا ہوگا کہ یہ چوری ہے اور یہ اس کی سزا ہے اور جب تک معاشرے میں چوری کو اور اس کی قباحت کو سامنے نہیں لایا جائے گا تو اس وقت تک ہاتھ کاٹنا ظلم ہے جی حالانکہ ہاتھ کاٹنا جو ہے، وہ تو شرعی عمل ہے۔ میں آج بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ ایک چیز لا رہے ہیں اور اجتماعی شعور اس میں بالکل نہیں ہے اور Possible بھی نہیں ہے، اسلئے میں عرض کرتا ہوں کہ برائے مہربانی اس کے اندر صرف اکثریت کو بلڈوزر پر بیٹھ کر اس کو بلڈوز نہ کریں۔ آپ کو اس صوبے کی روایات، یہاں پر ہی رہنا ہے آپ نے اور آپ دیکھیں کہ ایسے معاشرے میں جہاں پر نکاح فارم بھی لوگ لینا پسند نہیں کرتے، آپ ان پر ایسی ایسی پابندیاں لگاتے ہیں؟ اسلئے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ برائے مہربانی ایک آسان کام کو مشکل نہ بنائیں اور اگر آپ نے مشکل بنانا بھی ہے یعنی ایک فیصد کو ننانوے فیصد پر ایک جگہ کھڑا کرنا ہے اور پشاور شہر کو اور ایک دیہات کو برابر کرنا ہے اور اس طرح ماحول پیدا کرنا ہے کہ تمام کے تمام لوگ، شادیاں رک جائیں، یعنی لوگ نہیں ہونگے، وہاں پر ٹیسٹ نہیں ہو جائے گا، نکاح رجسٹرار ایسے نہیں ملیں گے اور شادیاں رک جائیں گی، اس سے جو طوفان اٹھے گا تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کا ہم کس طرح سامنا کر سکیں گے؟ مجھے بتایا جاتا ہے کہ سعودی عرب کے اندر ہے، سعودی عرب کے اندر ہونا تو کوئی شرعی دلیل کے طور پر استعمال نہیں کر سکتا، یہ انتظامی معاملات ہوتے ہیں۔ مجھے معاف کیجئے، میں آپ کو یہ عرض کرتا ہوں کہ اس پر برائے مہربانی دوبارہ سوچا جائے۔ میری تو یہ تجویز ہے کہ آپ نے دو چیزیں دی ہیں اور میں نے ساتھ میں 'ایڈز' بھی شامل کیا ہے اور میں تھیلیسیمیا اور ہیپٹائٹس سے ایڈز کو بہت زیادہ خطرناک سمجھتا ہوں۔ یہ تو میرے نالج میں ہے اور بہت ساری ایسی بیماریاں ہونگی جو کہ میرے نالج میں نہیں ہونگی اور وہ بہت زیادہ خطرناک ہونگی تو پھر بیماریوں کی اتنی لمبی

فہرست ہو جائے گی، ٹیسٹ، ٹیسٹ، ٹیسٹ ہونگے، شادی جگہ پر رہ جائے گی اور معاشرے کا بہت زیادہ معاشرتی نقصان ہو گا۔

جناب سپیکر: جی شازی خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں ایک لفظ کی تصحیح کرا دیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ جی، شاہ زی خان۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): محترم جناب سپیکر صاحب، میں اصولاً مفتی کفایت اللہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'نودلہن'۔۔۔۔۔

وزیر خوراک: مفتی کفایت اللہ صاحب کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'نودلہن'، اچھا، غلط لکھا ہے، سپیلنگ غلط ہے، Typographic mistake ہو گی، اس کی Correction کی جائے، جہاں بھی ہے، جس کو آپ اردو میں 'دلہن' کہتے ہیں، وہ پڑھی جائے گی 'Bridegroom'۔ جناب شازی خان۔

وزیر خوراک: جناب مفتی کفایت اللہ صاحب کی بڑی پر مغز تقریر تھی اور میں یہ نہیں سمجھ سکا آج تک کہ یہ کونسی شریعت وہ نافذ کر رہے ہیں اور کونسی شریعت کی بات کرتے ہیں؟ دو منٹ پہلے وہ اٹھے، انہوں نے کہا کہ یہ غیر شرعی 'بل' ہے، اس میں یہ بالکل نہیں ہونا چاہیئے۔ دو منٹ بعد وہ اٹھتے ہیں، کہتے ہیں کہ دو ٹیسٹ کے ساتھ ایچ آئی وی بھی ہونا چاہیئے (قہقہے/تالیاں) یعنی دو منٹ پہلے یہ ساری باتیں کرنے کے بعد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ہمسایہ، گرائیں ہیں نا، اسلئے ایک دوسرے کی اچھی گرفت کر سکتے ہیں۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، جواب در جواب نہیں۔ جی بس بیٹھ جائیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، د قرآن شریف یو آیت دے چہ زۂ بہ ئے ترجمہ، دا تشریح بہ ئے زۂ اووایمہ جی۔ د ھغے مطلب دا سے دے چہ انسان تہ خدائے وائی چہ کوم بنہ شے تا سو تہ دے، دا د خدائے د طرف نہ دے او چہ

کوم شے بد دے ، چہ کوم شے بد انسان سرہ کیږی، دا د هغه خپل ایکشنز دی، اعمال ئے دی، قرآن دا وائی۔ دا Preventive دغه دی جی-----

(قطع کلامی)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: یو منټ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، تهیلیسیمیا او هیپټائټس پراجیکټس چہ دی، دا کوم زمونږه مشر ورور وائی کنه چہ دا هیلتھ ډیپارټمنټ کښے، ډسټرکټ کښے نشته جی، دا جی ګورنمنټ نه Approved projects دی او د دے Equipments چہ دی، زر به راځی، په دیکښے خو لا ټائم لګی، ګورنمنټ به رولز هم پالی۔ دیکښے سر، هیپټائټس کښے خالی اکیس بلین فیډرل ګورنمنټ ورکړی دی، اکیس بلین Equipments د پاره دی۔

جناب سپیکر: دا څه ټول پاکستان د پاره؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه سر، دا زما خیال دے چہ صوبے د پاره دی۔

جناب سپیکر: زمونږ د صوبے د پاره؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: هاں جی، ټول پاکستان د پاره دی۔

جناب سپیکر: اکیس بلین۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: اکیس بلین۔

جناب سپیکر: اکیس ارب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: اکیس بلین جی، دا داسے چہ دی په-----

جناب سپیکر: دا فیډرل ګورنمنټ ورکړی دی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: داسے جی Substantial دغه چہ دے تهیلیسیمیا او هیپټائټس د پاره فیډرل ګورنمنټ ورکړی دی او دا Approve دی۔ زما مقصد سر، دا دے یو خو شازی خان صاحب خدائے د عزتمند کړی، منسټر صاحب ډیره مزیداره خبره اوکړه چہ یو خوا خو وائی چہ دا هم نه ده پکار او بل خوا ایډز هم درکړی، دا چہ مونږه دا دوه بیماریانو راغستے یو او Prevention clause کښے مو اچولی دی، وجه څه ده؟ یو خو دا وباء ده، دویم د دے ټیسټونه

پرائیویټ دغه کښې دومره کم قیمت باندې کیږی چه د هغې ګزاره اوشی۔ اوس ساړهې تین هزار روپئ باندې خالی پیښور ښار کښې د ایډز ټیسټ دې جی۔ ساړهې تین هزار او چرته دوه سوه، نو پانچ سو، نو مخکښې خو مفتی صاحب، قرآن کښې آیت دے، ما اووئیل، تاسو ته مې اووئیل، تاسو له به د هغې عربی پوره درځی۔ چه کوم غلط کار دے، زمونږ د اعمال د وجې نه دے جی، نو مونږه ته چه یو شے، خدائے عقل راکړے دے، Prevention دے، ما د Islamic Jurisprudence council د سن 98ء دوئ ته دغه اووئیل، سن 98ء کښې او مونږه اوس هم څه په 09-2008 کښې ناست یو جی، یو لس کاله مخکښې هغوی د 'جنیټک انجینئرنګ' خبره کوی، مهربانی او کړئ Move ئے کړئ جی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: قاضی اسد صاحب! یہ ٹیسٹ واقعی اتنا لگتا ہے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں نے تو عرض کیا تھا۔ (قہقہہ/تالیاں) سر، بالکل میں نے اپنی ماں کو 'بلڈ' دیا تھا، میں نے ایچ آئی وی ایڈز کا ٹیسٹ کروایا ہے جی، میرا اللہ کے فضل سے نیگٹیو تھا۔ (قہقہے) لیکن سر، Important بات یہ ہے کہ آپ کو پتہ ہے سر، یہ جتنی بیماریوں کا یہاں ذکر ہو رہا ہے، تھیلی سیمیا کے علاوہ یہ جو دوسری دونوں ہیں، ان کے Spread کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ جو ہمارے بھائی باہر ملک میں کام کرتے ہیں، جب وہ واپس آتے ہیں، وہ ان کی فیمیلیز کو نہیں پتہ ہوتا، اس طریقے سے بھی وہ Spread ہو رہی ہیں۔ میں نے جس Amendment کو سپورٹ کیا تھا، وہ اسلئے کیا تھا جناب سپیکر صاحب، کہ اگر سختی نہ کرتے لاء منسٹر صاحب تو وہ چیز اس میں ڈال لیتے، Sensitize ہو جاتا، پھر Parents کو پتہ کرنا شروع ہو جاتا اور جو تعلیم یافتہ لوگ ہیں، وہ اس ٹیسٹ کی طرف ضرور جائیں گے، آہستہ آہستہ غریب علاقوں میں بھی چلا جائے گا اور انشاء اللہ جب اس کے بارے میں نالج بڑھ جائے گی تو اس کا بزنس ہوگا، ایسے کلینکس اور لیبارٹریز گاؤں میں پہنچ جائیں گی لیکن ایک دم اس میں سختی نہ کرتے، میرا یہ مقصد تھا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب-----

مولوی عبیداللہ: سپیکر صاحب، میں اس میں کچھ-----

جناب سپیکر: مولوی عبیداللہ صاحب! آپ کی تو آ رہی ہے۔ اس میں Amendment آپ کی ہے، وہ دوسری میں ہے۔

مولوی عبیداللہ: سپیکر صاحب! یہ شادی کے سلسلے میں وزیر صاحب ذرا، مفتی صاحب، آپ کے ہاں میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ ٹائم کا ذرا خیال رکھیں، ٹائم کو دیکھیں۔ یہ میڈیا کے دوستوں سے چٹیں آرہی ہیں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، آپ کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون: سر، ہم اس Amendment کو سپورٹ نہیں کرتے ہیں، جو اوریجنل کلاز ہے، اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The Motion before the House is that the amendment moved by the Honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say ‘No’.

Voices: No.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it, the amendment is dropped and original sub-clause (1) of Clause (3) stands part of the Bill. Amendment in sub- clause (3) of Clause 3: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub-clause (iii) of Clause 3, roman three of Clause 3 of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, please.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ اچھی بات ہے کہ مفتی صاحب اور ان سب نے قانون سازی میں دلچسپی لینی شروع کی ہے تو اس کو Encourage کیا جائے، پہلی مرتبہ ہے۔

(تالیاں)

Mufti Kifayatullah: I request to move that in Clause 3, sub-clause (iii), the word ‘three’ may be substituted by the word ‘two’.

جناب سپیکر: انہوں نے ایک۔۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، ما تہ ہیخ اعتراض نشتہ دے جی، بالکل د اوکړی، Approve ئے کړئ۔

مفتی کفایت اللہ: نہ ھغہ خبرے خو پریږدہ کنہ یار۔

جناب سپیکر: نہ۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، نہیں، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے، میں یہ وضاحت کرتا ہوں جناب سپیکر، کہ ہم لوگ، جمعیت علماء اسلام سے ہمارا تعلق ہے، ہم اسلامی نظام کے دعویدار لوگ ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بات۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، آپ نہ کریں نا، اور آئین اور قانون کے راستے، غیر مسلح جدوجہد سے ہم یہاں اسلامی نظام کی بات کرتے ہیں۔ اگر اکثریت سے ہمیں بلڈوز کروگے تو اس کا رد عمل آپ نے دیکھا ہے۔ شازی خان نے ایک بات کی ہے کہ آپ نے پہلے اس کو 'ان اسلامک' کہا اور آج آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے اور اس کے اندر Amendment ہے۔ شازی خان! مجھے تو آپ کا قانون منع کرتا ہے، مجھے بتاتے ہیں کہ Amendment لاؤ گے تو آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ آپ سب وہ بات نہیں کر رہے ہیں، میں کر رہا ہوں، اسلئے کہ مجھے ترمیم کے علاوہ کوئی حق نہیں ہے۔ میں اسی اسلام کی بات کرتا ہوں، یہ شازی خان کی جب شادی ہوئی ہے، ایک یا دو، اس کیلئے یہ ٹیسٹ نہیں ہوا تھا تو کیا یہ شادی جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، آپ۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! زۀ د یوے خبرے وضاحت کول غواړم که ستاسو اجازت وی۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: دے مفتی کفایت اللہ صاحب خبره اوکړه او ډیره ښکلے خبره ئے اوکړه، مونږ د دوئ د خبرے احترام کوؤ چه دوئ د اسلامی نظام د پاره په جمهوری لار باندے چه کوم دے، د دے انتخاب کړے دے ځکه چه د دهشتگردئ په حواله چه څوک د ټوپک په زور کوی، نه ئے خدائے منی او نه ئے رسول ﷺ منی، نو مونږ د دوئ دا کردار او دا خبره Appreciate کوؤ۔ پکار دا ده چه ټول خلق په دے طریقه باندے جدوجهد کوی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! ہم یہ Amendment مفتی صاحب کی جی بالکل مانتے ہیں۔ یہ سر ستر گو مانتے ہیں اس کو جی۔

جناب سپیکر: یہی جمہوریت ہے یار، جو اچھی بات ہو، وہ مان لی جائے، جمہوریت کا حسن یہی ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in sub clause (iv) of clause 3: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub clause (iv) of Clause 3 of the Bill.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ مجھے معلوم ہے آپ کس طرح برداشت کر رہے ہیں (قہقہہ) یہ میرے پاس اردو والی کٹنگ بھی ہے جی۔ میں ثاقب اللہ خان کی توجہ چاہوں گا، انہوں نے دوئم میں یہ لکھا ہے کہ "اس کا نتیجہ (خواہ کچھ بھی ہو) لیکن اس کا اثر کسی بھی لحاظ سے شادی کے انعقاد پر نہیں ہوگا"، یہ دوئم ہے۔ چہارم میں یہ کہتے ہیں کہ "اگر کسی شادی کا انعقاد اس شرط سے ممانعت رکھتا ہے یا شق 3 کی خلاف ورزی کرے تو ایسے نکاح رجسٹرار کا لائسنس منسوخ کر دیا جائے گا اور نکاح رجسٹرار کے علاوہ اگر کسی اور نے شادی کا انعقاد کیا تو اس کو مبلغ دس ہزار روپیہ پاکستانی جرمانہ ادا کرنا ہوگا"، میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں 'کلازز' کے اندر تعرض ہے، ٹکراؤ ہے یعنی ایک جگہ آپ کہتے ہیں کہ شعور کیلئے یہ ٹیسٹ کر دیا جائے لیکن شادی کو روکا نہ جائے، یہ اچھی بات ہے۔ آگے جا کر آپ کہتے ہیں کہ اگر اس شادی کی ممانعت آتی ہے تو رجسٹرار کا لائسنس بھی ہم منسوخ کرتے ہیں اور کوئی اور آدمی اگر وہ کرنا چاہتا ہے شادی، تو اس کو آپ دس ہزار روپے جرمانہ بھی کرتے ہیں۔ اگر آپ دس ہزار روپے جرمانہ کریں گے تو پھر یہ کلاز دوئم اور یہ Sub clauses 2 & 4، یہ آپ سے متعارض ہیں۔ میری گزارش ہو گی محترم 'موور' سے کہ اگر وہ اس طرح اس کو بھی مان لیں تو فضا ذرا زیادہ مناسب رہے گی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری بھی ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آرہا ہوں آپ کی طرف، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔ Second amendment in sub clause (4) of Clause 3: Mr.Israrullah Khan, to please move his amendment in sub clause (iv) of Clause 3 of the Bill.

Mr.Israrullah Khan Gadapur: Sir, I beg to move that in sub-clause (iv) of Clause 3, after the word 'cancelled', 'full-stop' may be added and the words 'and whoever, other than Nikah Registrar, solemnizes such marriage shall be fined Pak rupees.10, 000', may be deleted.

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر کیا Bar ہوگا؟ اگر یہ اب یہ Delete-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، Bar یہ ہے ناسر، مطلب ہے اور بھی ایشوز ہیں۔ مفتی صاحب نے تفصیل میں کہا، ایک تو یہ Contradictory ہے، وہاں پر آپ کہتے ہیں کہ کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اچھا اگر Cancellation کی حد تک بھی کریں پھر ان پر ایک چیک تو ہے نا کہ نکاح رجسٹرار جو ہے، میں نے 'فل سٹاپ' یہاں پر ڈالا ہے، اگر آپ دس ہزار روپے جرمانہ اور یہ ہے کہ اس کے علاوہ اگر کسی اور نے بھی کر دیا تو اس کو دس ہزار روپے جرمانہ، اس میں تو وہ بندہ بھی آئے گا جو کہ نکاح رجسٹرار بھی نہیں ہوگا تو میں سر، یہ کہتا ہوں کہ نکاح-----

جناب سپیکر: نہیں، تو رورل ایریا کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں، ادھر تو نکاح رجسٹرار ہے ہی نہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو سر، میں یہی کہتا ہوں نا پہلے دن سے۔ سر، پہلے دن سے آپ-----

جناب سپیکر: یہ تو خالی شہری علاقوں میں نکاح رجسٹرار ہوتا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، بات یہ ہے کہ جب ایک چیز، جیسے قاضی صاحب نے کہا Sensitize ہو جائے گی، اس کو اس طریقے کی نہ بنائیں کہ مطلب ہے ایک جب Framers ہوتے ہیں، کانسٹی ٹیوشن کے ہوتے ہیں، لاء کے ہوتے ہیں، ان کے بعض کلاز ز Deterrence کیلئے ہوتی ہیں۔ آپ کے پاس بھی سار جنٹ ایٹ آرمز کھڑا ہوتا ہے جس کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ کسی بھی ممبر کو اٹھا کر باہر پھینک دے، آپ نے کبھی استعمال کیا ہے؟ تو سر، میں یہی کہتا ہوں کہ Deterrence کیلئے اتنی کلاز ز رکھیں کہ اس کو کینسل کر دیں گے۔ اگر اس کے باوجود دس ہزار روپے جرمانہ اور 'کوئی اور' بھی نہیں کرے گا، میرے خیال میں گورنمنٹ کیلئے بھی ٹھیک نہیں ہوگا۔ ویسے بھی 'It shall come into force at once' ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ آہستہ آہستہ آپ Major Acts اٹھا کر دیکھ لیں، Minor Acts، کتنی کتابیں قانون کی بھری پڑی ہیں؟ اس میں اگر آپ اس قسم کے نکتے ڈالیں گے، میرے خیال میں گورنمنٹ کیلئے بھی ایک مشکل ٹائم بن جائے گا، سر۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان! دونوں پر آپ جلدی جلدی بولیں جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، مقصد داسے دے جی چه دا Enforcement د پاره دے جی، Enforcement ضروری دے۔ لکه تاسو خپله سر، اوویئ چه زمونږ کومو کلو کښے نکاح رجسټرار نشته، هغه نشته دے، هغه به څه کوی؟ سر، دا Contradictory څکه نه دے چه تاسو کله نکاح کیږی که هغه رجسټرار کوی که بل څوک، هغه داسے نه وی چه مونږ لاړ شو او یو کس راولو، Exceptional cases به وی خو داسے نه ده چه لاړے نه سړے راوانیسه، هغوی ته مونږه لس ورځے مخکښے، پینځلس ورځے مخکښے وئیلی وی، هفته مخکښے چه ګوره زمونږ د ځوی/لور په دے فلانی ټائم باندے نکاح ده او ته به راځے نو سر، دا خو چه تاسو په هر یو ایکټ کښے، قانون کښے چه تاسو دغه وا نه چوئ، Enforcement clause وا نه چوئ نو هغه به څنګه تاسو Enforce کوئ؟ هغه Enforcement clauses دی، زهٔ آنریبل دواړو ورونړو ته وایمه چه په دے باندے دغه نه کوی، باقی د لاء منسټر صاحب نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان کا مائیک آن کریں ذرا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ‘The government shall make rules for carrying out the purposes of this Act’، تو گورنمنٹ کوئی بھی رولز بنا سکتی ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ کے لاء میں ’پرووینن‘ ہو، رولز تو گورنمنٹ بھی بنا سکتی ہے اور خود آگے ’چار‘ میں کہتے ہیں ‘Power to make rules’ تو اگر آپ Deterrence رکھتے ہیں وہ بھی کافی ہے۔ گورنمنٹ رولز بنائے گی جو کہ ان کیلئے، سر، اس کلاز میں اگر آپ دیکھیں ‘And whoever, other than Nikah Registrar’، ایک مشکل اس میں یہ آجائے گی کہ ٹیسٹوں کی وجہ سے معاملہ ٹکا رہے گا، باقی دیہاتوں کے اندر ایسی بھی جگہیں ہوں گی جہاں پہ نکاح رجسٹرار تو چھوڑیں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا، ایک عام مولوی صاحب ہوں گے، وہ نکاح پڑھائیں گے تو اس کیلئے پہلے وہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر سے نکاح رجسٹرار بھی لائیں گے، تو میں یہ سمجھتا ہوں ایک تو ٹیسٹ کریں گے، ایک نکاح رجسٹرار بھی ساتھ لائیں گے کیونکہ نکاح جو ہے، وہ بھی In fructuous ہو جائے گا آپ کا اس لاء کی وجہ سے۔

جناب سپیکر: جی بس لاء منسٹر صاحب سے Views لیتے ہیں جی۔ جی لاء منسٹر صاحب، کیا کرتے ہیں، آپ Oppose کرتے ہیں؟

وزیر قانون: گزارش یہ ہے جی کہ ڈسکشن بہت زیادہ ہوگئی ہے، We do not support these amendments اور میرے خیال سے اس پراسس کو آگے لے جائیں۔ We don't support their amendment, Sir.

(شور)

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر، اس طرح اگر گورنمنٹ خواہ مخواہ ہر ایک چیز کو بلڈوز کرتی ہے کیونکہ ہمارے حلقوں میں مسائل ہوں گے، ایک ایک بندہ آئے گا، ابھی تو اس میں Amendment اتنی آسان ہو گی، تین بیماریاں ہیں، تین کیلئے Amendment آجائے گی تو وہ چھ کی لسٹ ہو جائے گی، پھر آٹھ کی ہو جائے گی۔ میرے خیال میں گورنمنٹ کو وسیع القلبی کرنی چاہیئے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ایک چیز کو میں بلڈوز کروں، "We don't support"، نہ کوئی Argument ہے نہ کوئی دلیل ہے، "We don't support". اگر گروپ میجارٹی ہے پھر ہم واک آؤٹ کر لیتے ہیں کیونکہ اس قسم کے 'بل' میں بیٹھنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ہے، یہ ہمارے لئے بالکل ہی غلط ہے، ہم واک آؤٹ کرتے ہیں، سر۔

جناب سپیکر: پہلے مفتی صاحب کی Amendment میں لیتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ یہاں جی ایک ٹیکنیکل غلطی ہوئی ہے۔ وہ ٹیکنیکل غلطی یہ ہوئی ہے کہ ایک جوڑا ہے جو نکاح کرنے والا ہے، دلہن اور دلہا اور ایک ہے نکاح رجسٹرار، آج تک کسی نکاح رجسٹرار نے دلہا اور دلہن کو مجبور نہیں کیا ہے کہ تم نکاح کرو بلکہ دلہا اور دلہن نکاح رجسٹرار سے کہتے ہیں کہ آپ، اب یہ جو لوگ، یہ جوڑا ہے، ان کو تو یہ معاف کرتا ہے اور وہ جو نکاح باندھنے والا ہے تو کیا کرتا ہے کہ اس کو درمیان میں لاتا ہے تو مجھے ایک بہت اچھی بات یاد آئی جی، آپ کا وقت لوں گا لیکن یہ ایوان سمجھ جائے گا۔ ایک آدمی ایسا تھا جی کہ اس کی چار بیویاں فوت ہو گئی تھیں اور پانچویں بیوی کیلئے جب اس نے رابطہ کیا تو لوگوں نے کہا جی اس کیلئے مزید شادی مناسب نہیں ہے۔ اب ایسا تھا جی دو تین جنگل چھوڑ کر، دو تین جنگل چھوڑ کر اس طرف ایک گاؤں تھا تو وہاں ایک خاتون ایسی تھی کہ اس کے چار خاوند مر گئے تھے اور پانچویں دفعہ شادی کرنے کیلئے لوگ تیار نہیں تھے، اب ایسا ہوا کہ ایک آدمی جو یہاں سے وہاں گیا کپڑے

بیچنے کیلئے، اس نے دونوں صورتحال دیکھے تو انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں کرتے کہ ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دیں تاکہ ہم دیکھیں کس کا موکل زیادہ تگڑا ہے، تو ایسا ہوا جی ان دونوں کا نکاح ہوا۔ اس کے بعد لوگوں کے کان کھڑے ہوگئے کہ بھئی اب کون جلدی مرے گا؟ تو تین دن کے اندر بیویاں مر جایا کرتی تھیں، تین دن پورے ہوئے تو معلوم ہوا کہ نہ مرد مرا ہے اور نہ عورت، وہ نکاح والا مولوی صاحب مر گیا ہے جی۔ (قہقہے) یہ قصہ ہے، میں یہ عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا ابھی۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، یا تو یہ دس ہزار روپے واپس کریں جی، یہ جو دس ہزار روپے ہیں، سپیکر صاحب، میں نے یہ بات اسلئے کی ہے کہ یا تو یہ دس ہزار روپے واپس کریں، یہ ضد نہ کریں یا اس کو ایک سال کیلئے تجرباتی بنا دیں تو ٹھیک ہے تجربہ ہو جائے گا۔ اگر یہ دس ہزار روپے بھی اس کو واپس نہیں کرتے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نکاح رجسٹرار کے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب اپنے مولوی صاحبان کو بچا رہے ہیں اور وہ دلہا، دلہن کو، عوام کو بچا رہے ہیں۔ جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر سر، اگر اس میں یہاں پر Power to make rule ہے، اگر گورنمنٹ کے پاس یہی اختیار ہے کہ وہ اس کی شقوں کو Enforce کرے گی تو آیا اس شق کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ سر، یہ مجھے بتا دیں Reasons کے ساتھ۔

جناب سپیکر: 'ممبر انچارج'، چه هغه نه ئے او غوښتو که نه۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! بیرسټر په دغه کښے، دا لاء منسټر دے جی، دے خپله هم وکیل دے، په دے پوهیږی هم۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بیرسٹر صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زهٔ د لته یو ریکویسټ کومه جی۔

جناب سپیکر: بس بیا کښینه کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: چه کله دا رولز جوړ شی، رولز جوړ شی او په هغے کښے وی نو بیا د هغه وخت Amendment راولی، اوس خو د ئے پاس کړی کنه، اوس بغیر د هغے نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: دوئ خفه شو، زهٔ معذرت کوم په هغے۔ دوئ اووئیل چه اوس ئے بلډوز کړو خو بهرحال چونکه مونږه دا پراسس Expedite کول غواړو نو د هغے د لاسه ما وئیل چه زر زر پته اولګی۔ دویمه خبره دا ده جی چه Enabling provision نه وی په ایکټ کښے نو په رولز کښے تاسو Penalty نه شئ Impose کولے نو There has to be an enabling provision to allow you to impose او بله خبره دا ده چه دا سزا چه کومه ده، دا جی For not keeping the records، دا نکاح رجسټرار باندے چه لګی چه دے دوه کاله یا درے کاله د پاره هغه ریکارډ Maintain نه کړی یا د هغوی د ټیسټ ریزلټونه وانخلی، په دے سزا ده او باقی مطلب دا دے چه دا خو ډیر ټهیک خبره ده او پکار ده چه اوشی جی، مونږ ئے دغه کوؤ۔

(شور)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سپیکر صاحب، چونکہ یہ جو کہ حل طلب ہے، اگر اس قسم کی لیجیلیشن ہو گی تو گورنمنٹ کیلئے سر، اچھا نہیں ہے۔ کیا Message جائے گا؟ 'And whoever, other than Nikah Registrar'، نکاح رجسٹرار کو بھی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے لائیں کیونکہ اس کے بغیر شادی نہیں ہو گی، اگر کسی نے کرادی، دس ہزار روپے جرمانہ، گورنمنٹ کی کتنی بدنامی ہو گی کہ یہ دس دس ہزار روپے گورنمنٹ کس مد میں رکھ رہی ہے؟ یہ مطلب ہے کس Purpose کیلئے دس دس ہزار Use ہوں گے؟ میں سر، یہ کہتا ہوں، مہربانی کریں گورنمنٹ کیلئے یہ کام نہ ڈھونڈیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، چونکہ اس کے ڈسکشن پر زیادہ ٹائم صرف ہوا ہے تو آپ جناب، اس کو ہاؤس کے سامنے رکھ دیں اور ہاؤس سے پوچھیں یا اس پر ووٹنگ کرالیں۔

(شور)

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، چونکه دلته ښنګه عبدالاکبر خان خبره اوکړه، دا خو یقیناً د ووټنګ خبره ده، په هغے به کیږی خو دلته مونږ خپل د یو کلچر خلق یو او د خپل کلچر نه ډیر ښه خبر یو جی۔ مونږ به ډیر خوشحاله وو جی

که مونږ دے پوزیشن ته راشو چه دا کوم سوچ باندے دا 'بل' راغلے دے او مونږ خپلو خلقو ته هغه Facilities ورکړو چه هغه کوم د دوئ حق دے۔ هغه هسپتالونه د هغے جوګه کړو او هغه ټیسټونه چه هغه ضرورت دے چه هغه کور کور ته مونږ مهیا کړو۔ مونږ خو اوسه پورے په دے صوبه کښے، هغه بله ورځ په شانګله کښے دهماکه اوشوه نو هلته که تاسو ټی وی کتلے وی، نه څه سرجن وو او نه میډیکل افسر وو، تحصیل دے، نو که سرجن او میډیکل افسر په یو تحصیل هسپتال کښے نه وی او د دے صوبے دا غریب خلق چه څوک لس میله سفر کوی، داسے ایریا هم شته چه هغه د لس میله نه راځی، په پښو باندے، هغه ښار ته رسیدے نه شی، هغه ته هډو د نکاح رجسټرار لاره هم نه ده معلومه نو مونږ خو لکه صرف دا ګزارش کولے شو چه دلته تبدیلی که تاسو ضروری ګڼړئ چه دا صرف د نکاح سره ده، حکومت داسے نوره هم قانون سازی کولے شی چه د صوبے خلق دے ته پابند کړی چه تهٔ به دا ټیسټ خامخا کوے خو په دے بنیاد باندے چه اوس څوک نکاح کوی او۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب! کہاں جارہے ہیں؟ جلدی کریں، بیٹھ جائیں۔

قائد حزب اختلاف: په دے بنیاد باندے تهٔ مجبوروے نو لیجیلیشن که دوئ کوی نو آیا داسے څه طریقه کار نور نشته چه خلق دے ته پابند کړی چه تهٔ به هیپاټائټس ټیسټ کوے، دا به لازمی وی او که چرته ګورنمنټ دا اوغواړی او دلته نن فیصله اوکړی چه مونږ دا ټول ټیسټونه په هسپتال کښے فری ورته کوؤ، د دے یوه روپئ به نه وی او په هر بی ایچ یو کښے مونږ هلته د هر یونین کونسل په سطح باندے لیبارټری هم جوړوؤ، ټیسټونه هم ورته کوؤ نو زما خیال دے څوک هم په دے بنیاد باندے داسے نه وی چه هغه ښه صفائی نه غواړی، ښه صحت نه غواړی نو ثاقب خان خو ډیر په مونږ باندے ګران دے او دے چونکه داسے یو سوچ لری د ډیر ښه ماحول خو چونکه که دوئ داسے اوکړی چه دوئ دلته د ورسک روډ نه اخوا ته شبقدر نه لس میله لرے اوګوری چه هلته د خلقو ژوند څه دے، هغه خلق څنګه ژوند تیروی؟ په دیر کښے اوګوری چه هلته د لرم په ټاپ باندے یو سړے اوسی نو د لرم د ټاپ نه چه دے راځی نو هغه به څومره ورځے لګوی؟ نو که چرته دوئ اوګوری چه په ډی آئی خان کښے هلته د بلوچستان سره

باؤنډري لګیدلے ده، شیراني ایریا ورته وائي، که د شیراني نه یو سړے راروان شي، هغه په نیمه ورځ کښے خو ډي آئي خان بازار ته راورسي، بل د دے نه به دا پولیس ناجائزه فائده اخلي چه تاسو دا خپل خلق په پولیس 'بلیک میل' کوئ او د هغے خلاف به دا وي چه ستا نکاح نامه شته، هغه په دے پوهیږي نه۔ اوس جي چه برطانیه ته تلے ووم نو وړومبی هغوی دا شے راوستو چه ته به ویزے سره نکاح نامه ورکوے، نو ما ویزے ته Apply اوکړه نو ما سره خو نکاح نامه نه وه، مونږ خو په هغه وخت کښے واده کړے دے چه د دے سوچ هم نه وو لا، نو بیا په تکلیف کښے خو ما نه دا هم هیرشوے وو چه زما۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بلکه د سحر او د دغه نوم به درنه هم هیر وو۔ (قہقہہ)

<u>قائد حزب اختلاف:</u> بلکه ما نه دا هیر وو چه زما ملا څوک وو چه زما نکاح ئے کړے وه؟ بیا مے کلي ته ټیلیفون اوکړو، هغه تره نه مے تپوس اوکړو چه په هغه وخت کښے زمونږ جماعت کښے ملا څوک وو چه هغه زمونږ نکاح ئے تړلے وه؟ (قہقہے) نو ګوره دلته به جي زهٔ ریکویسټ اوکړمه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا شے ما سره هم هغه بله ورځ شوے دے۔

(قہقہے)

<u>قائد حزب اختلاف:</u> نو زهٔ به ثاقب خان ته او ګورنمنټ ته، بل دا دے جي چه دلته خو ډسپلن دے، دا ګورنمنټ منسټر پاڅي او هغه دا Agree کوي چه دا د لاړ شي کمیټئ ته او مونږ به کښینو په وروروولئ باندے به خبره اوکړو، آیا دا ثاقب خان چه دے، دا د ګورنمنټ د دے خپل یو رکن نه دے؟ آیا د ګورنمنټ د رجسټر خبره چه ده نو هغه دهٔ ته نه ده؟ مونږ خو په پرائیویټ ممبر باندے به خامخا خبره کوؤ خو څه اصول دي، څه ډسپلن دے نو زهٔ به ډیر په ادب سره جي دا خواست اوکړم چه د دے نه هغه شے مه جوړوے چه زمونږ په قبائیلو کښے به چا شناختي کارډ جوړولو نو بیا به ئے پیسے پرے ایښے وے، د اووړو والے، پاسپورټ به چا جوړولو په هغے باندے به، په هغه وخت به ئے ټول، بجلئ بل به ئے په دے وصول کوؤ، په قبائیلو کښے چه چا به شناختي کارډ جوړلو بیا به ئے د کلونو بل د هغه سړي نه وصول کوؤ، چا به پاسپورټ جوړلو، نو د خدائے د پاره د دے صوبے

خپل څه روایات دی، دا ټولے فیصلے په اکثریت نه دی چه مونږ کم یو او دا زیات دی، دلته به مونږ گورو چه آیا زمونږ د عوامو فائدے د پاره دی، آیا مونږ خپلو خلقو ته هغه Facilities ورکړی دی؟ نو مونږ خو نور څه نه شو کولے خو خواست کولے شو او که چرته دوئ زمونږ خواست نه منی نو زمونږ سره بل څه نه وی نو مونږ به خفه اوځو چه تاسو زمونږ خبره هم نه اورئ، تاسوزمونږ خبرے ته وزن هم نه ورکوئ او مونږ د دے معاشرے خلق یو، ستاسو اکثریت دے نو زهٔ به دا خواست اوکړم که د دے څیز نه دوئ، اوس لس زره جرمانه ده جی، داسے خلق شته دے چه واده ته لس زره قرضه غواړی، هغه سره لس زره روپئ نشته چه هغوی ته د واده جامے واخلی، هغه سره دا نشته دے چه هغه دوه بورئ اوړه واخلی، هغه سره دا نشته دے چه چینی واخلی، نو هغه په کورونو باندے گرځی، قرضه اوکړی دس هزار، بیس هزار او بیا په محنت سره خپل واده چرته برابر کړی یاڅوک تعاون ورسره اوکړی۔ مونږ هغه معاشره جوړه کړے نه ده، په هغے کښے به زما غفلت وی، په هغے کښے به د نورو حکومتونو غفلت وی چه هغه Facilities چه د دے قوم حق دے او هغه مونږ نه دی ورکړی۔ مونږ هغه خو درنه غواړو چه بهر معاشره کښے څه دی خو مونږ دے خپلے معاشرے ته هغه ورکړی نه دی۔ نو زهٔ ډیر په ادب سره ریکویسټ کوم چه دوئ د په دے باندے ضد نه کوی۔ زمونږ خو نور څه وس نشته دے او که دوئ خامخا وائی چه دا مونږ کوؤ نو مونږ به په خفگان باندے بیا اوځو۔ دهٔ ته به وایے چه دوئ شوق پوره کوی او مونږ به په دے ایوان کښے دے ته نه یو تیار چه داسے خبرے واورو۔ مجبوری، کمزوری به زمونږ وی خو دا برداشت کولے نه شو چه په دے معاشره کښے سبا پولیس ورځی او هغه نیسی چه تا نکاح نامه کړے ده او که نه ؟ او بیا د واده ښځه او سړے زما عزتمند په حوالات کښے وی۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! ما دے ټل دروازے بندے کړی دی، رانه وتے نه شئ۔ جی ثاقب الله خان! پلیز۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما ډیر قابل احترام اپوزیشن لیډرصاحب خبره اوکړه جی او زهٔ رښتیا وایم، دوئ ته پته ده دا بعضے څیزونه نن سبا داسے وخت دے چه که خپل بال بچ کښے دا، وایم که څوک منافقت کوی

نو هغوی ته هم پته ده جی، ما د پاره دوئ اصلاً ډیر قابل احترام دی، د اوس نه نه، د ډیر وخت نه، دا زۀ د خپل پلار ټائم نه دوئ پیژنمه، دوئ ما د پاره ډیر قابل احترام دی خو جناب سپیکر صاحب، په دغه ایشو باندے تاسو او مونږه او مفتی صاحب دوئ، دا سے نورو ملګرو ډیر بحث اوکړو چه دا سټینډنګ کمیټئ ته تلل دی که نه دی پکار؟ چه څو پورے د ټریژری بنچز د Commitment خبره ده، هغوی سپورټ هم اوکړو خو ما دا Plea اغستے وه چه دا 'پرائیویټ ممبرز بل' دے او ما نه پکار ده چه تپوس په دغه کښے اوشی۔ جناب سپیکر صاحب، زۀ به په هغے خبرو نه راځم، یو خبره به زۀ خامخا کوم، دا به دعا کوم چه خدایه، ما ته د زما نیت خدائے راکړی۔ زۀ به دا خامخا وایم خو یو عرض به دا هم کوم، زۀ خپل قابل احترام مشر ورور نه به دا تپوس کوم چه دا د کوم ځائے جمهوریت شو چه کله تاسو وایئ چه د خبرے نه منع کیږی که هغه په میجارټی باندے مونږه وایو چه 'Yes'، په دیکښے د اپوزیشن ممبران دی او زۀ ډیر د هغوی، خدائے د هغوی ډیر عزتمند کړی چه هغوی په اپوزیشن او ټریژری کښے نه دی کتلی او خدائے شاهد دے چه په دیکښے کله کله د خپلو ملګرو هم خفګان ما اغستے دے چه ما هم کله په دیکښے نه دی کتلی، چه کوم شے ما ته ټهیک ښکاره شوے دے، ما د هغے کوشش کړے دے چه د هغے سپورټ اوکړم۔ دغه کښے اپوزیشن ممبران هم دی چه هغوی په دے سپورټ کوی لګیا دی، نو زۀ وایم، ورور ته به زۀ، دا مشر ورور دے، تجربه کار دے، دا یو خواست هم کومه چه دا 'ټرینډ' د هم نه جوړوی چه کله میجارټی یو Decision اوکړی نو د هغے خفګان کښے د واک آؤټ کوی۔ ما د پاره په ایمان ډیر زیات قابل احترام دے، ما دوئ نه ایزده کړی هم دی، ما دوئ نه دغه کړے دی خو دا هم یو ډیر غلط 'ټرینډ' دے چه د اپوزیشن ممبران هم په دیکښے زما مخالفت کوی۔ اوګورئ زمونږه بی بی (محترمه نورسحر) دا چه ده، د ټریژری بنچز ده، هغوی ته دا خبره ټهیک ښکاری چه مفتی صاحب خبره ټهیک کوی، هغوی ئے حمایت کوی، ما خو او نه وئیل چه دا ئے ولے حمایت کوی، زۀ واک آؤټ کوم؟ جمهوریت کښے خو دا هم ده چه کوم جمهوری پارټی راشی، پرون دا هم وو نو زۀ ریکویسټ تاسو ته کوم، قابل احترام ورور ته کوم چه په دے باندے بحث شوے دے، په دے باندے بحث شوے

دے او پندرہ بیس منٹ شوے دے ، مونږ هم جذباتی شوے یو ورکښے ، په دغه باندے شوے دے څکه وایم دا Move کړئ سر ، او دۂ ته دا ریکویسټ کوم چه زما ډیر قابل احترام دے-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> هم دغه خبره مونږه هم سپورټ کوؤ جی چه دا خو تقریباً څلور Amendments باندے ووټنګ، هر څه شوی دی، آخرنے Amendment دے ، دا سټیج نه دے۔ د کمیټئ د ریفر نه علاوه زمونږ، دا ټهیک ده چه مشترکه یوه فیصله وه خو په هغه وخت کښے ثاقب خان رضا نه شو، بهرحال اوس خو مونږه In toto د 'بل' به سپورټ کوؤ جی او دا Amendment به نه سپورټ کوؤ نو دا مهربانی اوکړئ جی چه مخکښے لاړ شو۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا Amendment سپورټ کوئ؟

<u>وزیرقانون:</u> نه جی، نه سپورټ کوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی؟

<u>وزیرقانون:</u> نه سپورټ کوؤ جی۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جناب سپیکر، اس میں تو بیماری کا تو علیحدہ 'پروویژن' ہے، یہ جو ہے آپ شادی پر چیک رکھ رہے ہیں-----

(قطع کلامی)

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> تو یہی سر، میں کہہ رہا ہوں کہ یہ چیز، اس کو دیکھ لیں، 'And whoever ----- other than Nikah Registrar'

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> میں کر دیتا ہوں، ایسے نہیں ہے، سر۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، کیسے نہیں ہے؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> اس کی پروویژن یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کہتا ہے کہ میں نکاح رجسٹرار سے نہیں کرتا ہوں-----

<u>جناب سپیکر:</u> قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نکاح رجسٹرار ڈرتا ہے ایسی شادی کرانے سے، میں کسی اور سے کرا لیتا ہوں، اس صورت میں ہوگی کہ وہ شخص ایسے دونوں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو شادی رک جائے گی نا سر، شادیوں پر ٹیکس ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو وہ دوسرا۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: لودھی صاحب! آپ بھی تو کرا سکتے ہیں یا کوئی اور کرا سکتا ہے۔ اس کا اگر وہ ٹیکس نہیں لے گا، اس کو یہ جرمانہ ہوگا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، چیئر کی طرف، چیئر کی طرف۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری یہی گزارش ہے کہ باقی 'بل' ٹھیک ہے، ہم بیٹھنے کیلئے بھی تیار ہیں، ہم نے ووٹنگ بھی کرا دی لیکن یہ جو پروویژن ہے نا سر، یہ شادی کا ٹیکس ہے اور یہ اگر آپ اس حوالے سے دیکھ رہے ہیں سر، یہ پیسوں کے متعلق گورنمنٹ کی اتنی بدنامی ہوگی کہ دس، دس ہزار روپے فی شادی لے رہے ہیں، یہ گورنمنٹ کیلئے بدنامی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں، میں یہ پروویژن بھی ماننے کیلئے تیار ہوں رجسٹرار کا لائسنس کینسل کرنے تک۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک ہے جی۔ Now I may put it to the House مفتی کفایت اللہ صاحب کی Amendment۔ The motion before the House -----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! میری بھی Amendment ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بعد میں ہے جی، نمبر دو ہے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں آپ کا، مفتی صاحب کے نوٹس کے حساب سے ان کا پہلا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: امنڈمنٹ کے لحاظ سے جی۔ Mufti Kifayatullah MPA, to please move his, the motion before the House is that the amendment

moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, the amendment is dropped and the original sub-clause 4 ------

(Interruption)

Mr. Speaker: صبر،صبر،ایک منٹ، Just stop it here, the result is stopped.

The motion before the House is that the اسرار اللہ خان کی جو موشن ہے، amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. 'Clause 4': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Clause 4 stands part of the Bill. Now 'Passage Stage': Mr. Saqibullah Khan Chamkani MPA, to please move that the NWFP Preventive Health Bill, 2009 may be passed. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Mr. Speaker Sir. I request to move that the NWFP Preventive Health Bill, 2009, as amended, may be passed. ستا سو والا ، دو سال والا مے اومنل۔

جناب سپیکر: د مفتی صاحب یو Adopt شوے دے کہ نہ؟

مفتی کفایت اللہ: ما چہ کوم Amendments نہ دی منلی ، زۂ-----

(قہقہے)

Mr. Speaker: The motion before the House ------

مفتی کفایت اللہ: زۂ-----

The motion before the House is جناب سپیکر: دا اوس د ھاؤس خوبنہ دہ جی۔ that the NWFP Preventive Health Bill, 2009 with amendment, may

be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed, with amendments, moved by Mufti Kifayatullah Sahib and ------

(تالیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، جناب ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زۀ جی ستاسو په وساطت سره د دے ټول ایوان، خصوصاً د لاء منسټر صاحب، د هیلته منسټر صاحب، د دوئ او د مفتی کفایت صاحب او د اسرار ګنډا پور صاحب ډیره شکریه ادا کوم۔ رښتیا خبره ده چه د مفتی کفایت صاحب د Amendments د وجے نه او د اسرار ګنډاپور د وجے نه ما دیکښے ډیره ستړی اوکړه۔ کیدے شی زۀ د ومره Prepare نه وومه، کیدے شی د دے افادیت نه وو خو زۀ تاسو ته وایمه جی، دا زۀ خپل تاسو ته یو تسلی درکومه چه که ما ته په دے خپله ستړی کښے یو سیکنډ هم دا وے چه په دیکښے څه مسئله وه، ما به واپس اغستے وو جی۔ ډیره مهربانی سر، ستاسو د ټولو، خصوصاً د مفتی صاحب او د اسرار ګنډاپور صاحب ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Item No.13 and 14: Mr. Muhammad Zamin Khan Advocate, to please move that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2009 may be taken into consideration at once. Mr. Muhammad Zamin Khan, please.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you. Mr. Speaker, I beg to move that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2009 may be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2009 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who -------

(شور)

وزیر قانون: دا څه دی جی؟

جناب سپیکر: دا Consideration of motion دے کنه جی، تاسو لږ او گوری ورته۔ ما خو اناؤنس کړو۔ Do you oppose or favour it?

وزیر قانون: جناب سپیکر، دیکښے In to to مونږه دا نه دغه کوؤ، صرف د دے 'سب کلاز (a) چه کوم دے، د دے سره اتفاق دے خو (b) سره اتفاق نشته جی۔ زهٔ خو وایم چه اول د دوئ راولی۔

جناب سپیکر: دا Consideration of motion خو تاسو نه Oppose کوئ؟

وزیر قانون: نه، نه Oppose کوؤ جی، را د شی ځکه وایو چه اول به راشی، Consideration به اوشی نو بیا۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles, NWFP (Amendment) Bill, 2009 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. 'Passage stage': Mr. Muhammad Zamin Khan Advocate, to please move that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2009 may be passed. Mr. Muhammad Zamin Khan Advocate, please.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2009, may be passed, please.

دا زهٔ یو گزارش کول غواړم جی۔ دا Amendment انتهائی اهم، ضروری او د عوامی افادیت حامل Amendment دے، د دے سره به یو طرف ته د غریبو څه نه څه تکالیف و مصائب، مشکلات کم شی او بل طرف ته به بروقت د حکومت ریونیو سیوا شی ځکه زما لاء منسټر صاحب ته درخواست دے، کیدے شی دوئ به ئے مخالفت هم اونکړی، دے دغه کښے دوئ دا خیبر بینک او

نیشنل بینک اچولی دی، ما پکښې 'Any Bank' اچولې دے۔ دا مے ځکه اچولے دے جناب سپیکر، چه زمونږه د دے ملک حالات او دغه تاسو ته معلوم دی، زۀ به تاسو ته د خپل دیر ذکر اوکړمه۔ زمونږه ثمر باغ یوه علاقه ده، دیر کښې میدان علاقه ده، په بره دیر کښې واړئ یو سب ډویژن دے، دا په پچهتر کلومیټر کښې-----

جناب سپیکر: لږ زر زر او مختصر وایئ جی۔

جناب محمد زمین خان: جی سر۔ پچهتر او ستر کلومیټر کښې نه خیبر بینک شته او نه نیشنل بینک شته، نو دلته کښې چه یو جرم اوشی، سړے چالان شی، هغه غریب بیا په دے پسے ګرځی چه یره په کوم ځائے کښې بینک دے چه زۀ لاړ شم او دا پیسے جمع کړمه؟ نو یو طرف ته د دغه سړی وخت ضائع کیږی، دغلته کښې هغه ګاډے بیایی او د هغه فیول خرچ کیږی نو دا په قامی معیشت او د غریب اولس په معیشت باندے ډیر زیات بوجھ پریوځی۔ بل طرف ته هغه په وخت باندے پیسے نه شی داخلولے ځکه چه هغه غریب د پچهتر او ستر کلومیټر نه راځی او دا دغه کوی نو د دغے وجے نه ما د عوامی مفادو په خاطر دا Amendment راوړے دے۔ زۀ دے هاؤس او ګورنمنټ ته دا درخواست کوم چه دا منظور کړی جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی، نیشنل بینک او خیبر بینک ستاسو دغه دے کنه، دوئ وائی که 'Any Bank' وی۔ جی تاسو څه وایئ لاء منسټر صاحب؟

وزیر قانون: جناب سپیکر، دیکښې پرابلم دا دے، یو خو نن سبا ډیر زیات بینکونه پرائیویټ راوتی دی او بل دا ده چه د دے بیا Track ساتل او دا پیسے چه بیا صوبائی حکومت ته واپس راځی، دے دواړو سره خو لکهAlready زمونږه 'کنټریکټس' شوی دی او د دے پوره هغه Scrolls وغیره وی، د هغے ریکارډ Concerned offices ته راځی نو چه 'Any Bank' شی، سبا به خلق جعلی دغه رااوچت کړی او پته به هم نه لګی، هغه پسے به څوک چرته ګرځی؟ نو دا مونږه ځکه نه سپورټ کوؤ جی۔

جناب محمد زمین خان: دیکښے زما یو گزارش دا دے چه دا خو Already ما جمع کړے وو۔ هوم ډیپارټمنټ او لاء ډیپارټمنټ دا Consider کړے وو، هغوی پکښے څه Legally یا Technical objection نه دے Raise کړے ، نو زما ورته دا گزارش دے چه یره دا د نه دغه کوی ځکه دا د۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2009 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Voices: No.

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ بینک جو ہے، خیبر بینک کا کہا ہے کہ وہ Must ہے، جس جگہ پر وہ بینک نہ ہو تو لوگوں کیلئے پھر اس جرمانے کو جمع کرنے کیلئے کوئی طریقہ تو آپ دے دیں، مطلب ہے کہ کوئی ایسا نیا Route نکال دیں۔

جناب سپیکر: ابھی اس پہ تھوڑا Doubt آرہا ہے، ‘Ayes’ اور ‘Noes’ تو ابھی کوئی چیلنج تو نہیں کرتا؟ میں Decision دے دوں یا آپ لوگ کوئی۔۔۔۔۔

وزیر قانون: ووټنگ پرے اوکړئ، زۀ ئے چیلنج کوم جی۔

Mr. Speaker: Okay, challenge it. Those who are in favour of ‘Ayes’ may rise in their seats. Only two, now three. Those in favour of ‘Noes’ may stand in front of their seats. This is majority.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: اور مجھے پتہ تھا The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped.

یہ گورنر صاحب کا آج کوئی ڈنر ہے، ان کی طرف سے ایک پیغام آیا ہے کہ شام کو ڈنر کیلئے گورنر ہاؤس کا گیٹ نمبر 6 جو کہ ایم پی اے ہاسٹل کی طرف سے ہے، کھلا ہوگا، وہاں سے آپ آئیں گے۔ تمام ممبران کی آسانی کیلئے ہاؤس میں اعلان کیا۔

Item No.15: Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA to please move his motion/proposal. Mr. Israrullah Khan Gandapur, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ سر، (C) (B) (A) 14 جو ہیں، وہ رہتے ہیں، وہ اضافی ایجنڈے میں ہیں، پہلے ان کو لے لیتے ہیں۔ آپ پھر چلے گئے ہیں، سر۔

جناب سپیکر: ہاں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، 14 ہو گیا ہے نا، ابھی (A) 14، پھر (B)، پھر (C) ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان! آپ کا جو ڈیموں کے متعلق وہ ہے، خوراک کی کمی کا جو مسئلہ آپ نے پیش کیا ہے، اس پر آپ آ جائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے سر۔ جی، سر، جی، سر۔

جناب سپیکر: اس میں اتنا ایک وہ ہے کہ کرم تنگی ڈیم اور گومل زام کیساتھ منڈا ڈیم کی بھی ایڈیشن ایک ہو گئی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: او۔ کے، سر۔ سر، اس میں میں ہاؤس کی یہ توجہ چاہتا ہوں کہ آپ نے جو ایک احسن قدم اٹھایا ہے کہ ایک سپیشل کمیٹی ہے جو کہ خوراک کے معاملے کو 'ڈیل' کرنے کیلئے ہے اور جو ڈیموں پہ کافی سستی سے کام جاری ہے اور یہاں پر ممبران اسمبلی بھی اس پہ کافی بول چکے ہیں تو ہمارے صوبے کے جو دو تین 'میگا پراجیکٹس' ہیں، جن میں گومل زام ڈیم، کرم تنگی اور منڈا ڈیم ہے تو اس کے حوالے سے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ 15 میں آ رہا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سو انہوں نے کہہ دیا ہے نا۔

جناب سپیکر: ان کو ذرا پڑھنے دیں، یہ مختصر سا وہ ہے کہ ختم ہو جائے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، تو اس میں چونکہ آپ نے وہ قدم لیا ہے تو میری ہاؤس سے یہ گزارش ہو گی کہ یہ چونکہ ایک سپیشل موشن ہے تو رول 240 کے تحت رول 204 اگر ہم Suspend کر لیں اور پھر مجھے موشن کی اجازت دی جائے کہ آپ کی سربراہی میں وہ سپیشل کمیٹی جو ہے، جس کی کئی میٹنگز بھی ہو چکے ہیں، اس کو ایک Legal cover دیا جا سکے۔ میری استدعا ہو گئی ہے سر، Put کریں۔

جناب سپیکر: اس میں Rules relaxation کی ضرورت تو نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ کیا ہے؟ ہمیں پتہ نہیں، جہاں تک قانون۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Move کریں، آپ کو Move کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ ریزولیوشن ہی ہے لیکن Through special motion ہے۔

جناب سپیکر: یہ ریزولیوشن ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ ریزولیوشن ہے، سر۔

جناب سپیکر: تو آپ کو ایجنڈا۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سپیکر صاحب نے مجھے فلور دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موشن، 'پروپوزل' دونوں ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: "صوبہ میں خوراک کی کمی کا مسئلہ درپیش ہے، نیز پن بجلی کی افادیت اپنی جگہ پہ مسلمہ ہے، لہذا سپیکر صاحب کی سربراہی میں کرم تنگی ڈیم، گومل زام ڈیم، منڈا ڈیم سے متعلق متعلقہ محکمہ جات کو وقتاً فوقتاً بریفنگ کیلئے طلب کیا جاتا ہے، اس سلسلے میں ان ڈیموں سے متعلقہ اضلاع کے اراکین پر مشتمل سپیشل کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے"۔

جناب بشیر احمد بلور سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، دا گنڈا پور صاحب چه کومه خبره کوی، د دے د پاره Already د اے۔سی۔ایس سربراهئ لاندے دا پی سی ون پراجیکټ دے، د دے کوآرډینیشن کمیټی شته، دیکښے زمونږه ایریګیشن ډیپارټمنټ هم شته، دیکښے د واپډا نمائندګان هم شته، دیکښے ټیکنیکل خلق هم شته، که د دوئ چرته داسے ایم پی ایز صاحبان د علاقے غواړی، هغوی به کمیټئ کښے مونږه واچوؤ چه هلته کښینی او ورسره خبره اوکړی۔ دا کمیټو ته چه کومه خبره ځی، هغه خبره بیا Kill کیږی، نو زما مطلب دا دے چه Already کمیټی حکومت جوړه کړے ده، هم دیکښے نور د کمیټو څه ضرورت دے؟ که ستاسو چرته پرابلم شته نو مهربانی اوکړئ چه هغه متعلقه۔۔۔

جناب سپیکر: دے باندے اصل کښے، بشیر بلور! اس پہ کئی میٹنگز ہو چکی ہیں ان معزز اراکین کی، ان ایریاز کے، آپ کی۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): تو اس میں پھر کیا پرابلم ہے، اگر وہاں پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تھوڑا بیٹھ جائیں جی، میں آپ کو بتاتا ہوں۔ یہ بمعہ اس علاقے کے ایم این ایز، واپڈا کے حکام اور ساروں کی تین چار پانچ میٹنگز ہوئی ہیں اور اس میں کافی 'بریک تھرو' بھی ہوا ہے۔ ان کے جو،

کرم تنگی ڈیم سے پتہ نہیں تین چار لاکھ ایکڑ وہ تھی، اس کا پورا غلہ آپ، اس صوبے کو تو چھوڑیں افغانستان کو بھی آپ پال سکتے ہیں، اگر اس پہ کام شروع ہوا تو اس میں انہوں نے سوبدر گے پرانے تھے، سوبدر گے نئے بھی، اس میں کافی پیشرفت ہوئی ہے، واپڈا نے Payment بھی Allocate کی ہے۔ اب جو یہ اسرار اللہ گنڈاپور نے اس کو، ایم پی ایز کی Elected body کی کیا قباحت ہے؟ اگر ادھر افسروں کی ہے تو اگر Elected بندوں کی بھی ایک کمیٹی بن گئی تو اس میں حکومت کو کیا نقصان ہو سکتا ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ایسا ہے کہ حکومت اپنی جگہ ہے اور لیجسلیشن اپنی جگہ ہے۔ حکومت میں ہمارے پاس 'شیڈو' کا ڈیپارٹمنٹ ہے، حکومت میں ہمارے سینیئر منسٹر صاحب 'شیڈو' اور 'پاور' کے چیئر مین ہیں، وہاں منسٹر ہیں۔ یہاں ہماری جو کمیٹی ہے، وہ Officially ہے تو پھر کمیٹی میں کمیٹی بنانے کا مجھے پتہ نہیں چلتا کہ ایک جگہ پہ ایک کمیٹی فیصلہ کرے گی اور سینیئر منسٹر کے پاس جو دوسری کمیٹی ہو گی، 'پاور' جو ہو گا، وہ دوسرا فیصلہ کرے گا۔ عبدالاکبر خان نے مجھے صحیح بتایا کہ یہ چیز ٹھیک نہیں ہے، اس کیلئے Already 'پاور' کا منسٹر ہے، تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے اس کو، آپ ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہیں، وہاں ان کیساتھ بات کریں، کمیٹیوں سے کمیٹی بنانے کی کیا ضرورت پڑ جاتی ہے؟

جناب سپیکر: اس میں فیصلوں کی زیادہ بات نہیں ہے، خالی محکمہ واپڈا کو تیز کرنا ہے اور آپ کے فاٹا کے۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ کے بغیر منسٹر واپڈا کو تیز نہیں کر سکتا ہے، 'پاور' کا منسٹر یہاں موجود ہے، گورنمنٹ موجود ہے، چیف منسٹر ان پر پریشر نہیں ڈال سکتے؟

جناب سپیکر: آپ نے اے۔ سی۔ ایس کی سربراہی میں بات کی؟

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں جی، یہ گورنمنٹ میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تو 'بیوروکریٹک چینل' پر جا رہے ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): گورنمنٹ میں گورنمنٹ نہ بنائیں جی۔ ہر ایک کا اپنا اپنا کام ہے، آپ کا کام لیجسلیشن اور ہمارا کام ہے ایگزیکٹیو۔ اگر ان کو کوئی پرابلم ہے تو آ کر ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کریں تاکہ ہم ان کو Satisfy کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، تھینک یو۔ سر، اس میں صرف میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے۔ مختلف ڈیمز ہیں، ان کا جو Catchment's area ہے، وہ بعض مختلف اضلاع میں آ جاتا ہے، ایک گومل ڈیم سے ایک لاکھ تریسٹھ ہزار ایکڑ اراضی مستفید ہو گی۔ کرم تنگی کا اپنا Catchment's area ہے۔ 'پراجیکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی'، جیسے منسٹر صاحب نے کہا، وہ بالکل موجود ہے لیکن ان کی جو میٹنگز ہیں، وہ اتنی Frequently نہیں ہوتی تو اس میں Water rights involve ہوتے ہیں۔ وہ Water rights یہ ہوتا ہے کہ اگر آپ اسی ٹائم اس کیلئے کچھ کہہ لیں تو بات بن جاتی ہے تو یہ کچھ قباحتیں ہیں۔ منسٹر صاحب نے 'ایشورنس'، تو دی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی سربراہی میں پہلے جو میٹنگز ہو چکی ہیں تو ان کو بھی Legal cover تو دینا ہے، پھر اس کی افادیت نہیں رہے گی تو ایک رپورٹ لا کر اس کو پھر ہم ختم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: مطلب ہے سر، موشن تو Move ہو گی، اگر 'پینڈنگ' کرنا چاہیں لیکن موشن Move ہو۔

Mr. Speaker: اس موشن کو پینڈنگ رکھتے ہیں- Consideration and Passage of the NWFP Employees (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2009. 'Consideration Stage': clause by clause.

جناب عبدالاکبر خان: منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): فرسٹ، دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: فرسٹ، کلاز 1 میں ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں فرسٹ کلاز 1 میں ہے۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

Senior Minister (Local Govt): First Clause 1 part II.

جناب سپیکر: یہ Verbal ہو گی آپ کی، میرے پاس تو لکھا ہوا کچھ نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ کو لکھ کر دے دیں گے جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

سینئیر وزیر (بلدیات): ہم آپ کو لکھ کر دے دیں گے، ایک Verbal میری لکھی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب! کم از کم اتنا ہونا چاہیئے، اب چیئر کو، آپ اتنی بھی تکلیف نہیں کرتے ہیں کہ ایک Amendment آپ لانا چاہ رہے ہیں اور-----

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!، کاپی دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اس کو کس طرح Move کروں گا؟

سینئیر وزیر (بلدیات): اچھا جی، Sorry، کاپی وہ کہتے ہیں کہ ہم نے دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، کل سے 'ڈیفر' ہوئی تھی، اتنے میں اب تک مجھ سے، میٹنگ میں دو منٹ بھی آپ لوگوں نے نہیں گزارے کہ تھوڑا سا آکر مجھے ادھر بریف کر لیتے کہ ہم یہ یہ کر رہے ہیں؟ چلیں جی بسم اللہ۔

Mr. Bashir Ahmad Bilour, Senior Minister for Local Government, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 1.

سینئیر وزیر (بلدیات): میں معذرت خواہ ہوں جی، اگر آپ کو یہ نہیں ملا تھا تو یہ عبدالاکبر خان کو میں نے کہا تھا۔ Sorry for that. I beg to move that، اس میں Amendment ہم چاہتے ہیں کہ اس میں 'ایڈیشن' کی جائے جہاں پہ یہ لکھا ہے کہ 'It is hereby, it shall come into force at once'، اس میں یہ ایڈ کرنا ہے 'And deemed to have been taken effect at the promulgation of this Ordinance'، یہ ایڈ کرنا ہے اس میں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment in sub clause (2) of Clause 1 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now 'Clause 2': Amendment of the existing para (a) of sub clause (1) of Clause 2. Mr. Khusdil Khan Advocate, honourable Deputy Speaker, to please move his amendment after the existing para (a) of sub clause (1) of Clause 2 of the Bill. Mr. Khusdil Khan, please.

Mr. Khusdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Thank you Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 2 sub clause (1), after the existing para (a) the following new para (aa) may be inserted, namely:-

"(aa) 'Contract appointment' means appointment of a duly qualified person made otherwise than in accordance with the prescribed method of recruitment".

جناب سپیکر: یہ کیا ہے؟Definition of contract-----

جناب عبدالاکبر خان: Definition clause میں یہ Amendment لارہے ہیں '(aa)'۔

Mr. Speaker: But this is also not very clear. Anyhow, ji, from treasury benches.

جناب عبدالاکبر خان: اس کلاز میں، یہ Definition clause ہے اور اس میں کافی Amendments ہیں تو ہو سکتا ہے بعض Amendments withdraw ہو جائیں، بعض اس میں Amendments ہوں تو اگر ساری کلازز اس وقت آپ کر لیں گے تو پھر ہماری Amendments رہ جائیں گی، تو میری درخواست ہے کہ جو پیرا، ایک ایک پیرا لیتے جائیں اور جب پیرا مکمل ہو سب کلاز کا، تو پھر پوری سب کلاز کو آپ ووٹ کیلئے Put کر لیں گے تو میرے خیال میں آپ کو آسانی بھی ہو گی---

جناب سپیکر: نہیں، تو میرے پاس تو کوئی اور حل نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر۔ ہے نا، سر، اس میں ہم نے دیئے ہیں نا سر، Amendments ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں گورنمنٹ کی طرف سے کچھ ہے جی؟ لاء منسٹر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، ہاں سر۔ یہ آپ سر، Amendments، تو آپ دیکھیں نا سر، اب اس میں ہے، اسرار اللہ خان گنڈاپور کی Amendment ہے-----

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، وہ تو مجھے پتہ ہے، وہ پیچھے ہے، مجھے پتہ ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، تو وہ ایک ایک لیکر اس میں پھر ہم اگر Withdraw کرتے ہیں تو-----

جناب سپیکر: نہیں، پہلے کلاز 2 پہ میں لیتا ہوں، اس پہ گورنمنٹ کی طرف سے کچھ Objection ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، کوئی نہیں ہے، نہیں کوئی Objection نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہو تو Para (b) کو ہم کر لیتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، وہ تو Para (b) میں نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب ارشد عبداللہ (وزیر قانون): اس طرح ہے جی کہ کل یہ لوگ آپس میں بیٹھے، میری تو کچھ ایمرجنسی تھی، I was not available تو Bashir Khan would deal it۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، منسٹر صاحب بھی یہی کہیں گے۔ مطلب ہے، صرف ایک پیرا پر ووٹ کریں گے، سارے کلاز پھر وہ کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس کو Oppose کرتے ہیں یا Favour کرتے ہیں، میں کیسے آگے جاؤں؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: ہم اس کو Oppose نہیں کرتے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Deputy Speaker Sahib may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in para (b) of sub-clause (1) of Clause 2: Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his amendment in para (b) of sub-clause (1) of Clause 2 of the Bill.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں ہاؤس کا وقت بچانے کیلئے میں صرف یہی گزارش کرونگا، اس پہ کافی Consensus ہو چکا ہے اور اسی وجہ سے کافی Amendments ہم Withdraw کر رہے ہیں تو یہ بھی سر،-----

جناب سپیکر: آپ کریں، One by one کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں اس کو سر، Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں مجھے Amendment پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو مل رہی ہے۔

Mr. Speaker: As the amendment is withdrawn, therefore, original para (b) of sub-clause (1) ------

جناب سپیکر: نہیں سر، (b) میں تو ہماری بھی ہے نا، اس میں تو اور بھی ہیں۔ سر، (b) میں میری Amendment ہے، میں Move کرتا ہوں اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: اس میں آپ کی بھی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر۔

جناب سپیکر: میں وہی کہہ رہا ہوں کہ 'کنفیوژن' یہی آپ لوگوں نے پیدا کی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، کوئی 'کنفیوژن' نہیں ہے سر، آپ مجھے میری Amendment پیش کرنے کی اجازت دیں۔

Mr. Speaker: Okay, okay. Second amendment in para (b) of sub-clause (1) of Clause 2: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in para (b) of sub-clause (1) of Clause 2 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move that in Clause 2 sub-clause (1) in para (b), after the word 'employees' the word 'appointed' may be inserted.

سر، میں بھی اسرار کی طرح اپنی Amendment واپس لیتا ہوں اور اس کی جگہ جو اسی میں Verbal amendment ہے، اس کو Move کرتا ہوں کہ: 'Employee means an ad hoc or a contract employee appointed by Government on ad hoc or contract basis or second shift, night shift but does not include the employees for project post or appointed on work charge basis or who are paid out of contingencies'. ہاں یہ بس وہ ایمپلائز کی جو وہ ہے، وہ Re-define کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی گورنمنٹ ٹریژری بنچز سے؟ جی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

سینئر وزیر (بلدیات): اس میں جو یہ کہہ رہے ہیں نا 'Employee means an ad hoc or contract employee, appointed by the Government on ad hoc or contract basis', یہاں پہ 'ایڈیشن' کرنی ہے 'Or second shift/night shift'، اس میں یہاں Amendment کریں، پھر آگے وہی ہے کہ But does not include as it is-----

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان کی Amendment میں پیش کرتا ہوں۔ The motion before the House is that the amendment moved by honourable Member may be adopted?

جناب عبدالاکبر خان: اس کے ساتھ 'As rephrased'-----

Mr. Speaker: As replaced may be, rephrased.

یہی تو مسئلے ہیں نا، ایک ایک لفظ-----

جناب عبدالاکبر خان: اس میں تو ایک ایک Word کے بڑے معنی ہوتے ہیں اور آپ نے مہربانی کی، ہم نے Consensus پیدا کی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، مجھے پتہ ہے لیکن میرے نیچے جو، دیکھیں آپ گھر میں بیٹھ کر Consensus build up کرتے ہیں اور اسمبلی سیکریٹریٹ کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ یہ وہ Consensus آپ کی نہیں ہے جو پہلے کرتے تھے، یہ لیجسلیشن ہے۔ (تالیاں) Now those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted, the rephrased amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in para (d) of sub-clause (1) of Clause 2: Mr. Abdul Akbar Khan and Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move their identical amendments in para (d) of sub-clause (1) of Clause 2 of the Bill, one by one. Mr. Abdul Akbar Khan, first.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I beg to move that in Clause 2, sub-clause (1), para (d), comma and the words 'and does not include any section of a department or an organization which is federally funded' may be deleted.

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan, please.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that in Clause 2 , sub-clause (2), para (d), comma and the words 'and does not include any section of a department or an organization which is federally funded' may be deleted.

جناب سپیکر: یہ کیا ہے، یہ جو Federally funded employees ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں Consensus سے تو ہم نے اس میں کی ہیں، بشیر صاحب، یہ وہ اس میں ہے۔ جو 'اوریجنل ایکٹ' ہے، اس میں یہ ہے کہ "Government Department" means any department constituted under rule 3 of the North-West Frontier Province Government Rules of Business, 1985 and does not include any section of a department or an organization which is

تو میری جو موشن ہے، Amendment ہے، اس میں سے میں یہ federally funded".

Wordsنکالنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Deletion of 'federally funded employees'?

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، یہ نکالنا چاہتا ہوں۔ جو Words میں نے لکھے ہیں، اس پر تو ہم نے Mutuallyکیاہے کہ وہ85تک یہ رہیں گے، باقی جوWords ہیں،وہDeleteہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی آپ منسٹر لوکل گورنمنٹ!

سینئیر وزیر(بلدیات): جناب سپیکر صاحب، 'رولزآف بزنس 1985' سے آگے جو یہ کہہ رہے ہیں،وہ حذف کیا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amendments are adopted and stand part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: سر،اس میں ہماری جوAmendments ہیں،وہ ہم واپس کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: One by one، ایسے بڑےChunk میں آپ بوری ادھر نہیں پھینک سکتے۔ پہلے بوریاں بھری تھیں،اب سارے سیکرٹریٹ کو بھر دیا ہے۔-Amendment in para (f) of sub-clause (1) of Clause 2: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in para (f) of sub-clause (1) of Clause 2 of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: سر، میںWithdrawکرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Being withdrawn, the original para (f) of sub-clause (1) -----

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، میں بھیWithdrawکرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا نمبر جب آجائے تو پھرWithdrawکریں۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: بس جی،یہ میرا نمبر آگیا ہے۔

Mr. Speaker: As both the movers have withdrawn, therefore, original para (f) of sub-clause (1) of Clause 2 stands part of the Bill. Amendment after existing para (f) of sub-clause (1) of Clause 2: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment after the

existing para (f) of sub-clause (1) of Clause 2 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا تو نہیں ہے، اسرار اللہ خان؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں جناب۔

Mr. Speaker: As the amendment has been withdrawn, therefore, the original clause stands part of the Bill. Amendment in sub-clause (2) of Clause 2: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in sub-clause (2) of Clause 2 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. As the mover has withdrawn his amendment, therefore, the original sub-clause (2) of Clause 2 stands part of the Bill. مسټر خوشدل خان! تاسو اوویئ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، یہ Sub-clause (2) of Clause 2، اس کا۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): نه جی، کلاز 2 کښې بیا د هغې Concept بدلیږی کنه۔

جناب عبدالاکبر خان: جس طرح پہلے کیا ہے، هغې په شان کیږی۔

جناب سپیکر: یہ Move کریں گے جی۔ Move کریں جی۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Sir, I beg to move that in Clause 2, sub-clause (2), the words 'or contract' may be deleted.

Definition څنگه چه هغه مخکښې راغلو، د دې ضرورت پاتې نه شو۔ کښې راغلو 'کنټریکټ ایمپلائمنټ'، د هغې د کنټریکټ ضرورت رانغلو، That should be deleted.

Mr. Speaker: Sub-clause (2) of Clause 2 stands part of the Bill.

یہ ہاؤس سے نہیں پوچھا، تو میرے خیال میں پوچھنا پڑے گا۔ Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ تو Withdraw ہو گئی تھی نا۔

جناب سپیکر: Withdraw تو ایک ہو گئی تھی، دونوں نے تو نہیں کی تھی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میرے والی تو ہو گئی تھی سر، وہ تو الگ تھی، Withdraw ہو گئی، یہ تو آخر میں ہے، آپ نے Withdraw نہیں کی؟

جناب سپیکر: خوشدل خان نے تو Withdraw نہیں کی تھی نا۔

جناب عبدالاکبر خان: Withdraw کی ہے نا۔

جناب سپیکر: وہ تو Delete کرنا چاہا رہے ہیں۔

ڈپٹی سپیکر: یہ کس طرح ہو سکتا ہے، وہاں پر ہے؟ کس طرح بات کرتے ہیں آپ؟

Mr. Speaker: Clause 3. Amendment in sub-clause (1) of Clause 3: Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his amendment in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں جو میں نے دی تھی، یہ Later stage میں 'کلیئر' ہو جائے گی۔ تو جو اس پہ ہم نے محنت کی ہے، Consensus build up کیا ہے، وہ Later stage میں 'کلیئر' ہو جائے گا، میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Khushdil Khan Advocate, to please move his amendment in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill.

جناب خوشدل خان: سر، Withdraw کوؤ دا۔

جناب سپیکر: ھاں جی؟

ڈپٹی سپیکر: Withdraw کومہ۔

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur and Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, to please move their identical amendments in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill, one by one. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that in Clause 3, sub-clause (1), the figures and words '31st December 2008' and 'January' may be substituted by the figures and words '30th June, 2009' and 'July' respectively.

اس میں سر، میری گورنمنٹ سے یہی استدعا ہے کہ چونکہ آپ نے دل اتنا بڑا کیا ہے کہ ان ساروں کو ریگولرائز کر رہے ہیں، یہ جو آپ کا 'ٹائم پیریڈ' آرہا ہے کہ جو یکم جنوری سے لیکر Till the

یا یہ 30 جون تک، تو اگر اس کو بھی ہم Include کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ 'ایمپلائیز' جو کہ اس آرڈیننس سے یا ایکٹ سے مستفید نہیں ہو رہے، وہ بھی اس میں آجائیں گے اور میرے خیال میں ان کیلئے یہی بہتر ہو گا۔ commencement

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, to please move his amendment in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill.

<u>Mr. Muhammad Zahir Shah Khan:</u> Sir, I beg to move that in Clause 3, sub-clause (1), for the figures and words '31st December, 2008' and 'January' may be substituted by the figures and words '30th June, 2009' and 'July' respectively.

سر، زۀ دیکښې یوه خبره کومه جی چه دا ځنګه ګنډاپور صاحب اووئیل جی، په پنجاب کښې یو نیم لاکھ خلق ئې 'ریګولرائز' کړل نو زما خیال دے چه لږ کسان د په دے دغه کښې د جنورئ نه واخله سر دے جون پورے، دا د پکښې هم شامل شی۔ تهینک یو، جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, to please move his amendment in sub-clause (1) of Clause 3 of the Bill. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib.

<u>Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao:</u> Thank you Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 3, sub-clause (1), the figures and words '31st December, 2008' may be substituted by the figures and words '30th June, 2009'.

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبر خان! آپ کا 'Three' رہتا ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، ہاؤس میں جو Amendments پیش کی گئیں، ان میں جو میں Rephrase کر رہا ہوں سیکشن 3 کو، اس میں تقریباً وہ سارے Cover ہو رہے تھے۔ مطلب ہے کہ انہوں نے Different dates اس میں دی ہیں، کسی نے 30 جون دی ہے یا کسی نے جولائی دی ہے لیکن جناب سپیکر، آپ اگر 31 دسمبر کو Replace کرتے ہیں، اگر پیچھے Date آپ Fix نہیں کرتے تو اس میں ہمارے ساتھ یہ پرابلم ہو گا کہ پھر Commencement of this Act، اگر ہم ڈال لیتے ہیں تو اس عرصے میں جو لوگ بھرتی ہیں یا جو لوگ نکل گئے، وہ تو ختم ہو چکے، چونکہ 31 دسمبر بہت سے لوگوں کا Cut off date تھا، 31 دسمبر کو ان کا Tenure ختم ہو رہا تھا پچھلے دسمبر میں، اب اگر ہم دسمبر کو یہاں سے نکال دیں تو پھر وہ لوگ جو ہیں نا، میدان سے نکل گئے، پھر ان کو ہم Cover نہیں کر سکتے۔ اس

لئے جناب سپیکر، جو سیکشن 3 ہے، وہ میرے خیال میں ٹھیک طریقے سے اس میں نہیں کیا گیا تھا، اسلئے ہم نے Consensus سے، اور میں نے خود بھی جناب سپیکر، اس کو نہیں Rephrase کیا ہے اس کو آسان بنانے کیلئے، چونکہ وہ لمبا اور چوڑا تھا تو اس میں میری جو اپنی Amendment تھی، وہ یہ تھی کہ 'All employees appointed on contract or ad hoc basis and holding that post on 31st December, 2008 or till the commencement of this Act shall deemed to have been validly appointed on regular basis, having the same qualification and experience for a regular post'. تو ان کی جو ساری ترامیم ہیں، وہ اس کے اندر آ جاتی ہیں، وہ اس کے اندر آ جاتی ہیں لیکن کل بشیر خان کے سامنے جب ہم نے بات کی تو وہ Insist کر رہے تھے کہ جی ہم صرف 31 دسمبر پر اڑ جائیں اور مطلب ہے باقی جو Till the Commencement of this Act، 30 جون یا جو بھی آپ Date دیں، اس کو چھوڑ دیں۔ ہم جی، میں اپنی طرف سے، آپ سب کی طرف سے ریکویسٹ کرتا ہوں بشیر خان کو کہ خدا کیلئے بیس پچیس لوگوں کی زندگی کا سوال ہے، آپ سب کیلئے ہماری بات مان لیں۔ (تالیاں) بس تو ٹھیک ہے، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> ښنگه چه عبدالاکبرخان صاحب دے نورو باره کښنے خبره اوکړه نو دا بشیر خان ته مونږ هم به خواست اوکړو چه پچیس تیس کسان نور غریبانان پکښنے راځی، نو هغه لږ سکندر خان چه Amendment کړے دے، زما په خیال دا کیدے شی، نو دوئ وائی چه دے دویم----

<u>سینئر وزیر (بلدیات)}:</u> جناب سپیکر صاحب، دا اکرم درانی صاحب، عبدالاکبر خان، دا ثاقب الله خان چمکنی صاحب، مونږ شلور واړه کښیناستو پرون او مونږ دا ټول چهان بین اوکړو او مونږ چه کومے فیصلے کړے دی په هغے کښنے دوه Amendment به راولی خو ستاسو ټول مشران وائی نو بس ټهیک ده خیر دے او به منو۔

(تالیاں)

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Bashir Khan, thank you.

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: تهٔ خپل Amendment خو Move کړه کنه چه دا سے څه دی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہم اپنی Amendment میں یہی چاہتے ہیں کہ جو جون تک سروس میں ہوں لیکن جب وہ 31 دسمبر کو نکالتے ہیں تو ادھر مصیبت میں آجاتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی، ابھی آپ کیا؟

جناب عبدالاکبر خان: اچھا سر، ابھی میں یہ کرتا ہوں: 'All employees including recommendees of the High Court, appointed on contract or ad hoc basis and holding that post on 31st December, 2008 or till the commencement of this Act shall be deemed to have been validly appointed on regular basis, having the same qualification and experience for a regular post, provided that the service promotion quota of all service cadres shall not be affected'.

جناب سپیکر: ابھی منسٹر صاحب، آپ ان کی کونسی، 2008 والی مانتے ہیں یا 2009 والی؟

سینئیر وزیر (بلدیات): میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو کلاز 3 ہمارے بل میں ہے، تو وہ جو Amendment انہوں نے پیش کی ہے، اس کو Withdraw کرکے یہ جو انہوں نے کہا، اس پہ ہم Agree کرتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: Put کررہا ہوں، Put کررہا ہوں۔ تھوڑا سا صبر کریں، پورا Amend کررہے ہیں۔ Now اسرار خان اور اس کی تو Cover کررہا ہے یہ، You agree?

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جی، سر۔

Mr. Speaker: Now یہ اس طرح بنتا ہے کہ the question before the House is that the amendment, as rephrased, moved by Mr. Abdul Akbar Khan may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amendment is adopted.

(تالیاں)

جناب سپیکر: اس میں کیا بڑی خوشی ہو رہی ہے جی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، خوشی اسلئے ہو رہی ہے کہ بشیر خان مان گئے ہیں نا۔

جناب سپیکر: اسرار خان! اس Proviso میں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، بی بی، آپ کیا کہہ رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ابھی قمر دین گڑھی چوک میں ایک دھماکہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کدھر؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: قمر دین گڑھی جو ہے، کوہاٹ روڈ پہ جی۔ تو ابھی اطلاع آئی ہے کیونکہ میری بیٹی نے مجھے اطلاع کی ہے کہ کوئی بہت زیادہ زبردست آواز آئی ہے تو ابھی میں نے کنفرم کروایا ہے تو قمر دین گڑھی چوک، کوہاٹ روڈ پہ بڑا زبردست۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی، ابھی ہوا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ابھی، ابھی ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوہاٹ روڈ پہ؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، کوہاٹ روڈ پہ۔

جناب سپیکر: بس جی ہماری زندگی کا حصہ بن چکا ہے اب تو، اب کیا کیا جائے؟ اسرار اللہ خان! یہ آپ کے Proviso میں تین Amendments ہیں، آپ چاہ رہے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، وہ تو جب Rephrased ہو گئی تو یہ ساری Withdrawn ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، ساری Withdraw ہو چکی ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: وہ Rephrased ہو گئی، سر۔

Mr. Speaker: Clause 4. Amendment in sub-clause (1) of Clause 4: Maulvi Obaidullah Sahib, to please move his amendment in sub-clause (1) of Clause 4 of the Bill. Maulvi Obaidullah Sahib.

Maulvi Obaidullah: Sir, I beg to move that in Clause 4, sub-clause (1), 'Full stop' occurring at the end may be substituted by 'colon' and thereafter the following proviso may be inserted, namely:

'Provided that the seniority of those employees whose services are regularized under this Act, who do not belong to a specific service

or cadre, at the time of commencement of this Act, shall be determined on the basis of their date of appointment to a post'.

جناب، جس وقت ان کی اپوائنٹمنٹ ہو گئی ہے، اس وقت سے ان کی سنیارٹی کو شامل کیا جائے، ان کو شمار کیا جائے تاکہ ان پر ظلم بھی نہ ہو اور ان کی سنیارٹی سے اور کسی کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر لوکل گورنمنٹ، پلیز جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): په دے باره کښے مونږ دا Oppose کوؤ په دے وجه جی چه دا کوم خلق پبلک سروس کمیشن پاس کړی او هغوی راشی او دا کوم خلقو چه فیل کړے وی، هغوی ته پروموشن د هغوی نه زیات ملاؤ شی نو دا قطعاً نه شی کیدے۔ مونږ خو دیکښے دا غواړو چه کوم خلق چه پاس شی پبلک سروس کمیشن نه، هغه پکار ده چه هغوی ته Preference ملاؤ شی۔ یو سړے فیل شی او هغه ته د سنیارټی ورکړو او چه کوم پاس شی، هغوی ته سنیارټی ملاؤ نه شی نو دا مونږه Oppose کوؤ جی۔

جناب سپیکر: آپ اس میں کوئی اور Amendment تو نہیں لائے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایک کاپی مجھے دے دیں، مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے کہ آپ کیا؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں جی، ایک کاپی آپ کو دیدیتے ہیں، یہ Definition، یہ کلاز 4۔

جناب سپیکر: یہ بہت ضروری قانون سازی ہے، اس سے آپ لوگوں نے ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): کاپی ورله ورکړئ۔ 'Determination of seniority: The employees, whose services are regularized under the Act or in the process of attaining services at the commencement of this Act, shall rank junior to all civil servants'. مطلب ہے جو پائپ لائن میں ہیں اور کل ان کا رزلٹ نکلتا ہے تو ان کو بھی وہ سنیارٹی ملنی چاہیئے۔

جناب عبدالاکبر خان: 'At the commencement of this Act' سر، تشویشناک بات یہ ہے، اب اس طرح ہے کہ بہت سے 'ایمپلائیز' ایسے ہیں کہ جن کو پبلک سروس کمیشن نے ابھی کیا ہے یا ان کا انٹرویو بھی ہو چکا ہے، سب کچھ ہو گیا ہے ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): لیکن جنہوں نے امتحان دیا تھا اور ان کا رزلٹ نہیں نکلا ہوا ہے اور سب کچھ ہو گیا ہے، پھر وہ کل پاس ہو جائیں اور ان کو ہم نہ Accommodate کر سکیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو جن کا سب کچھ ہو چکا ہے، اب اگر وہ دو دن کے بعد آئیں گے 'Commencement of this Act' کے تو جب وہ آئیں گے تو وہ پیچھے ہونگے، تو ہم نے ان کی سینیارٹی فکس ان سے پہلے کر دی ہے جو 'ریگولر'۔۔۔۔۔

Senior Minister (Local Government): Till the commencement of this Act ---------

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، 'Till the commencement of this Act' جس کا 'پراسس' مکمل ہو چکا ہے، جس لڑکے کا 'پراسس' مکمل ہو چکا ہے 'Commencement of this Act' تک، وہ سینیئر ہے۔

جناب سپیکر: دیکبنے لیکلے دہ؟

جناب عبدالاکبر خان: او ما لیکلے دہ۔

جناب سپیکر: پہلے وہ بولوں، عبیداللہ صاحب کا تو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): وہ تو ختم ہو گئی ہے نا جی۔

مولی عبیداللہ: مسئلہ یہ ہے سپیکر صاحب، یہ لوگ، اس وقت سن 1995ء میں ان کی سروس، ان کی 'اپوائنٹمنٹ' ہو گئی، ابھی تک انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک بات ہے، کہاں سے آپ یہ Wordings لارہے ہیں؟ عبدالاکبر خان، یہ Wordings آپ کہاں سے لارہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ Verbal ہے۔

جناب سپیکر: Verbal تو ہے لیکن کم از کم قانون سازی ہو رہی ہے بہت اہم 'ایشو' پہ، پہلے میرے سیکرٹریٹ کو اور مجھے تو پورا In picture تو ہونے دو۔ یہ Haphazard میں جو بھی کام ہو جاتا ہے، آپ کو خوب پتہ ہے۔

مولوی عبیداللہ: جب سے اپوائنٹمنٹ ان کی ہو گئی ہے سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عبیداللہ صاحب۔ جی، آپ کی Amendment، جی، بسم اللہ جی۔

مولوی عبیداللہ: میں نے تو Move کی ہے جی، میں نے Move کی ہے۔ جب سے ان کی اپوائنٹمنٹ ہو گئی ہے، سینیارٹی اس وقت سے ملنی چاہیئے۔ چونکہ انہوں نے ابھی تک کام کیا ہوا ہے، کسی اتھارٹی نے اپوائنٹمنٹ کی ہے، تو وہ پھر سینیارٹی کی مطابقت سے انکی اس وقت سے شروع ہو جائے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ان کو ہم Permanent کر رہے ہیں۔ وہ لوگ کنٹریکٹ پہ تھے، چھٹی ہو جاتی ان کو، ہم ان کو Permanent کر رہے ہیں اور آپ کہتے ہیں ان کو سینیئر، جو بندہ سی ایس ایس پاس کر کے آتا ہے، اس کو آپ جونیئر بٹھاتے ہیں، جو سی ایس ایس میں فیل ہوا ہے، آپ اس کو سینیئر کرتے ہیں۔ میری ریکویسٹ ہو گی کہ آپ Withdraw کریں۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! میں-----

مولوی عبیداللہ: دیکھیں نا، میں عرض کر رہا ہوں-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، پہلے میں ان کی موشن لیتا ہوں اور اس کے بعد۔ The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. جی، اب آپ کا جی۔ Minister for Local Government, to please move his amendment.

Minister for Local Government: Clause 4 ji: The employees whose services are regularized under this Act or in process of attaining service-----

جناب سپیکر: یو منټ، ټول غلط دی، لږ صبر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ټول غلط دی؟ (قہقہے)

جناب سپیکر: مه خانده، 'ډسټربنس' د پیدا کړو کنه۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا ټول د دهٔ کار دے، ما ورته ورکړو خو دهٔ ورنکړو۔

جناب سپیکر: ګوره، نه زما سیکرټریټ Confirm/ sure دےاو نه زهٔ Sure یم۔ دومره 34 hours درته ملاؤ شو، پکار وه چه مونږه مو 'بریف' کړے وے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Of course. We are sorry, we are sorry, Sir.

<u>جناب سپیکر</u>: اوگورہ تاسو تہ ئے بار بار وئیلی ھم وو او تاسو نہ ورکول۔ ستاسو نہ غوښتلے شوی ھم دی او تاسو نہ دی ورکړی۔

<u>سینئر وزیر(بلدیات)</u>: سپیکر صاحب! اجازت دے ، زۀ دا پیش کړم؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی بالکل۔

<u>سینئر وزیر(بلدیات)</u>: زۀ دا اووایم۔ 'Class IV. The employees whose services are regularized under this Act' ، ھغے نہ پس چہ دا راشی 'Or in the process of attaining service at the commencement of this Act' چہ نہ ورتہ Limit ملاؤ شی، دے نہ پس، نو د ھغے نہ پس چہ بیا دے دا وائی تھیک دہ، Alright صرف دا Include کول غواړی۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the rephrased amendment moved by the honourable Minister for Local Government, Mr. Bashir Ahmad Bilour Sahib may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The rephrased amendment is adopted and stands part of the Bill.

<u>مولوی عبیداللہ</u>: جناب سپیکر صاحب! زۀ یوہ خبرہ کول غواړم۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا وروستو بہ بیا اووایئ کنہ جی۔

(شور)

<u>مولوی عبیداللہ</u>: جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Insertion of new clause. Amendment after the existing Clause 4. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment after the existing Clause 4 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Sir, I beg to move that after the existing Clause 4, the following new Clause 4A may be inserted, namely:-

'**4A. Overriding effect.-** Notwithstanding anything to the contrary contained in any other law or rule for the time being in force, the provisions of this Act shall have an overriding effect and the provisions' -----

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ سنیں، آپ Agree کر رہے ہیں کہ نہیں؟

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes. ‘The provisions of this Act shall have an overriding effect and the provisions of any such law or rule to the extent of inconsistency to this Act shall cease to have effect’.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. ‘Clause 5’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 5 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. ‘Passage Stage’: The honourable Minister for Local Government on behalf of honourable Chief Minister NWFP, to please move that the NWFP Employees (Regularization of Services) Bill, 2009 may be passed. The honourable Minister for Local Government, please.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں درخواست کرتا ہوں کہ ’بل‘، عینک نشته، سوری، جی۔

جناب سپیکر: پورا مکمل پڑھیں جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اچھا جی۔

جناب سپیکر: یہ Passage stage ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ما سره نشته کنه، زهٔ څه اوکړم؟ لاء منسټر، لاء منسٹر صاحب پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: چلو آپ پڑھیں جی، کوئی اور ہے تو وہ بھی پڑھے۔

Minister for Law: I wish to request on behalf of the honourable Chief Minister that the Bill, as amended, may be passed. Thank you, ji.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the NWFP Employees (Regularization of Services) Bill, 2009 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Mr. Speaker: The Bill is passed, with amendments moved by -------

سینئر وزیر(بلدیات): جناب سپیکر! دا-----

جناب سپیکر: اودریږئ جی۔ This is passed. The 'Ayes' have it. The Bill is------

Mr. Abdul Akbar Khan: As amended, Sir.

Mr. Speaker: As amended, the Bill is passed. Ji, Mr. Bashir Ahmad Bilour Sahib.

سینئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب، د ټولو نه مخکښے د دے ټول هاؤس شکر گزار یمه۔ سپیکر صاحب، دا کریډټ دے حکومت ته ځی چه هغه خلق چه هغه مونږ نه وو اپوائنټ کړی، زوړ حکومت هغوی ته اپوائنټمنټ ورکړی وو خو د هغے باوجود مونږ د خپل پارټئ، دا خبرے نه کوؤ چه یره دا زما پارټی نه ده یا د هغوی پارټی ده، دوئ چه کوم خلق نامزد کړی دی، دوئ اغستی دی، د دوئ حکومت کښے هغه شوی دی، هغه مونږ ټول نن دا سے کهلاؤ زړه سره Accept کړل او 'ریگولرائز' مو کړل (تالیاں) او مونږ دا وایو او مونږ دا غواړو چه زمونږ دے صوبه کښے چه کوم دا خلق دی، بے روزگاری ده، دا کم شی او د خدائے فضل سره جی هغه خلق چه کوم، مونږ د هغوی هم ډیر احترام کوؤ چه کوم خلق د پبلک سروس کمیشن نه راغلی دی، هغوی به هم مونږ انشاء الله Accommodate کوؤ، مونږ غواړو چه دے صوبه کښے د لاء اینډ آرډر سیچویشن ښه شی او خدائے د مونږ ته دومره وس راکړی چه مونږ دے ټولو خلقو ته خپل خپل ځائے کښے نوکری او د هغوی د خوارک او د هغوی د عزت بندوبست اوکړو۔ سپیکر صاحب، دا زمونږ د پارټئ، د دواړو پارټو، د اے این پی او د پیپلز پارټئ دا یو کریډټ دے چه مونږ دا نه دی کړی چه دا خلق مونږ، د دوئ کنټریکټ چه ختم شی نو مونږ دا اوباسو او بیا خپل خلق نامزد کړو او بیا

هغه 'ریگولرائز' کړو، نو مونږ په دے باندے فخر کوؤ چه زمونږ دا حکومت چه دے، دا ټول مونږ خپل ورونړه ګڼړو او دا ټول، څنګه چه دوئ همیشه وائی چه دا یوه جرګه ده، دا یو ورورولی ده، نو مونږ په هغه ورورولئ باندے عمل اوکړو او نن د خدائے فضل سره دومره لوے کار چه هغه زما خیال دے بل حکومت تر اوسه پورے، داسے کله هم یو حکومت به نه وی کړی چه دا کوم کار نن دے حکومت اوکړو، نو د دوئ بیا هم شکریه ادا کوم او دوئ ته دا وایم چه انشاء الله مونږ ورورولئ سره دا هر شے به چلوؤ او چه چرته داسے هغه وی نو مهربانی د کوی چه دوئ هم هغه وخت زمونږ خبره منی، دا نه چه مولانا صاحب هر وخت پاڅی او دا Amendment او دا Amendment، مونږ سره هر وخت ووټنګ کوی۔ ووټنګ نه دے پکار، مونږه چه کوم عرض کوؤ، پکار ده چه تاسو هم اومنئ۔ تاسو چه څه حکم کوئ، مونږ به منو نو ورورولئ سره به دا شے چلیږی (تالیاں) او په دے شی زۀ خوشحاله یمه۔ زۀ د دوئ شکرګزار یمه او دا ډیر لوے، رشتیا خبره ده، ډیر لوے کریډټ دے حکومت ته ځی او زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب ته ځی چه مونږه دا شے دلته Unanimously پاس هم کړو او دا خلق 'ریګولرائز' هم شول او دیکښے ډیر زیات خلق داسے دی چه هغه د پبلک سروس کمیشن نه فیل شوی وو خو زمونږ مدعا دا وه چه یو کس چه هغه غریب سړے دے او هغه ته کنټریکټ نوکری ملاؤ شوه، د هغه Status اتهاره ګریډ او ستره ګریډ ته اورسیدو او اوس زۀ ورته وایم چه ستا ټائم ختم دے، کور ته ځه، نو د هغه حیثیت خو یو ځل جوړ شوے وی، هغه چه بیا هغه وخت واپس کور ته به تلو نو هغه ته به تیاره ښکاره کیده، نور به ورته څه نه ښکاریدل، نو په دے وجه د انسانی همدردئ د خاطره مونږ دا فیصله اوکړه چه مونږ دے خلقو ته، کوم نوکران چه دی، هغوی د هم هغه شان Status برقرار ساتی او هغوی ته هم د دے هاؤس او د دے پریس په ذریعه خواست کوؤ چه مونږ ورسره دومره دغه کوؤ نو پکار ده چه دوئ خلق هم بیا د خپلو ماشومانو سره، استاذان چه دی چرته، هغه ټیچرز صاحبان چه دی، هغه خپل سټوډنټس سره او چه کوم باقی خلق دی چه هر څوک، پکښے ډاکټران دی چه خپل مریضانو سره او چه هر یو ډیپارټمنټ سره تعلق لری، هم هغه شان د

خدمت اوکړی چه ښنګه مونږ نن هغوی ته دا یو Facility ورکړه۔ Thank you very much.

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! ادریږه یو منټ، زهٔ تاسو له یو منټ، تا خو ورته دغه ایښودے دے خو Barrier اخوا کوی او که نه؟ Withdrawal کوی او که نه کوی، که اوس هم نه کوی؟

جناب عبدالاکبر خان: ما له د یو څو خبرو موقع راکړئ جی۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر14۔ (قہقہہ) پوره شے ئے۔ عبدالاکبر خان۔

(تالیاں/قہقہے)

Mr. Speaker: Item No.14 C: Mr. Abdul Akbar Khan MPA, to please move for leave of the House to withdraw the NWFP Civil Servants (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2009. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں مشکور ہوں۔ جس طرح بشیر صاحب نے کہا کہ میں سارے ہاؤس کا، سارے ممبران صاحبان کا اور آپ کا مشکور ہوں کہ آج جو لیجسلیشن اس اسمبلی نے کی، اگرچہ اس طرح کی لیجسلیشن گزشتہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک کام کریں، ایک منٹ، یہ پہلے Move کریں، اس کے بعد اس پر بولیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اگر میں Move کرونگا تو آپ اس کو ووٹ کیلئے ڈالیں گے، مجھے بولنے کا موقع ہی نہیں دینگے تو پھر میں بولوں گا کیسے؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: چلو بولیں، بولیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، مجھے یاد ہے کہ 1989 میں اسی طرح کا ایک بل میں نے اسمبلی میں پیش کیا تھا اور اسمبلی نے اس کو پاس کیا۔ جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں، جس کا حوالہ آپ مجھے دے رہے ہیں، آپ موشن کیلئے کہہ رہے ہیں، Withdrawal کیلئے، یہ 26-08-2008 کو، یعنی آج سے تقریباً چودہ مہینے پہلے یہ بل میں نے اسمبلی میں لایا تھا۔ میں آپ کا مشکور ہوں، چیئر کا اور ہاؤس کا کہ انہوں نے

میرے اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا تھا اور میں پھر سلیکٹ کمیٹی کا بھی مشکور ہوں اور اس کے چیئرمین اور سب ممبران کا مشکور ہوں کہ Unanimously سلیکٹ کمیٹی نے میرے اس 'بل' کو جو دو لائنز کا تھا لیکن وہ آپ کا سارا کام یعنی کر سکتا تھا، سلیکٹ کمیٹی نے اس کو Approve کر دیا، منظور کر دیا اور اس ہاؤس نے ایک 'بل' کی شکل میں اس کو لے آیا۔ جناب سپیکر، اب میرے پاس یہ ایک آرڈیننس ہے 'The North West Frontier Province Public Service Commission Ordinance 78'، میں نے بہت کوشش کی کہ سن 1973ء کا جو ایکٹ ہے جس کے تحت پبلک سروس کمیشن بنا ہے، اس کو پیدا کروں لیکن بہر حال مجھے افسوس ہے کہ مجھے وہ 'اوریجنل' نہیں ملا۔ اب جناب سپیکر، آپ اس کو صرف دیکھیں کہ یہ، 'Now therefore, in pursuance of Proclamation of 5th July 1977, read with the law continuation in force October, 1977, CMLA Order No.1 of 1977, in exercise of all powers enabling him in this behalf the Governor of the North-West Frontier Province is pleased to make and promulgate the following Ordinance'، میں اور ڈیٹیل میں نہیں جاتا، میں صرف یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پبلک سروس کمیشن ہے، یہ پیداوار ہے مارشل لاء کی۔ مارشل لاء نے اس کو پیدا کیا ہے اور جناب سپیکر، آپ ذرا اپنے ذہن میں اور اس صوبے کا نقشہ اپنے ذہن میں ڈال لیں کہ جب 1973 یا سن 1978ء میں یہ ایکٹ، 'سول سرونٹس ایکٹ' یا پبلک سروس کمیشن کے جو 'ایکٹس' ہیں، وہ بن رہے تھے تو آپ کے اس سارے صوبے میں ایک یونیورسٹی تھی، سارے صوبے میں ایک ہی یونیورسٹی تھی، اب جناب سپیکر، صرف پبلک سیکٹر میں آٹھ دس سے زیادہ یونیورسٹیاں ہو گئیں۔ پرائیویٹ سیکٹر میں تو چھوڑیں، پتہ نہیں کہ کتنی یونیورسٹیاں ہو گئیں؟ پوسٹ گریجویٹس کلاسسز ڈگری کالجز میں کتنے چل رہے ہیں؟ اب جناب سپیکر، جب اتنا Stuff نکلے گا اور آپ کا پبلک سروس کمیشن اس کو 'ریکروٹ' کر سکتا ہے؟ جناب سپیکر، یہ وقتاً فوقتاً ایسے 'بل' آتے جائیں گے، یہ جو آپ کی 'ریکروٹمنٹ' ہے 'کنٹریکٹ ایمپلائیز' کی، آپ کی ضرورت۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> زۂ دا وایم چه دا دے څه تقریر کوی؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، مجھے کیا پتہ تھا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: میں نہیں بولتا۔ میں کیوں بولوں؟

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ سن 1973ء کے بارے میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں سن 1973ء کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں سن 1978ء کی بات کر رہا ہوں۔ Proclamation of emergency سن 1973ء میں نہیں تھا، Proclamation of Emergency، مارشل لاء جو تھا، وہ سن 1978ء میں تھا، میں سن 1973ء کے ایکٹ کی بات کر رہا ہوں، میں اس کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: اب سر، کیا کروں؟

(قطع کلامیاں/شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ تو Relevant نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کیا کہوں اور کیا نہ کہوں؟

(قہقہے)

جناب عبدالاکبر خان: Relevant اسلئے نہیں ہے، اگر آپ کے پبلک سروس کمیشن میں Capacity ہوتی، اگر آپ کے پبلک سروس کمیشن میں اتنی اہلیت ہوتی کہ وہ ان ہزاروں لوگوں کی جگہ 'ریکروٹمنٹ' کر سکتا تھا تو یہ 'ریگولرائزیشن' کا چوتھا 'بل' نہ آتا۔ یہ اسلئے آیا ہے جناب سپیکر، کہ ان میں اہلیت نہیں ہے، وہ پیسے لیتے ہیں، ان میں اہلیت نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اسمبلیاں 'کنٹریکٹ ایمپلائیز' کو 'ریگولرائز' اسلئے کر رہی ہیں کہ پبلک سروس کمیشن ان کی 'ریکروٹمنٹ' نہیں کر سکتا۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔ ان ریمارکس کو Expunge کیا جائے، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ریکارڈ کیلئے کہہ رہا ہوں، Expunge کریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ پبلک سروس کمیشن پیسے لیتا ہے۔ پلیز، اس کو ریکارڈ سے Expunge کریں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے تو کسی کا نام نہیں لیا۔ سر، میں اپنی بات پر کھڑا ہوں، میں نے کسی کا نام نہیں لیا کہ کون لیتا ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ ادارہ ہے، اس کی بات تو انہوں نے کر دی ہے-----

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: آپ کے ادارے پیسے لے رہے ہیں، کونسا ادارہ ہے جو پیسے نہیں لے رہا ہے؟

(قطع کلامیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: سر، وہ کہہ رہے ہیں کہ سارے ادارے پیسے لے رہے ہیں تو کون کونسے ادارے پیسے لے رہے ہیں؟ آپ نام بتائیں۔ جناب سپیکر، یہ کہہ رہے ہیں کہ سارے ادارے پیسے لیتے ہیں تو کونسے ادارے پیسے لیتے ہیں، نام بتائیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، یہ الزام لگا رہے ہیں حکومت پر-----

(قطع کلامیاں/شور)

سینئر وزیر (بلدیات): یہاں پر یہ ان کی حکومت نے کس سے پیسے نہیں لیے تھے؟ بات صرف یہ ہے کہ یہ Irrelevant باتیں جو ہیں، ان کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، Withdrawal move کریں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Well, Sir. I beg to withdraw the motion. I beg to withdraw-----

جناب سپیکر: Barrier نہیں ہٹانا چاہتے؟

جناب عبدالاکبر خان: بس اسی کو واپس لینا چاہتا ہوں نا سر، تو اس کو Move کیا تھا۔ Sir, I beg to withdraw the North West Frontier Province Civil Servants (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2008. Sir, I beg to withdraw.

جناب سپیکر: شکر ہے، آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to withdraw the NWFP Civil Servants (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2009? Those -----

(قطع کلامیاں/شور)

<u>جناب سپیکر:</u> پلیز، سیریس ہو جائیں اس طرف۔ میاں صاحب، یہ Complete ہونے دیں تو پھر آپ اپنی گپ شپ میں جائیں۔ Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Leave is granted and the Bill be considered as withdrawn.

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب اکرم خان درانی صاحب، اس سے پہلے میں اتنا کہونگا کہ آپ تھوڑے الفاظ میں صرف سیکرٹریٹ کا شکریہ اور جن حالات میں، چونکہ یہ ’ڈیموکریٹک‘، جمہوریت کا حسن یہی ہے کہ آپ لوگ ایک اچھے Cause کیلئے Fight کر رہے تھے تو ہم نے بھی آپ کا بھرپور ساتھ دیا۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، ہم نے آپ کا شکریہ ادا کیا تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پورے سیکرٹریٹ کا شکریہ ادا کیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکرم خان درانی صاحب، بسم اللہ جی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر صاحب، حقیقت دا دے چه نن دلته کوم ’بل‘ پاس شو، دا ’کنټریکټ‘ استاذان او چه ځومره ورسره نور هم ډیپارټمنټ والا راغلل، مونږ خپل د ایم ایم اے په ګورنمنټ کښے جی کوشش کړے وو چه کمیشن ته توسیع هم ورکړو، د هغے ممبرانو کښے اضافه هم کړے وه او پوره لاس مو ورکړے وو چه کمیشن څه غوښتے دی، مونږ په هغے کښے ورسره پوره پوره لاس کړے دے او په دیکښے د عبدالله صاحب او د موجوده چیئرمین مونږ ته خطونه هم دی خو ’کنټریکټ پالیسی‘ مونږ د دے د پاره راوستے وه چه کمیشن کښے دا کمے نه شی پوره کیدے۔ نن هغه مونږ په ’ډاکومنټس‘ کښے چه ځومره فرسټ ډویژنز هغه کړی وو، نن جی انتهائی د خوشحالئ خبره ده چه د هغه کورونو خلق چه هغه ډیر غریبانان خلق پکښے راغلی وو او مونږ یو لاره کهلاؤ کړے وه او هغه لار مستقله شوه او نن هغه خلق Permanent شو۔ مونږ د حکومت هم شکریه ادا کوؤ، ستاسو د سیکرټریټ ډیره شکریه ادا کوؤ چه هغوی په دے باندے ډیر زیات محنت کړے دے۔ حقیقت دا دے (تالیاں) خو بیا جی زهٔ دوئ ته وایمه چه اپوزیشن او ګورنمنټ چه دی، دا د ګاډی دوه پهیے دی او

اوس هم تاسو اوګورئ جي او مونږ نشاندهي کړے وه چه دا کورم نه دے پوره نو دا د اوکتلے شي چه د حکومت خلق کم دي او اپوزيشن زيات دے خو مونږ دا غوښتل چه مونږ په دے وخت باندے دا نشاندهي ځکه نه کوؤ چه د ډيرو کورونو ته خوشحالي روانه ده، نو نن په دے پاس کولو کښے د اپوزيشن اهم رول دے چه که دا کسان نه وي نو دا 'بل' دلته نه شي پاس کيدلے۔ (تالياں) يوه ګله به زهٔ اوکړم چه درے کسانو Amendments راوستي وو، يو دے سکندر خان، اسرار خان، عبدالاکبر خان، پرون چه دوئ دا دوه کسان رااوغښتل Amendments باندے نو که سکندر خان ئے غوښتے وے نو دا به هم مناسب خبره وه چه يو Amendment د دوئ هم وے خو دوئ هغه حق نه دے ادا کړے چه د سکندر خان هم حق وو چه دوئ ئے په ديکښے کښينولے وے خو دلته بيا مونږ يو کار اوکړو چه چونکه مونږ دلته اپوزيشن دا اطلاع ورکړه ګورنمنټ ته چه که تاسو د سکندر خان 30 جون 2009ء والا نه Consider کوئ نو مونږ نشاندهي کوؤ بيا دا کار کيدے نه شي نو چه هغه خبره حکومت ته لاړه نو حکومت، زهٔ د بشير خان شکريه ادا کوم۔۔۔۔

جناب سپيکر: عبدالاکبر خان! دا خبرے ما ته نه کوی، دا خبرے تاسو ته کوی جي۔

قائد حزب اختلاف: نو د بشير خان هم شکريه ادا کوم او زمونږ د اپوزيشن که چرته موجودګی نه وے نو دا ټول 'پراسس' به نه وو شوے، نو زمونږ اپوزيشن دوئ ته مکمل تعاون ورکولو او دے خلقو کښے زمونږ خپله دلچسپي دا وه چه په هغے کښے د 'پاپوليشن' خلق هم دي، ډاکټرز پکښے هم دي، نور خلق هم دي نو دا د دے صوبے، زما خيال دے د دے هاؤس پوره د دے خلقو سره، د دے ټول هاؤس لکه دا زړه غوښتل چه د دوئ کار اوشي۔ نو مونږ به يو ځل بيا ستاسو شکريه هم ادا کوؤ او د ګورنمنټ هم، خو پرون جي يوه خبره شوے وه چه 'کيری لوګر بل' باندے به بحث وی، اوس هغه هم ډيره اهمه خبره ده۔ اوس چه مونږ ګورو صحافيان هم تقريباً ډير کم پاتے شوی دي او دلته هاؤس کښے هم تاسو اوګورئ نو تاسو که مناسب ګنړئ نو سبا به بيا په هغے باندے خبره اوکړو۔ 'کيری لوګر بل' هم دے، 'بليک واټر' باندے هم دے او که بيا نن موقع ورکوئ نو مونږ نن هم تيار يو په هغے باندے، بالکل بحث کولو ته تيار يو خو چونکه ډير ليټ شوی يو نو

زمونږ به اول ګزارش دا وی چه که دا سبا ته شی نو ډیره بهتره به وی، نو سبا به ئے راوړو او که چرته سبا ته نه وی نو بیا تاسو مونږ ته وخت راکړئ چه په دے اهم موضوع باندے مونږ خبرے اوکړو او یو ځل بیا ستاسو شکریه ادا کوم چه مونږ خو ئے نه وو خبر کړی پرون دے Amendment کښے خو تاسو ته ئے هم څه نه وو درکړی، دوئ هغه خپل داسے په پټه باندے ساتلے وو خو تا هم د ډیر کهلاؤ زړه نه کار واغستو او د دوئ هغه غلطی چه وه، حالانکه عبدالاکبر خان خو زمونږ نه په یو کښے Slip شوے وو، رانه تلے وو (قہقہے) خو بیا هم شکر دے چه مونږ پخپله باندے هغه کار اوکړو۔ ډیره ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: درانی صاحب خبرے خو د ډیرے صفا صفا اوکړے۔ (قہقہہ) خبره هم داسے وه خو دا چونکه د 'پبلک انټرسټ' خبره وه نو څه ما هم د معاملے اهمیت ته کتل نو Full fledged support زمونږ په دغه کښے وو چه دا د ډیرو خاندانونو د غه سره تعلق لرلو۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډیره شکریه۔ اوس۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، یہ ٹائم کو دیکھیں ذرا۔ دھماکے بھی ہوئے ہیں، آپ اور دھماکے نہ کروائیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب، یہ گورنر صاحب نے شام ساڑھے سات بجے ایک 'شارٹ ڈنر' کیلئے، یہ آپ نے 'شارٹ ڈنر' کہا تھا، میں نے جو کارڈ دیکھا ہے، اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر جی، یہ آپ نے کچھ دیر پہلے اعلان کیا تھا کہ گورنر صاحب نے ایم پی ایز کو 'شارٹ ڈنر' کیلئے مدعو کیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، 'شارٹ' اور 'لانگ' کا پتہ نہیں ہے لیکن ایک، آپ کو شاید پہلے، خالی میں نے 'روٹ' بتایا کہ 'روٹ' وہ ہے۔ Shortest route بتایا اور خدا خیر سے آپ کو یہ کھانا کھلائے۔ یہ ابھی

ایک اور ڈیبیٹ بھی، جو مہنگائی کے متعلق اکرم خان درانی صاحب، سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب اور نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ کا 'ایڈمٹ' ہوا تھا، وہ بھی آج ہم نے ایجنڈے پر رکھا تھا۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! لا خو ایجنډا شته، دا عبدالاکبر خان د بهر ته نه اوځی۔

جناب سپیکر: میں یہ جو، I am sorry کہ یہ دو بڑی اہم چیزیں، مہنگائی جو اس صوبے کو واقعی ایک بہت بڑا مسئلہ ہماری پوری سوسائٹی کو درپیش ہے، تھوڑا تھوڑا تو میرے 'موؤر' حضرات، مشران جو تھے، انہوں نے اس پر بحث میں حصہ لیا تھا لیکن 'میجارٹی' ممبرز اس بحث میں حصہ نہ لے سکے۔ ابھی ٹائم بھی ایسا ہے، پونے چھ بجے ہیں، اچھا یہ ایڈمنسٹریشن اور پولیس کی طرف سے بھی اطلاع آئی ہے کہ بہت زیادہ 'کیجولٹیز' ہوئی ہیں اور وہ بھی ڈیوٹی پہ ادھر شفٹ ہونا چاہ رہے ہیں، تو میں بڑے افسوس۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! د دے د پاره زۀ اوس پاخیدمه چه هلته اوس دهماکه اوشوه په کوهاټ روډ باندے ګلشن رحمان کالونئ کښے او تفصیلات چه کوم دی، هغه به اوس راځی۔ ما یو دوه ځله کوشش هم په دے دوران کښے اوکړو نو د هغے مذمت دے او ورسره چه کوم ملګری په هغے کښے شهیدان شوی دی، د هغوی د پاره دعا او چه کوم زخمیان دی، د هغوی د صحت د پاره دعا، دا به فوری دے وخت کښے دومره کیدے شی، تحقیقات روان دی۔

جناب سپیکر: د اپوزیشن، ستاسو د طرف نه به څوک کوی جی مذمت؟ تاسو۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: یره جی دعا خو دا سے شے دے چه مونږ ټول مسلمانان ئے کولے شو کنه، لاس اوچت کړئ۔

جناب سپیکر: دعا ټول اوکړئ، بس په یو ځل دعا اوکړئ۔

(اس مرحلہ پر کوہاٹ روڈ پر دھماکے میں شہید ہونے والوں کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللّٰه۔ اوس د موقعے مناسبت سره د ګورنر صاحب د طرف نه بھیجا ہوا ایک خاص پیغام آیا ہے، وہ میں پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں:

"In exercise of the powers conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Awais Ahmad Ghani, Governor of the North West Frontier Province, do hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business, fixed for the day, stands prorogued on Thursday the 15th October, 2009, till such date as may hereafter be fixed."

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہوگیا)